# العروۃ فی الحج و العمرۃ

# فتاویٰ حج و عمرہ

تالیف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

ناشر

**جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)**

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 2439799

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | العروۃ فی الحج و العمرۃ ''فتاویٰ حج وعمرہ'' |
| تصنیف | : | حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ |
| سن اشاعت | : | ذی قعدہ 1428ھ۔ دسمبر 2007ء |
| تعداد اشاعت (باراول) | : | 2600 |
| ناشر | | جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) |

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

www.ahlesunnat.net

پر موجود ہے۔

Ishaate Islam

ملا علی قاری نے امام محمد علیہ الرحمہ کی مندرجہ عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا:

لأن فيه منفعة الفقراء، قلتُ: و محنة الأغنياء (٤٣)

یعنی، اس میں فقراء کا فائدہ ہے اور (ملا علی قاری فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں مالداروں کے لئے آزمائش ہے۔

واللّٰہ تعالی أعلم بالصواب

یوم الأربعاء، ٨ شوال المکرم ١٤٢٧ھ، ١ نوفمبر ٢٠٠٦م (233-F)

## حج کی سعی نہیں کی تو حاجی پر کوئی پابندی باقی رہے گی؟

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے طواف زیارت کے بعد سعی میں تاخیر کی تو اس پر کوئی پابندی رہے گی یا نہیں؟

(السائل: عرفان ضیائی، کراچی)

باسمہ تعالی وتقدس الجواب: اس شخص پر احرام کی کوئی پابندی نہیں رہے گی کیونکہ سوائے بیوی کے حلال ہونے کے باقی ساری پابندیاں حلق یا تقصیر سے ختم ہو گئیں، باقی رہی یہ آخری پابندی وہ بھی طواف زیارت سے ختم ہو گئی۔ اسی لئے اگر کوئی شخص طواف زیارت کے بعد سعی سے قبل اپنی بیوی سے جماع کرلے تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا، چنانچہ امام ابو منصور محمد بن مکرم کرمانی حنفی متوفی ٥٩٧ھ لکھتے ہیں:

و لو سعى بعد ما حلّ من حجّته و واقع النساء أجزأه

یعنی، اگر کسی شخص نے اپنے حج سے (طواف زیارت کرکے) فارغ ہونے اور بیویوں سے جماع کرنے کے بعد سعی کی تو اسے جائز ہے۔

کیونکہ سعی کے لئے کوئی وقت متعین نہیں، چنانچہ امام کرمانی لکھتے ہیں:

٤٣۔ المسلك المتقسّط إلى المنسك المتوسط، ص ٣٩٢



لأن السعي غير مؤقّت فشرطه أن يوجد بعد الطّواف و قد وُجد (٤٤)

یعنی، کیونکہ سعی غیر موقت ہے پس اس کی شرط یہ ہے کہ وہ طواف کے بعد پائی جائے اور وہ پائی گئی۔

واللّٰہ تعالی أعلم بالصواب

یوم الأربعاء، ٢٥ شوال المکرم ١٤٢٧ھ، ١٧ نوفمبر ٢٠٠٦م (249-F)

٤٤۔ المسالك في المناسك، المجلد (١)، فصل: الترتيب منه، ص ٤٧٣

Ishaate Islam

# فہرست مضامین


| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ☆ | پیش لفظ | 8 |

## سعی

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | مسعیٰ مسجد الحرام کی حدود میں ہے یا خارج | 9 |
| ۲۔ | سعی میں ایک چکر سے مراد | 12 |
| ۳۔ | حج کی سعی اور احرام | 14 |
| ۴۔ | حج کی سعی میں افضل کیا ہے؟ طواف زیارت سے پہلے کرنا یا بعد میں | 15 |
| ۵۔ | منیٰ روانگی سے قبل حج کی سعی کرنا جائز ہے | 19 |
| ۶۔ | منیٰ روانگی سے قبل کی جانے والی حج کی سعی میں احرام کا حکم | 22 |
| ۷۔ | حالت حیض میں سعی کا حکم | 23 |
| ۸۔ | حج کی سعی میں تاخیر کا حکم | 25 |
| ۹۔ | حج کی سعی کے بغیر وطن واپسی کا حکم | 27 |
| ۱۰۔ | حج کی چھوڑی ہوئی سعی دوسرے سفر میں ادا کرنے پر دم ساقط ہوگا یا نہیں؟ | 28 |
| ۱۱۔ | حج کی سعی نہیں کی تو کیا حاجی پر کوئی پابندی باقی رہے گی؟ | 33 |




## مناسکِ منیٰ


| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ جانا اور نو کی رات منیٰ میں گزارنا | 35 |
| ۲۔ | گیارہ اور بارہ ذوالحج کی راتیں منیٰ میں گزارنا | 38 |
| ۳۔ | ۱۱ اور ۱۲ تاریخ کو رمی کا حکم | 41 |
| ۴۔ | غروب آفتاب کے بعد رمی کا حکم | 51 |
| ۵۔ | ترک رمی کا حکم | 52 |
| ۶۔ | منیٰ میں غسل کی صورت | 56 |
| ۸۔ | منیٰ میں غسل فرض ہونے کی صورت میں تیمم کرنے کا حکم | 57 |


## مناسکِ عرفات


| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | وقوف عرفہ اور رؤیت ہلال | 59 |
| ۲۔ | کیا یوم عرفہ ایام حج میں شامل ہے | 62 |
| ۳۔ | وقوف عرفہ کا افضل وقت مسجد نمرہ کے عرفات سے خارج حصے میں گزارنے والے کا حکم | 63 |
| ۴۔ | حاجی اور یوم عرفہ کا روزہ | 67 |
| ۵۔ | عرفات میں نو ذوالحجہ کو جمع بین الصلاتین کا حکم | 70 |


## مناسکِ مزدلفہ


| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | شب مزدلفہ میں مغرب وعشاء کا حکم | 74 |


Ishaat e Islam

| | | |
|---|---|---|
| ۲۔ | مزدلفہ میں حقوق العباد کی معافی | 80 |
| ۳۔ | مزدلفہ سے منیٰ کو کب روانہ ہو | 83 |


## قربانی


| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | حج تمتع اور قران میں جانور ذبح کرتے وقت نیت | 88 |
| ۲۔ | متمتع جانور ذبح نہ کر سکے تو کیا کرے | 88 |
| ۳۔ | قربانی پر قدرت نہ رکھنے والے حاجی کے لئے روزوں کا حکم | 90 |


## حلق وقصر


| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | عمرہ والا احرام کھول کر حلق یا قصر کرائے یا کھولنے سے قبل | 95 |
| ۲۔ | عمرہ کر کے سر کا کچھ حصہ منڈ دیا تو احرام سے باہر ہوا یا نہیں | 96 |
| ۳۔ | تقصیر میں ایک پورے سے کم بال کٹوانے کا حکم | 97 |
| ۴۔ | احرام کھولنے کے وقت اپنے جیسے کا سر مونڈنا | 98 |


## جنایات (جُرم اور اُن کے کفارے)


| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | دیدہ ودانستہ ترک واجب کا ارتکاب کرنا | 101 |
| ۲۔ | صدقہ کی مقدار اور اس کی ادائیگی کا حکم | 103 |
| ۳۔ | حلق یا تقصیر کروانے بغیر ممنوعات احرام کا ارتکاب | 104 |
| ۴۔ | عمرہ میں سعی کے بغیر حلق کروانے کا حکم | 110 |
| ۵۔ | عمرہ کی سعی کے بعد حلق یا تقصیر کے بغیر دوسرے احرام کا حکم | 110 |





| | | |
|---|---|---|
| ۶۔ | عورت کا تقصیر سے قبل کنگھی کرنا | 112 |
| ۷۔ | مُحرم کا بھولے سے قلیل مدت کے لئے اپنے چہرے کو چھپا لینا | 113 |
| ۸۔ | احرام میں منہ یا سر پر ہاتھ رکھنے کا حکم | 115 |
| ۹۔ | بھولے سے یا کسی دوسرے کے فعل سے مُحرم کے سر یا چہرے پر کپڑا آجانے کا حکم | 117 |
| ۱۰۔ | دوران سعی زوجین کا شہوت کے ساتھ ایک دوسرے کو چھونا | 121 |
| ۱۱۔ | متمتع کا قربانی سے قبل حلق کروانا | 122 |
| ۱۲۔ | رمی، قربانی، حلق اور طواف زیارت میں ترتیب کا حکم | 123 |


## عورتوں کے مسائل


| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | عورت کن کن مردوں کے ساتھ سفر حج وعمرہ کے لئے جا سکتی ہے | 133 |
| ۲۔ | بغیر محرم کے سفر حج کا شرعی حکم اور حکومت کی حج پالیسی | 133 |
| ۳۔ | عورتوں کا بلند آواز تلبیہ پڑھنا اور دعائیں مانگنا | 139 |
| ۴۔ | حالت حیض میں عورت احرام کیسے باندھے اور افعال حج کیسے ادا کرے؟ | 140 |
| ۵۔ | حالت حیض میں کون کون سے افعال ممنوع ہیں؟ | 141 |
| ۶۔ | حج سے بارہ روز قبل عمرہ کے احرام کی حالت میں حیض کا آجانا | 143 |
| ۷۔ | حائضہ کے لئے احرام حج کے وقت غسل کا حکم | 144 |
| ۸۔ | عورت حالت حیض میں طواف زیارت کر لے تو حج کا حکم | 146 |

| | | |
|---|---|---|
| ۹۔ | ماہواری ختم ہونے پر طواف زیارت کیا کہ پھر شروع ہوگئی | 148 |
| ۱۰۔ | حائضہ عورت اور طواف وداع | 151 |
| ۱۱۔ | تقصیر سے قبل عورت کا اپنے سر کو ننگا کرنا | 152 |
| ۱۲۔ | احرام کے بغیر طواف میں عورت چہرہ نہیں کھولے گی | 153 |
| ۱۳۔ | عورت سفر حج میں بیوہ ہو جائے تو مناسک حج ادا کرے یا نہ | 153 |


تمام ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے اکتوبر کی کتاب میں آپ حضرات کو نومبر 2008ء میں ممبر شپ جاری رکھنے کے لئے اور نئی ممبر شپ حاصل کرنے کے لئے فارم جاری کر چکے ہیں، لہٰذا آپ حضرات سے گزارش ہے کہ جن حضرات نے اب تک اپنے فارم پُر کر کے روانہ نہیں کئے وہ جلد از جلد اپنی ممبر شپ جاری رکھنے اور نئی ممبر شپ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں۔ پرانے ممبران اگر خط نہ بھیجنا چاہیں تو منی آرڈر پر اپنا فون نمبر اور موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کریں۔

**نوٹ:** جن حضرات کو ممبر شپ فارم نہیں ملا ان کے لئے فارم کتاب کے آخر میں موجود ہے۔

دیگر معلومات کے لئے فون پر رابطہ کریں: فون: 021-2439799

صبح 8 تا 11، شام 4 تا 12



# پیش لفظ

حج اسلام کا اہم رکن ہے جس کی ادائیگی صاحب استطاعت پر زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے۔ اس کے بعد جتنی بار بھی حج کرے گا نفل ہوگا اور پھر لوگوں کو دیکھا جائے تو کچھ تو زندگی میں ایک ہی بار حج کرتے ہیں کچھ دو یا تین بار، اقل قلیل ایسے ہوتے ہیں جن کو ہر سال یہ سعادت نصیب ہوتی ہے۔ لہٰذا حج کے مسائل سے عدم واقفیت یا واقفیت کی کمی ایک فطری امر ہے۔ پھر کچھ لوگ تو اس کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے، دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے افعال کا ارتکاب کرتے ہیں جو سراسر ناجائز ہوتے ہیں اور کچھ علماء کرام کی طرف رجوع کرتے ہیں مناسک حج وعمرہ کی ترتیب کے حوالے سے ہونے والی نشستوں میں شرکت کرتے ہیں پھر بھی ضرورت پڑنے پر حج میں موجود علماء یا اپنے ملک میں موجود علماء سے رابطہ کر کے مسئلہ معلوم کرتے ہیں۔ اور پھر علماء کرام میں جو مسائل حج وعمرہ کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ رکھتے ہیں وہ تو مسائل کا صحیح جواب دے پاتے ہیں اور جن کا مطالعہ نہیں ہوتا وہ اس سے عاجز ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) کے زیر اہتمام نور مسجد میٹھادر میں پچھلے کئی سالوں سے ہر سال باقاعدہ ترتیب حج کے حوالے سے نشستیں ہوتی ہیں اسی لئے لوگ حج وعمرہ کے مسائل میں ہماری طرف کثرت سے رجوع بھی کرتے ہیں، اکثر تو زبانی اور بعض تحریری جواب طلب کرتے ہیں اور کچھ مسائل کے بارے میں ہم نے خود دارالافتاء کی جانب رجوع کیا اور کچھ مفتی صاحب نے ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء کے سفر حج میں مکہ مکرمہ میں تحریر فرمائے۔ اس طرح ہمارے دارالافتاء سے مناسک حج وعمرہ اور اس سفر میں پیش آنے والے مسائل کے بابت جاری ہونے والے فتاوٰی کو ہم نے علیحدہ کیا ان میں سے جن کی اشاعت کو ضروری جانا اس مجموعے میں شامل کر دیا اور ضخامت کی وجہ سے اسے تین حصوں میں تقسیم کر دیا، لہٰذا یہ حصہ دوم ہے جسے جمعیت اشاعت اہلسنت اپنے سلسلہ اشاعت کے 164 ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کی کاوش کو قبول فرمائے اور اسے عوام وخواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین

فقیر محمد عرفان ضیائی

# سعی

## مسعیٰ مسجد الحرام کی حدود میں ہے یا خارج

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسعیٰ (سعی کی جگہ) مسجد الحرام کی حدود کے اندر ہے یا خارج، اور عورت حیض اور نفاس کی حالت میں سعی کر سکتی ہے یا نہیں؟

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: مسعیٰ مسجد الحرام سے خارج ہے، چنانچہ امام محمد بن اسحاق خوارزمی حنفی متوفی ۸۲۷ھ لکھتے ہیں:

واعلم أن البيت في وسط المسجد الحرام، و المسجد الحرام في وسط مكة، والصفا خارج المسجد من الجانب الشرقيّ، و الصفا في جهة الجنوب، و المروة كذلك في الجانب الشماليّ (۱)

یعنی، جان لیجئے کہ بیت اللہ مسجد الحرام کے وسط میں ہے اور مسجد الحرام مکہ معظّمہ کے وسط میں ہے، اور صفا مشرق کی جانب مسجد الحرام سے خارج ہے اور صفا جہت جنوب میں ہے اور مروہ اسی طرح (مسجد الحرام سے خارج) جانب شمالی میں ہے۔

علامہ ابو الولید محمد بن عبد اللہ بن احمد ازرقی لکھتے ہیں:

عن علي الأزدي قال: سمعت أبا هريرة يقول: إنا لنجد في كتاب الله عزّ و جلّ أن حدّ المسجد الحرام من الحزورة إلى

۱۔ إثارة الترغيب و التشويق إلى المساجد الثلاثة و البيت العتيق، القسم الأول، الفصل الخامس و الخمسون في ذكر ما جاء في بناء المسجد الحرام الخ، ص ۲۰۲



المسعى (۲)

یعنی، علی ازدی سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم کتاب اللہ عزوجل میں پاتے ہیں کہ مسجد حرام کی حد حزورہ سے مسعیٰ تک ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ مسعیٰ (سعی کی جگہ) مسجد سے خارج ہے۔

اور مسعیٰ جب مسجد سے خارج ہے تو حائضہ ونفساء عورت کو وہاں جانے کی ممانعت بھی نہیں کیونکہ ممانعت تو دخولِ مسجد سے ہے، امام ابو داؤد نے اپنی ''سنن'' میں اور امام بخاری نے ''تاریخ کبیر'' میں اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا جس میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

'' لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّ لَا جُنُبٍ''

یعنی، پس حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد کو حلال نہیں کرتا۔

اور ابن ماجہ اور طبرانی کی اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے بلند آواز سے ارشاد فرمایا کہ ''مسجد جنبی اور حائضہ کے لئے حلال نہیں''۔

اور فقہاء کرام نے بھی لکھا ہے کہ حائضہ عورت کو مسجد میں آنا ممنوع ہے چنانچہ امام ابو الحسن احمد بن محمد القدوری متوفی ۴۲۸ھ لکھتے ہیں:

لا تدخل المسجد (۳)

یعنی، (حائضہ عورت) مسجد میں داخل نہ ہوگی۔

برہان الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ احمد بن عبید اللہ المحبوبی ''وقاية الرواية'' میں لکھتے ہیں:

يمنع الصلاة و الصوم و دخول المسجد الخ (باب الحيض)

یعنی، حیض نماز، روزہ اور دخولِ مسجد سے مانع ہے۔

اور حافظ الدین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی متوفی ۷۱۰ھ ''كنز الدقائق''

۲۔ أخبار مكة، المجلد (۲)، باب ذكر غور زمزم و ما جاء في ذلك، ذكر حدّ مسجد الحرام، ص ۶۲

۳۔ مختصر القدوري، كتب الطهارة، باب الحيض

میں لکھتے ہیں:

و یمنع صلاۃ، و صوماً، و دخول مسجد الخ (باب الحیض)

یعنی، حیض نماز، روزہ اور دخولِ مسجد سے مانع ہے۔

اور حیض و نفاس طواف سے بھی مانع ہے جیسا کہ "وقایۃ الروایۃ" اور "کنز الدقائق" میں ہے۔

اور امام ابو الحسن احمد بن محمد القدوری متوفی ۴۲۸ھ لکھتے ہیں:

و لا تطوف بالبیت (مختصر القدوری)

یعنی، وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی۔

اور طوافِ کعبہ سے ممانعت کی وجہ دخولِ مسجد ہے، چنانچہ شارح وقایہ علامہ عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ "وقایۃ الروایۃ" کے قول "یمنع الطواف" کے تحت لکھتے ہیں:

لکونہ یفعل فی المسجد (٤)

یعنی، طواف سے ممانعت اس لئے ہے کہ طواف مسجد میں ہوتا ہے۔

پھر ایک سوال یہ ہے کہ جب طواف مسجد میں ہوتا ہے اس لئے حالتِ حیض میں ممنوع ہے پھر جب فقہاء کرام نے فرمایا کہ حائضہ مسجد میں داخل نہیں ہوگی تو طواف سے ممانعت ثابت ہوگئی اور متون جو کہ مختصر ہیں ان میں طواف کی ممانعت کو صراحۃً ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی تو اس کے جواب میں علامہ ابو بکر بن علی متوفی ۸۰۰ھ لکھتے ہیں:

**فإن قیل:** الطواف لا یکون إلا بدخول المسجد فقد عرف منعها منه فما الفائدۃ فی ذکر الطواف، قیل: یتصور ذلک فیما إذا حاضها الحیض بعد ما دخلت المسجد و قد شرعت فی الطواف أو نقول لما کان للحائض أن تصنع ما یصنعه الحاج من الوقوف و غیرہ ربما یظن ظان أنها یجوز لها الطواف أیضاً کما جاز لها الوقوف و هو أقوی منه فأزال هذا الوهم

٤۔ شرح الوقایۃ، کتاب الطهارۃ، باب الحیض



بالملك (٥)

یعنی، پس اگر کہا جائے کہ طواف دخولِ مسجد کے بغیر نہیں ہوتا اور اس سے منع تو پہلے جان لیا گیا تو طواف کے ذکر کا کیا فائدہ ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا کہ وہ اس صورت میں متصور ہے کہ جب عورت کو حیض آئے تو وہ مسجد کے اندر ہو اور وہ طواف شروع کردے یا طواف کے صراحۃً ذکر کے فائدے کے بارے میں ہم کہیں گے کہ جب حکم تھا کہ حائضہ عورت وہ کرے جو حاجی کرتے ہیں جیسے وقوفِ عرفہ وغیرہ، کبھی گمان کرنے والا یہ گمان کرلے کہ اس کے لئے طواف بھی جائز ہے جیسا کہ اس کے لئے وقوفِ عرفہ جائز ہے اور وہ اس سے زیادہ قوی ہے تو طواف کا صراحۃً ذکر کرکے اس وہم کا ازالہ کردیا گیا۔

واللّٰہ تعالی أعلم بالصواب

یوم الثلثاء، ۲۹ شوال المکرم ۱٤۲۷ھ، ۲۱ نوفمبر ۲۰۰٦م (257-F)

## سعی میں ایک چکر سے مراد

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ چکر کا مطلب ہوتا ہے کہ جہاں سے چلے گھوم کر اس جگہ واپس پہنچے، اسی طرح سعی میں ایک چکر صفا سے صفا پر شمار ہونا چاہئے جس طرح کہ طواف میں ہے تو سعی میں اس طرح چکر شمار ہوگا یا صفا سے مروہ ایک چکر اور مروہ سے صفا دوسرا چکر شمار کیا جائے گا؟ نیز اگر کسی نے مروہ سے سعی شروع کی تو اس کا چکر کہاں سے شمار ہوگا؟

(السائل: سید طاہر نعیمی، کراچی)

باسمه تعالیٰ و تقدس الجواب: مختار مذہب یہی ہے کہ سعی میں چکر اسی طرح شمار ہوگا کہ صفا سے مروہ ایک چکر اور مروہ سے صفا دوسرا، چنانچہ علامہ سراج الدین

٥۔ الجوهرۃ النیرۃ، المجلد (١)، کتاب الصلاۃ، باب الحیض، ص ٣٨

Ishaate Islam

علی بن عثمان اوشی حنفی متوفی ۵۶۹ھ لکھتے ہیں:

و السعی من الصفا إلی المروۃ شوط، و من المروۃ إلی الصفا شوط هو المختار (۶)

یعنی، اور سعی صفا سے مروہ ایک چکر ہے اور مروہ سے صفا ایک الگ چکر ہے، یہی مختار ہے۔

اور جس نے مروہ سے سعی شروع کی اور وہ صفا پر آیا تو اس کا یہ چکر شمار نہ ہوگا بلکہ اب وہ صفا سے مروہ کی جانب چلے گا تو وہ اس کا پہلا چکر ہوگا، امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ کی "کتاب الاصل" میں ہے:

و إن بدء بالمروۃ و ختم بالصفا حتی فرغ أعاد شوطاً واحداً لأن الذی بدأ فیه بالمروۃ ثم أقبل منها إلی الصفا لا یعتد به (۷)

یعنی، اگر سعی کو مروہ سے شروع کیا اور صفا پر ختم کیا یہاں تک کہ فارغ ہو گیا تو ایک چکر کا اعادہ کرے (یعنی صفا سے مروہ تک کے چکر کا اعادہ کرے) کیونکہ وہ چکر کہ جس میں وہ مروہ سے شروع ہوا اور صفا کو آیا وہ (سعی) میں شمار نہیں کیا گیا۔

اور صدر الشریعہ محمد امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۶۷ھ "در مختار" اور "عالمگیری" کے حوالے سے لکھتے ہیں:

اگر مروہ سے سعی شروع کی تو پچھلا پھیرا کہ مروہ سے صفا کو ہوا شمار نہ کیا جائے گا، اب کہ صفا سے مروہ کو جائے گا وہ پچھلا پھیرا ہوگا۔(۸)

واللّٰہ تعالی أعلم بالصواب

یوم السبت، ۲ جمادی الأولی ۱٤۲۸ھ، ۱۹ مایو ۲۰۰۷م (F-371)

۶۔ الفتاوی السراجیه، کتاب الحج، باب ترتیب أفعال الحج، ص ۳۳

۷۔ المبسوط، المجلد (۲)، کتاب المناسك، باب السعی بین الصفا و المروۃ، ص ۳٤۲

۸۔ بہار شریعت، حصہ ششم، صفا و مروہ کی سعی کا بیان، ص ۵۹



# حج کی سعی اور احرام

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بعض لوگوں نے چار یا پانچ روز بعد حج کی سعی کی اور بغیر احرام کے کی تو کیا ان کی سعی ادا ہو جائے گی اور یہ بھی کہ اس سے قبل نفلی طواف ضروری ہوگا جس طرح منی روانگی سے قبل نفلی طواف کے بعد سعی کرنے کا حکم تھا یا بغیر طواف کئے کرنا کافی ہوگی؟

(السائل: محمد نبیل قادری از لبیک حج گروپ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالی و تقدس الجواب: حج کی سعی غیر مؤقت ہے اور واجبات حج سے ہے اس کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر نہیں کرنی چاہئے لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلاعذر تاخیر کی تو جب بھی ادا کرے گا ادا ہو جائے گی اور واجب ذمے سے ساقط ہو جائے گا اور تاخیر کی وجہ سے کوئی دم یا صدقہ بھی لازم نہ ہوگا اور سعی جب طواف زیارت کے بعد کرے تو اس میں احرام شرط نہیں۔ چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی متوفی ۱۳۶۷ھ "الجوهرۃ النیرۃ" سے نقل کرتے ہیں کہ

"سعی میں احرام اور زمانہ حج شرط نہیں، نہ کی ہو تو جب بھی ادا کر لے ادا ہو جائے گی"۔(۹)

اور اس میں احرام شرط نہیں جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں ہے اسی طرح نفلی طواف بھی شرط نہیں کیونکہ اس سعی کو جب حاجی نے طواف زیارت کے بعد ادا کیا تو اس کے ذمے میں واجب ہو چکی تھی تو جب بھی ادا کرے گا تو اپنے ذمے سے واجب کو ساقط کرے گا، یہ اس طرح ہے جس طرح کسی شخص نے عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کا طواف کرنے کے بعد چند دن تک کسی وجہ سے سعی نہ کر سکا اور احرام ہی میں رہا تو جب بھی وہ سعی کرے گا تو سعی ادا ہو جائے گی اور سعی کے لئے نفلی طواف کی حاجت بھی نہ ہوگی کیونکہ اس سعی کے وجوب اس طواف کی وجہ سے ہے وہ اسے ادا کر چکا، اب نئے طواف کی حاجت نہیں۔ اسی طرح یہاں بھی جس طواف

۹۔ بہار شریعت، جلد (۱)، سعی کی غلطیاں، ص ۵۰۵

کی وجہ سے یہ سعی لازم ہوتی ہے وہ طواف زیارت ہے وہ اسے ادا کر چکا، اب سعی ادا کرنے کے لئے نئے طواف کی حاجت نہیں، طواف زیارت میں چونکہ احرام شرط نہیں اس لئے سعی میں بھی احرام شرط نہیں جب کہ طواف زیارت حلق کے بعد ہو کیونکہ حاجی طواف زیارت اگر حلق سے قبل کرتا تو احرام میں کرتا تو بھی درست ہو جاتا اگرچہ یہ خلاف سنت ہے اور اگر حلق کے بعد کرتا تو بلا احرام کرتا، یہی حکم سعی کا ہے کہ طواف زیارت کے بعد سعی اگر حلق سے قبل کرے تو احرام میں کرے اور بعد میں کرے تو بغیر احرام کے کرے گا۔

واللّٰہ تعالیٰ أعلم بالصواب

یوم الخمیس، ۱۵ ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۴ ینایر ۲۰۰۷م (342-F)

## حج کی سعی میں افضل کیا ہے؟ طوافِ زیارت سے پہلے کرنا یا بعد میں

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ منیٰ روانگی سے قبل طواف زیارت کی سعی کر لینا جائز ہے مگر افضل کیا ہے کہ طواف زیارت کی سعی طواف زیارت کے بعد کرے یا منیٰ روانگی سے قبل احرام باندھ کر رمل و اضطباع کے ساتھ نفلی طواف کرنے کے بعد کرے؟

(السائل: طالب قادری، جمشید روڈ، کراچی)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: یہی سوال علامہ رحمت اللہ بن عبد اللہ سندھی حنفی نے لکھا ہے کہ:

وهل الأفضل تقديم السعي أو تأخيره إلى وقته الأصلي

یعنی، کیا سعی کی تقدیم افضل ہے یا اس کی اپنے اصلی وقت (یعنی طواف زیارت کرنے کے بعد) کی طرف تاخیر۔

تو خود ہی جواب میں لکھتے ہیں کہ:

قيل الأول، و قيل: الثاني



یعنی، کہا گیا کہ پہلا (یعنی تقدیم سعی) افضل ہے، اور کہا گیا کہ دوسرا (یعنی طواف زیارت کے بعد سعی کرنا) افضل ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ فضیلت میں اختلاف ہے اور اختلاف غیر قارن کے حق میں ہے، چنانچہ علامہ رحمت اللہ بن عبد اللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں:

و الخلاف في غير القارن

یعنی، اختلاف غیر قارن میں ہے۔

اور ملا علی قاری حنفی اس کے تحت لکھتے ہیں:

و هو المفرد مطلقاً و المتمتع آفاقياً بلا شبهة أو مكياً ففيه مناقشة (۱۰)

یعنی، اور غیر قارن مطلقاً مفرد بالحج ہے اور بلا شبہ متمتع آفاقی ہے یا مکی ہے تو اس میں مناقشہ ہے۔

اور قارن کے بارے میں علامہ رحمت اللہ بن عبد اللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں:

أما القارن فالأفضل له تقديم السعي أو يسنّ (۱۱)

یعنی، قارن تو اس کے لئے سعی افضل ہے یا مسنون ہے۔

اگر قارن کے لئے تقدیم سعی افضل ہو تو تاخیر بلا کراہت جائز قرار دی جائے گی اور اگر مسنون ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہوگی چنانچہ ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ علامہ رحمت اللہ سندھی کی مندرجہ بالا عبارت کہ قارن کے لئے تقدیم سعی افضل ہے کے تحت لکھتے ہیں:

و يجوز تأخيره بلا كراهة

یعنی، اور اس کی تاخیر بلا کراہت جائز ہے۔

اور قارن کے لئے تقدیم سعی مسنون ہے کے تحت لکھتے ہیں:

أي فيكره تأخيره لأنه ﷺ طاف طوافين و سعى سعيين قبل

۱۰۔ المسلك المتقسط في المنسك المتوسط، ص۲۰۷

۱۱۔ لباب المناسك مع شرحه لملا علي القاري، فصل في إحرام الحاج من مكة المشرفة، ص۲۰۷

الوقوف بعرفة (١٢)

یعنی، یا مسنون ہے یعنی تو اس کی تاخیر مکروہ ہے کیونکہ نبی ﷺ نے وقوف عرفہ سے قبل دو طواف اور دو سعیاں فرمائیں۔

اور ہم نے کراہت کو تنزیہی کے ساتھ مقید کر دیا کیونکہ یہ کراہت سنّت کے مقابلے میں ہے نہ کہ واجب کے مقابلے میں۔

لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ حج افراد کرنے والے کے لئے متمتع آفاقی اور مکی کے لئے تقدیم سعی افضل ہے یا اس میں اختلاف ہے بعض نے تقدیم سعی کے افضل ہونے کو ترجیح دی ہے اور چنانچہ امام ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان کرمانی حنفی متوفی ۵۹۷ھ حاجی کے منیٰ روانہ ہونے سے قبل طواف زیارت کی سعی کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں:

و هو أفضل عندنا لما مرّ في فصل طواف القدوم (١٣)

یعنی، یہ ہمارے نزدیک افضل ہے جیسا کہ طواف قدوم کی فصل میں گزرا۔

اور امام کرمانی کے نزدیک یہ فضیلت اس وقت ہے جب وہ یوم ترویہ یعنی آٹھ ذوالحجہ کے زوال سے قبل طواف وسعی کر لے ورنہ افضل یہ ہے کہ وہ بلا سعی منیٰ کو روانہ ہو جائے اور طواف زیارت کے بعد سعی کرے چنانچہ لکھتے ہیں:

روى الحسن عن أبي حنيفة رضي الله عنه أنه إذا أحرم بالحج يوم التروية أو قبله إن شاء طاف و سعى قبل أن يأتي إلى منى، و هذا أفضل عندنا إلا أن يهل بعد الزوال من يوم التروية، فحينئذ الرواح إلى منى أفضل، لأن بعد الزوال الرواح إلى منى مستحق عليه، و قد ضاق وقته، فلا يجوز الاشتغال بفعل ليس بموضع له في ذلك الوقت بخلاف ما قبل الزوال، فإن الرواح

١٢ـ المسلك المتقسط في المنسك المتوسط، فصل في إحرام الحاج من مكة المشرفة، ص ٢٠٧

١٣ـ المسالك المناسك: ٤٨٢/١



لم يستحق فيه فصار كسائر الأيام (١٤)

یعنی، حسن بن زیاد نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب وہ آٹھ تاریخ کو یا اس سے قبل چاہے کہ منیٰ جانے سے قبل سعی کر لے اور یہ ہمارے نزدیک افضل ہے مگر یہ کہ وہ آٹھ ذوالحجہ کو زوال کے بعد احرام باندھے تو اس وقت منیٰ کی طرف روانگی افضل ہے (تقدیم سعی افضل نہیں) کیونکہ زوال کے بعد اس پر منیٰ کی جانب روانگی لازم ہے اور وقت تنگ ہے، تو اس وقت ایسے کام میں مشغول ہونا جائز نہیں جس کام کی اس وقت جگہ نہیں بخلاف زوال سے قبل کے کہ اس وقت منیٰ روانگی لازم نہیں تو دیگر تمام ایام کی مثل ہو گیا۔

امام کرمانی نے فرمایا کہ زوال کے بعد اس پر منیٰ کی جانب روانگی لازم ہے، اس سے مراد ہے کہ یہ روانگی سنّت کی ادائیگی کے لئے لازم ہے نہ کہ واجب کی ادائیگی کے لئے کیونکہ منیٰ میں قیام مسنون ہے نہ کہ واجب۔

جب کہ بعض نے تاخیر سعی کو افضل قرار دیا ہے چنانچہ ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ دوسرے قول یعنی تاخیر سعی کے افضل ہونے کے بارے میں لکھتے ہیں:

و صححه ابن الهمام وهو الظاهر خصوصاً للمكي فإن فيه خلافاً للشافعي

یعنی، اسے (صاحب فتح القدیر امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد) ابن الہمام (متوفی ۸۶۱ھ) نے صحیح قرار دیا ہے اور یہی ظاہر ہے خصوصاً مکی کے واسطے، پس اس میں امام شافعی کا خلاف ہے۔

اور ملا علی قاری دوسری صورت یعنی عدم تقدیم سعی کو ترجیح دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

و الخروج عن الخلاف لكونه أحوط مستحب بالإجماع، فينبغي أن يكون هو الأفضل بلا خلاف و نزاع (١٥)

١٤ـ المسالك في المناسك، المجلد (١)، القسم الأول، فصل في بيان أنواع الأطوفة، ص ٤٢٤

١٥ـ المسلك المتقسط في المنسك المتوسط، فصل في إحرام الحاج من مكة المشرفة، ص ٢٠٧

یعنی طواف سے پہلے ... مستحب ہے کیونکہ وہ احوط ہے یعنی اس میں زیادہ احتیاط ہے، تو چونکہ کسی کا اختلاف ... کے غیر میں شامل ہو۔

بہرحال جواز میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور منیٰ روانگی سے قبل یقیناً سعی کر سکتے ہیں جبکہ جس قدر رکھے اس تاریخ کے بعد پہلی جانب ... بہتر ہے ... کے حق میں بہتر ہے ... موقع پر منیٰ روانگی سے قبل ہی نفلی طواف کے ساتھ حج کی سعی کر لیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الجمعہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ، ۱۱ مئی ۲۰۰۷م 366-F

## منیٰ روانگی سے قبل حج کی سعی کرنا جائز ہے

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ آپ نے تربیت حج کے بیان میں ہم سے کہا ہے کہ احرام کے بعد منیٰ روانہ ہونے سے قبل کوئی شخص نفلی طواف کے بعد سعی کر لے تو طواف زیارت کے بعد سعی کی ضرورت نہیں، صرف طواف زیارت کرنا کافی ہے، جس سے یہ مسئلہ بہت سے لوگوں ... بیان یا تو بھول گئے ... لوگوں کو بتانا ہے ... اس کے لئے جواب درکار ہے۔

(السائل: ایک حاجی، رفیق حج، رمپ مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: ... مسئلہ وہی ہے جو میں نے بیان کیا، اس وقت چند کتب کے حوالے ... کوئی کتاب موجود نہیں ہے جو موجود ہیں ان میں سے اس مسئلہ کو صحیح کر دیتا ہوں، چنانچہ احناف میں سے مناسک حج کے امام فقیہ ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان حنفی متوفی ۵۹۷ھ مناسک حج پر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

[illegible]



[illegible]

یعنی اور مکہ سے حج کا احرام باندھنے والا چاہے تو منیٰ جانے سے قبل طواف و سعی کر لے اور طواف زیارت کی سعی اور طواف زیارت سے پہلے (نفلی) طواف کے بعد کر لے تو جائز ہے۔

منیٰ روانگی سے قبل جواز سعی کے تو امام شافعی بھی قائل ہیں چنانچہ علامہ رحمانی لکھتے ہیں

[illegible] ٦

یعنی امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی وہ جائز ہے۔

اور ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں

[illegible] ٧

یعنی، پھر ... مکی اور وہ جو مکی کے حکم میں ہے طواف زیارت سے قبل سعی کرنا چاہے یعنی ... کے سبب کے رکن سے موخر ہو ... مناجت سے حاصل ہوتی ہے اور وہ طواف کے بعد ہو مگر حالت احرام کے جب نفلی جمعہ ... سعی کو مقدم کرنے کی رخصت دی گئی تو اس وقت وہ نفلی طواف کرے گا کیونکہ مکی اور جو مکی کے حکم میں ہے اس کے لئے طواف قدوم نہیں ہے جو ... تحقق کے لئے سنت ہے، پس مکی احرام باندھنے کے بعد نفلی طواف کرے تاکہ اس کی سعی درست ہو جائے۔

٦ [illegible] ص ٤٠٢

٧ المسلك المتقسط في المنسك المتوسط، فصل في احرام الحاج من مكة المشرفة، ص [illegible]

اور علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ مناسک حج پر لکھی ہوئی اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

و جائز است مر آفاقی را که محرم حج است سعی بعد از طواف قدوم کند یعنی قبل از طواف زیارت و اگر خوف از ازدحام خلق در وقت طواف زیارت باشد و بخواهد که پیش از وقوف سعی کند باید که طواف نفل کند تا سعی بعد از وی بجا آرد، زیرا که نیست در حق مکی طواف قدوم پس طواف نفل کند تا سعی بعد از وی درست باشد و رمل و اضطباع کند در این طواف که بعد از وی سعی خواهد کرد۔[18]

یعنی اس نے فرمایا ہے کہ آفاقی (اور مکی کے حکم میں ہے یعنی متمتع) حج کا احرام باندھ کر جو چاہتا ہے کہ طواف زیارت کی سعی پہلے کر لے اس لئے کہ طواف زیارت کے وقت لوگوں کے ازدحام کا خوف ہے تو اسے چاہئے کہ نفلی طواف کرے تا کہ اس کے بعد اس کی سعی صحیح ہو جائے کیونکہ مکی کے حق میں طواف قدوم نہیں ہے اس لئے وہ پہلے نفلی طواف کرے اس کے بعد سعی درست ہوگی اور اس طواف میں رمل اور اضطباع کرے جس کے بعد سعی کرنی ہے۔

اور امام اہلسنت امام احمد رضا متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں:

مفرد و قارن تو حج کی رمل و سعی سے طواف قدوم میں فارغ ہو لئے مگر متمتع نے جو طواف و سعی کئے وہ عمرہ کے تھے حج کے رمل و سعی اس سے ادا نہ ہوئے اور اس (یعنی متمتع) پر طواف قدوم ہے نہیں، تو قارن کی طرح اس میں یہ امور کر کے فراغت پا لے۔ لہٰذا اگر وہ بھی پہلے سے فارغ ہو لینا چاہے تو جب حج کا احرام باندھے تو اس کے بعد ایک نفل طواف میں رمل و سعی کر لے، اب سے طواف زیارت میں ان

18۔ حياة القلوب في زيارة المحبوب، باب چهارم در بيان سعي بين الصفا و المروة، فصل اول در بيان شرائط صحت سعي، ص ۱۵۵



حاجت نہ ہوگی۔[19]

واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس، ۱۰ ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۳۰ دسمبر ۲۰۰۶م 341-F

# منیٰ روانگی سے قبل کی جانے والی حج کی سعی میں احرام کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ وقوف عرفہ سے قبل سعی کرے تو اس سے قبل نفلی طواف کرنا لازم ہوتا ہے کیونکہ سعی بغیر طواف کے مشروع نہیں تو کیا اس سعی میں احرام کا ہونا شرط ہے؟ طواف سے قبل احرام باندھنا ضروری ہے یا سعی سے قبل شروع ہونے حج کا احرام باندھنا ہے؟

(السائل: ایک حاجی، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورت مسئولہ میں حکم شرع یہ ہے کہ طواف زیارت کی سعی اگر وقوف عرفہ سے قبل ہو تو اس میں بھی احرام شرط ہوگا، چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی متوفی ۱۳۶۷ھ لباب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حج کی سعی اگر وقوف عرفہ سے قبل کرے تو وقت سعی میں بھی احرام شرط ہے اور وقوف عرفہ کے بعد ہو تو سنت یہ ہے کہ احرام کھول چکا ہو۔[20]

اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

یوم الترویہ یعنی آٹھویں تاریخ کا نام ہے جس نے احرام نہ باندھا ہو باندھ لے اور ایک نفل طواف میں رمل و سعی کرے جیسا کہ اوپر گزرا۔[21]

لہٰذا معلوم ہوا کہ اس سعی سے قبل حج کا احرام باندھنا ضروری ہے۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الاثنین، ۲ ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۲ دسمبر ۲۰۰۶م 335-F

19۔ فتاوی رضویہ، المجلد ۱۰، رسالہ انور البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ، ص ۷۴۳

20۔ بہار شریعت، جلد ۱، حصہ ۶، صفا و مروہ کی سعی، ص ۵۹

21۔ بہار شریعت، جلد ۱، حصہ ۶، منیٰ کی روانگی اور وقوف عرفہ، ص ۱۱

## حالت حیض میں سعی کا حکم

**استفتاء:** کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورت نے طواف زیارت کر لیا اور اس کو ماہواری شروع ہو گئی تو کیا وہ اس حالت میں سعی کر سکتی ہے؟ اور وہ اس حالت میں سعی کر لے تو اس پر کچھ لازم تو نہیں آئے گا؟

(السائل: محمد عدیل قادری، رفیق حج گروپ، مکہ مکرمہ)

**باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب:** صورت مسئولہ میں عورت اس حالت میں صفا و مروہ کے مابین سعی کر سکتی ہے اور اگر کر لے تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا اور سعی ادا ہو جائے گی، چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی 1174ھ لکھتے ہیں:

جائز است مر زن حائض را جمیع افعال حج و عمرہ از احرام و وقوف عرفات و سعی بین صفا و مروہ و غیرہ آن الا طواف کعبہ۔[22]

یعنی، عورت کو تمام افعال حج و عمرہ ادا کرنا جائز ہے جیسے احرام باندھنا، وقوف عرفات اور صفا و مروہ کے مابین سعی کرنا وغیرہ سوائے طواف کعبہ کے۔

علیہ الرحمہ بابت حضرت مولانا محمد سلیمان اشرف لکھتے ہیں:

یعنی سعی کے لئے طہارت واجب نہیں، مستحب ہے اس لئے حائض و نفساء و جنب کو بھی سعی کی اجازت ہے، قاعدہ کلیہ طہارت و عدم طہارت کا مناسک حج میں یہ ہے کہ جو فعل مسجد الحرام میں ادا ہوگا اس کے لئے طہارت واجب ہے اور جو فعل مسجد الحرام سے خارج ادا کیا جائے گا اس کے لئے طہارت مستحب و مسنون ہے۔[23]

اور علامہ نظام الدین حنفی متوفی 1161ھ اور جماعت علماء ہند نے اس قاعدے کو نقل

22۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب اول، فصل پنجم در کیفیت احرام، ص 82

23۔ المسک، ص 9



کیا ہے:

والأصل أن كل عبادة تؤدى لا في المسجد من أحكام المناسك فالطهارة ليست بشرط لها كالسعي والوقوف بعرفة والمزدلفة ورمي الجمار وكل عبادة تؤدى في المسجد فالطهارة شرط لها۔[24]

یعنی، مناسک حج کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو مسجد الحرام میں ادا نہ کیا جاتا ہو اس کے لئے طہارت شرط نہیں ہے جیسے سعی اور عرفات و مزدلفہ کا وقوف اور رمی جمار، اور جو عبادات مسجد میں ادا کی جاتی ہیں ان میں طہارت شرط ہے۔

لہٰذا اس قاعدہ کلیہ کی بنا پر حیض و نفاس والی عورت کی سعی جائز ہے۔ اور رہا یہ کہ مسعیٰ مسجد حرام سے خارج ہے یا نہیں تو اس کی تصریح کی ہے اور اس کے علاوہ کتب معتبرہ و شروح معتمدہ و کتب مناسک میں حالت حیض میں سعی کا جواز مذکور ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسعیٰ مسجد حرام سے خارج ہے اور طواف کے بعد سعی کے لئے نکلنے کے آداب میں ہے کہ پہلے بایاں پاؤں نکالے کیونکہ مسجد کے آداب سے ہے کہ اس میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے اور نکلتے وقت بایاں، چنانچہ علامہ رحمت اللہ بن عبداللہ سندھی حنفی اور ملا علی قاری حنفی متوفی 1014ھ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

(و يقدم رجله اليسرى في الخروج) كما هو مقتضى الخروج من المسجد۔[25]

یعنی، (طواف سے فارغ ہو کر سعی کو جانے کے لئے) نکلنے کے وقت بایاں پاؤں پہلے رکھے گا جیسا کہ یہ مطلقاً مسجد سے نکلنے کے آداب میں سے ہے۔

24۔ الفتاوى الهندية، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ص 247

25۔ المسلك المتقسط في المنسك المتوسط، باب السعي بين الصفا والمروة، ص 9

اس سے بھی ثابت ہے کہ مسعیٰ مسجد سے خارج ہے اور مسجد حرام سے مسعیٰ کا اتصال مسجد ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس، ذوالحجۃ ۱۴۳۲ھ، ۲۰۱۱م 397 F

## حج کی سعی میں تاخیر کا حکم

مستفتی: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے تمتع کیا اس میں طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی اور سعی اس نے بعد میں کی تھی اور طواف زیارت کے ایام ختم ہونے کے بعد اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(سائل: محمد عرفان ضیائی)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورت مسئولہ میں سے پہلے یہ وہ جب تک مکہ مکرمہ میں ہے تو سعی کر لے اور اس پر کچھ لازم نہ ہوگا کیونکہ سعی غیر موقت ہے، چنانچہ امام ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان الکرمانی حنفی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

لأن السعي غير موقت [26]

یعنی، کیونکہ سعی غیر موقت ہے۔

اور علامہ محمد عبید اللہ خوجی "مختصر ... المختار" کی تلخیص میں لکھتے ہیں:

لأن السعي غير موقت بل المدة ... بعد الطواف وقد وجد [27]

یعنی کیونکہ سعی غیر موقت ہے بلکہ شرط یہ ہے کہ سعی طواف کے بعد پائی جائے وہ پائی گئی۔

صحت سعی کی ایک شرط اس کا طواف کے بعد پایا جانا ہے اگر پایا گیا طواف چاہے فرض

۲۶ المسالك في المناسك، المجلد ... القسم الثاني، فصل في الترتيب بينه (أي في السعي)، ص ۴۷۲

۲۷ التيسير في الفقه الحنفي، كتاب الحج، باب الجنايات، ص ۶۷۴



ہو یا نفل طواف کے بعد سعی کی گئی تو درست ہو جائے گی فرق صرف یہ ہے کہ حج سے قبل کرے گا تو احرام میں نفل طواف کے بعد کرے گا اور اگر وقوف کے بعد کرے گا تو طواف زیارت کے بعد کرے گا تو احرام ہونا شرط نہ ہوگا، اس دن بھی وہ حلق کے بعد کرے گا تو غیر احرام میں کرے گا اور حلق سے قبل کیا تو طواف زیارت کی طرح سعی بھی احرام میں کرے گا اس لئے نہیں کہ احرام اس طواف و سعی کے لئے شرط ہے بلکہ اس لئے کہ حلق یا تقصیر سے قبل وہ احرام سے نکلے ہوئے کے حکم میں سب ہی نہیں۔

اور پھر صورت مسئولہ میں حج کی کوئی پابندی بھی اس کے ساتھ متعلق نہیں اس لئے کہ حج کے تمام ارکان و پابندیوں کا تعلق یا تو اس سے تھا کہ جو نہیں باقی رہی تھی آخری پابندی وہ طواف زیارت کے ساتھ متعلق تھی، وہ بھی اس نے کر لیا تو اب تو اس پر کوئی پابندی باقی نہ رہی اور سعی میں تاخیر کی گئی ہو (۲) دن یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا یعنی طواف زیارت کا سبب وقت گزر گیا اس کے بعد سعی کی تو اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا۔ چنانچہ علامہ رحمت اللہ بن عبد اللہ سندھی لکھتے ہیں:

ولو أخر السعي عن أيام النحر ولو شهوراً لا شيء عليه

یعنی اگر سعی میں قربانی کے دنوں سے (یعنی ۱۲ کے غروب آفتاب سے) سے مؤخر کیا اگرچہ مہینوں (اس میں تاخیر کی) تو اس پر کچھ (لازم) نہیں۔

اس کے تحت ملا علی القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

لكنه يكره [28]

یعنی سعی کو ایام نحر سے مؤخر کرنا مکروہ ہے۔

اور یہاں کراہت سے مراد کراہت تنزیہی ہے کیونکہ کراہت تحریمی ہوتی تو کوئی دم لازم آتا حالانکہ کوئی دم لازم نہیں ہے اور کوئی شخص سعی چھوڑ دیتا ہے تو دم دے ... اس کا تدارک ہو جاتا ہے ... دم نہیں دیتا ... ہے اور چونکہ مدت بعد تو بھی سعی کر لے اور اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا جیسا کہ ...

۲۸ المسلك المتقسط في المنسك المتوسط، باب الجنايات، فصل في الجناية في السعي، ص ۳۵۶

نے کی ان صورتوں کے علاوہ رکھنا شرعاً ناپسندیدہ ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم

یوم ذوالقعدہ ... السلام ۱۴۲۷ھ ... ۶ ... ۲۰۰۶ء F 231

## حج کی سعی کیے بغیر وطن واپسی کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے حج کیا اور اس نے حج کی سعی چھوڑ دی اور وطن واپس آگیا، اب اس کے حج کا کیا حکم ہے؟

(سائل: مظفر ...)

بسم اللہ تعالیٰ ... الجواب ... صورت مسئولہ میں اس کا حج تو ہوگیا اور سعی چھوڑنے کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا چنانچہ علامہ نظام الدین حنفی متوفی ... لکھتے ہیں

ولو ترک السعی بین الصفا والمروۃ فعلیہ دم وحجہ تام[29]

یعنی اگر کسی نے صفا ومروہ کے مابین سعی کو چھوڑ دیا تو اس پر دم لازم ہے اور اس کا حج تام ہے، اسی طرح ... میں ہے۔

اور دم میں حرم پر ذبح کرنا شرط ہے ... اگر ... جا سکتا ہے تو حرم میں دم کے لیے جانور ... کسی کو وکیل بنا کر حدود حرم میں اس کی طرف سے دم کا جانور ذبح کروائے ... تو بھی ... گنہگار ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم

یوم السبت ۲ جمادی الاولی ۱۴۲۷ھ ۱۵ ... ۲۰۰۶ء F 376

۲۹ الفتاوی الہندیۃ ... کتاب الحج، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس فی الطواف والسعی ... ص ۲۴۷



## حج کی چھوڑی ہوئی سعی دوسرے سفر میں ادا کرنے پر دم ساقط ہوگا یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی طواف زیارت کے بعد سعی کی ادائیگی میں دیر کرے یہاں تک کہ ایام نحر (قربانی کے دن) گزر جائیں تو اس پر کیا لازم ہوگا اور دوسری چیز کہ اگر کوئی سعی کیے بغیر وطن واپس ہوگیا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ اور اگر وطن سے دوبارہ حج یا عمرہ میں آکر چھوڑی ہوئی سعی کر لے تو دم ساقط ہوگا یا نہیں؟

بسم اللہ تعالیٰ ... الجواب ... صورت مسئولہ میں کوئی پابندی نہیں کیونکہ حج میں دو حلال ہیں ایک حلق یا تقصیر سے دوسرا طواف زیارت سے، پہلے سے ... حلال ہوجاتی ہے سوائے بیوی کے ساتھ صحبت اور دواعی صحبت کے اور دوسرا ... سے یہ بھی حلال ہوجاتا ہے، چنانچہ ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں

... وجمع ... ذکر ... طواف الزیارۃ ... [30]

یعنی کیونکہ حج میں دو حلال ہیں، حلال اول حلق یا قصر سے جس سے ... حلال ہوجاتی ہے سوائے عورت کے اور دوسرا طواف زیارت سے حلال ہو کر اس سے عورت بھی حلال ہوجاتی ہے۔

اور ... سے ظاہر ہے کہ سعی اگر حلق کے بعد طواف زیارت کرکے فارغ ہو اور اس نے یہیں سے ... کیا سعی تو اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا۔ چنانچہ علامہ رحمت اللہ بن عبداللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں

... صحیحۃ ... ووقع ... السعی ... [31]

۳۰ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، باب طواف الزیارۃ، ص ۲۳۲

۳۱ لباب المناسک مع شرحہ لملا علی القاری، باب الجنایات، فصل فی الجنایۃ فی السعی

یعنی: اگر آپ نے حج کے لئے طواف یا وداع یا ... سے جماع یا پہلے اس
کے بعد سعی کی تو اسے جائز ہو۔

اور امام ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان کرمانی حنفی لکھتے ہیں

و لو سعى بعد ... [illegible] ... السعي [illegible] ٢٢

یعنی: اگر حج کے (طواف زیارت کے) بعد ... اور ... سے جماع یا پہلے تاخیر کی تو اسے جائز ہے کیونکہ سعی غیر موقت ہے ... اس کی شرط یہ ہے کہ طواف کے بعد ہو ... (یعنی سعی کا طواف کے بعد ہونا ضروری ہے)

جماع کے جواز کی وجہ یہ ہے کہ اس پر حلال ہونا موقوف نہیں ہے چنانچہ ملا علی قاری لکھتے ہیں

و أما السعي ... [illegible] ... ٢٣

یعنی: اگر سعی ... ایک واجبات سے ہے تو حلال اس پر موقوف نہیں۔

اور علامہ رحمت اللہ بن عبد اللہ سندھی لکھتے ہیں

و لو أخر السعي عن أيام النحر ... [illegible] ... ٢٤

یعنی: اگر سعی کو قربانی کے دنوں (یعنی ... تاریخ کے غروب آفتاب) سے مؤخر کیا ... (اس میں تاخیر کی) تو اس پر کچھ (لازم) نہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس پر کوئی پابندی باقی نہیں ہے۔ اور سعی کی اتنی تاخیر کی وجہ سے اس پر کچھ لازم نہیں کیونکہ سعی موقت نہیں ہے اس کی شرط یہی ہے کہ طواف کے بعد ہو جیسے کہ مندرجہ بالا عبارت فقہاء سے ثابت ہے اور علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی

٢٢ المسلك ... المنسك المتقسط، القسم الثاني في بيان ... الحج ... فرائضه و سننه الخ، فصل في الترتيب بينه (أي في السعي) ... ص ٤٧٢

٢٣ المسلك المتقسط إلى المنسك المتوسط، باب طواف الزيارة، ص ٢٥٦

٢٤ لباب المناسك، باب طواف الزيارة



۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں

... السعي ... [illegible] ... ٢٥

یعنی: سعی اگر چہ یوم نحر اور ایام تشریق سے اس کا تاخیر جائز ہے ...

ہاں اگر اس نے سعی کو ترک کر دیا اور اپنے وطن چلا گیا تو ترک سعی کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا، کیونکہ سعی حج کے واجبات میں سے ہے اور ترک واجب کی وجہ سے دم لازم ہوگا۔

اور یہ وجوب دم موقت نہ ہونے کے ترک کا تحقق مکہ سے نکلنے سے ہوتا ہے جیسے علامہ علاء الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ ... الدر المختار کی عبارت کہ طواف صدر کے ترک سے دم لازم ہے، کے تحت لکھتے ہیں

و لا يتحقق ... [illegible] ... من مكة ٢٦

یعنی: ترک متحقق نہیں ہوتا مگر مکہ مکرمہ سے نکلنے سے۔ (یعنی مکہ مکرمہ سے نکلے گا تو ترک متحقق ہو جائے گا)

کیونکہ جب تک وہ مکہ میں ہے اس وقت تک اس سے اس کا مطالبہ ہے، چنانچہ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں

... [illegible] ... ٢٧

یعنی: کیونکہ جب تک مکہ میں ہے اس سے اس کا مطالبہ کیا جاتا ہے جب تک وہ ... ادا نہ کر لے

اور اگر وہ ... ادا کر لیتا ہے تو اب اس سے ... مطالبہ ہے ... طواف صدر ادا کرے جب تک ... اور چلا جاتا ہے تو ترک متحقق ہو جاتا ہے اور ... دم واجب ہے ... پر لازم آئے گا ... بلکہ ... تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا چنانچہ علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں

٢٥ ... على الدر المختار، المجلد ٣، كتاب الحج، باب الجنايات، مطلب لا يجب الضمان الخ، ص ٥٧٩

٢٦ الدر المختار، كتاب الحج، باب الجنايات، ص ٥٥٢

٢٧ ... المحتار على الدر المختار، ٣، ٥٥٣

...بالسرکۃ ... ولا ... فیہ ... مستقلاً

... سبوق ... ۲۸

یعنی مصنف نے ... طرف اشارہ کیا ... ہے

کیا ہے کہ اس نے ترک کر دیا تو اس پر مطلقاً کچھ لازم نہ ہوگا کیونکہ وہ

(یعنی طواف صدر) موقت نہیں ہے۔

علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی صاحب بحر کی مندرجہ بالا عبارت نقل کرنے کے

بعد لکھتے ہیں

... ۲۹

یعنی اس کے لئے کوئی وقت (مقرر) نہیں ہے جس کے فوت ہونے

سے طواف صدر فوت ہو جاتا ہے۔

اسی طرح سعی بھی حج کے واجبات سے ہے اور غیر موقت ہے یعنی اس کے لئے بھی

کوئی وقت مقرر نہیں ہے جیسا کہ پیچھے گزرا، اس کے تاخیر پر کوئی چیز لازم نہیں آتی اور جب

تک وہ مکہ کا ارادہ نہ کرے اس سے سعی کا مطالبہ نہیں کیونکہ سعی سے غیر چلا جائے تو ترک سعی

متحقق ہو جاتا ہے اب اس کی دو صورتیں ہیں یا تو لوٹ آئے اور سعی کرے تو اس صورت میں یہ

واجب اس کے ذمے سے ساقط ہو جائے گا اگر نہ لوٹا تو دم دینا ہوگا پھر لوٹنے کی دو صورتیں ہیں

حدود میقات کے اندر سے لوٹا تو بغیر احرام آ سکتا ہے اور اگر میقات سے باہر نکل گیا پھر لوٹا تو

حرم میں داخل ہونے کے لئے احرام باندھ کر آنا ہوگا اگر عمرے کا احرام باندھ کر آیا ہے تو پہلے

عمرہ مکمل کرے گا پھر وہ سعی کرے گا جسے چھوڑ گیا تھا اور اگر حج کا احرام باندھ کر آتا ہے پھر حج

تمتع ہے یا حج افراد یا حج قران، اگر تمتع ہے اور ساتھ ہدی نہیں لایا تو عمرہ کے افعال سے فارغ ہو

کر چھوڑی ہوئی سعی کرے اگر حج تمتع ہے اور ہدی لایا ہے یا حج قران ہے تو عمرہ کے بعد احرام کے

ساتھ ہی سعی کرے گا اور اگر حج افراد ہے تو طواف قدوم کے بعد سعی کرے گا، چنانچہ صاحب فتح

---

۲۸ البحر الرائق شرح کنز الدقائق المجلد (۲) کتاب الحج باب الجنایات ص ۲...

۲۹ المختار علی الدر المختار ۲/۵۵...



القدیر کے شارح ... کما فی ... علامہ رحمت اللہ سندھی لکھتے ہیں

و ... السعی ... و رجع الی ... فقد ... یعود ... م

... و ... ۴

یعنی اگر سعی کو چھوڑ دیا اور اپنے اہل کی طرف لوٹا (یعنی میقات سے نکل

گیا ... سے ملا علی قاری) پھر مکہ لوٹنے کا ارادہ کیا تو نئے احرام کے ساتھ

لوٹے گا (یعنی حرم میں داخل ہونے کے لئے ... سے ملا علی قاری) پس

جب اس نے (چھوڑی ہوئی سعی) کا اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہوگا۔

اس کے تحت ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں

و ... بہ ... عاد ... محرم ... کان بعمرۃ فبنی ... و ...

... العمرۃ ثم یسعی ... و ان کان بحج فطواف ... و ... طواف

القدوم ثم یسعی بعدہ ... ۴

یعنی پہلے بیان ہو گیا کہ وہ نئے احرام کے ساتھ لوٹے گا پس اگر عمرے کا

احرام ہے تو پہلے عمرے کے افعال ادا کرے پھر سعی کرے گا اور اگر حج کا

احرام ہے تو پہلے طواف قدوم کرے پھر اس کے بعد سعی کرے۔

اب یہ مسئلہ کہ سعی چھوڑ کر اہل چلا جائے کے بعد وہیں آکر سعی ادا کرے یا دم ساقط

کروانا افضل ہے، اس صورت میں دم دینا افضل ہے جیسا کہ ... لوٹ آئے یا دم دے تو

مختار امام نے فرمایا ... اس صورت میں دم دینا افضل ہے، چنانچہ "کتاب الاصل"

میں امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ لکھتے ہیں

و ... م ... الی ... ج ۲

یعنی میرے نزدیک لوٹنے سے دم دینا زیادہ پسندیدہ ہے۔

---

۴ ... المناسک ... الجنایات فصل فی الجنایۃ فی السعی

۴ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط ... الجنایات فصل فی الجنایۃ فی السعی ص ۳۹۲

۴۲ المبسوط المجلد ۲ کتاب المناسک باب السعی بین الصفا و المروۃ ص ۴۲

# مناسک منیٰ

## آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ جانا اور نویں رات منیٰ میں گزارنا

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ذوالحجہ کی [illegible] رات منیٰ میں گزارنا کیا ہے اور اسی طرح آٹھ کے دن کو منیٰ میں جانا کیا ہے اور جو شخص اس رات کو منیٰ میں نہ گزارے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: نو ذوالحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا سنت ہے، چنانچہ علامہ رحمت اللہ بن عبداللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں

[illegible] ٤٥

یعنی، ۹ ذوالحجہ کی رات اگر مکہ میں گزاری تو جائز ہے مگر اس نے سنت [illegible] (یعنی برا کیا)۔

اس کے تحت ملا علی القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں

[illegible] كما في المحيط [illegible] ٤٦

یعنی، سنت کے ترک کی بنا پر کیونکہ سنت کی پیروی سے [illegible] ملامت لازم آتی ہے، علامہ قاری نے محیط کی عبارت نقل فرمائی ہے (نو ذوالحجہ کی) رات منیٰ میں گزارنا سنت ہے۔

اور علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں

٤٥ لباب المناسک، باب خطبۃ یوم السابع، فصل فی الرواح

٤٦ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، باب خطبۃ یوم السابع من ذی الحجۃ، فصل فی الرواح، ص [illegible]



[illegible] كما في المحيط ٤٧

یعنی، (نو تاریخ کی) رات منیٰ میں گزارنا تو سنت ہے جیسا کہ محیط میں ہے۔

اور جس نے یہ رات منیٰ میں نہ گزاری بلکہ یہ رات مکہ میں رہا اور عرفات میں پہنچ گیا، اس نے سنت کے خلاف کر دیا، چنانچہ امام ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان کرمانی حنفی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں

[illegible] ٤٨

یعنی، اور اگر نویں رات مکہ میں بسر کی [illegible] وہاں سے عرفات روانہ ہوا [illegible] منیٰ سے گزرا تو [illegible] اس میں [illegible] آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ جانا سنت ہے اور ترکِ سنت مکروہ ہے [illegible] (تر[illegible] فرمودہ نہیں)

اور علامہ رحمت اللہ بن عبداللہ سندھی حنفی متوفی ۹۹۰ھ لکھتے ہیں

[illegible] ٤٩

یعنی، اگر یہ رات مکہ میں بسر کی تو جائز ہے مگر اس نے برا کیا۔

اور مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں

٤٧ [illegible] فصل فی الاحرام [illegible] الی عرفات، ص [illegible]

٤٨ المسالک فی المناسک، فصل فی الرواح [illegible] ص ۴۰۷

٤٩ لباب المناسک، باب خطبۃ یوم السابع، فصل فی الرواح

دونوں شب عرفہ در منیٰ سنت است، پس اگر توقف نمود شب عرفہ در مکہ یا
در عرفات یا در راہ دیگر ساءت کردہ شد بسبب ترک سنت ۵۰
یعنی عرفہ کی رات منیٰ میں رہنا سنت ہے پس اگر شب عرفہ مکہ میں ٹھہرا رہا
یا عرفات میں یا کہیں اور چلا گیا تو ترک سنت کے سبب اساءت کی۔

اور صدر الشریعہ محمد امجد علی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں

اگر عرفہ کی رات مکہ میں گزاری اور نویں کو فجر پڑھ کر منیٰ سے ہوتا ہوا
عرفات میں پہنچے تو حج ہو جائے گا مگر برا کیا سنت کو ترک کیا۔ ۵۱

اسی طرح وہ شخص جو رات منیٰ میں تو تھا مگر طلوع آفتاب سے قبل عرفات کو نکل گیا اس نے بھی برا کیا، چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی لکھتے ہیں

یونہی اگر رات منیٰ میں گزاری مگر صبح صادق ہونے سے پہلے یا نماز فجر
سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے عرفات چلا گیا تو برا کیا۔ ۵۲

اور آٹھ تاریخ منیٰ میں جانا سنت ہے اور اس کا تارک سنت کا تارک ہے، چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی متوفی ھ لکھتے ہیں

آمدن برائے منیٰ در روز ترویہ بعد طلوع سنت است پس اگر رفت بمنیٰ
پیش از روز ترویہ ساءت کردہ باشد بسبب مخالفت سنت مگر آنکہ
بعذرے باشد ۵۳

یعنی آٹھویں ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ جانب نکلنا سنت ہے پس اگر اس روز سے
پہلے نکلا تو برا کیا اس وجہ سے کہ اس نے سنت کی مخالفت کی مگر یہ کہ اس کا
نکلنا کسی عذر (شرعی) کی وجہ سے ہو۔

اور منیٰ میں بھی سورج نکلنے کے بعد کسی قدر ٹھہرنا افضل ہے اور اگر کوئی طلوع آفتاب

۵۰ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب پنجم فصل چہارم، ص ۱۷۰
۵۱ بہار شریعت، حصہ ۶، حج کا بیان، منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف، ص ۷۴۱
۵۲ بہار شریعت، حصہ ۶، ص ۱۴۷
۵۳ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، ص ۱۰



سے قبل گیا تو بھی جائز ہے اسی طرح زوال کے بعد بھی جائز ہے یونہی ظہر کی نماز وہاں پڑھنی ہے، چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی اعظمی لکھتے ہیں

(۹ ذوالحجہ) جب آفتاب نکل آئے منیٰ سے عرفات کو چلو۔ آفتاب نکلنے کے پہلے
ہی چلا گیا جب بھی جائز ہے مگر بعد میں بہتر ہے اور زوال کے بعد بھی
جا سکتا ہے مگر ظہر کی نماز عرفات میں پڑھے، نیز آگے لکھتے ہیں کہ ظہر
سے پہلے عرفات پہنچ جاؤ (یعنی مسجد نمرہ کے) یہاں رات کو
ٹھہرو ۵۴

اور دیکھا گیا ہے کہ معلّم حضرات کوئی جاتی رات کو منیٰ سے عرفات پہنچا دیتے ہیں اور آپ لوگ بھی یہی چاہتے ہیں کہ ان کے حاجی رات ہوتے ہی عرفات پہنچ جائیں تاکہ اس میں ٹریفک جام ہونے کے باعث ان کے حاجی پریشان نہ ہوں اور یہ حقیقت ہے کہ جو گاڑیاں نو تاریخ صبح سے نکلتی ہیں وہ منیٰ سے راستے میں پھنس جاتی ہیں اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ اپنے معلّم کو مجبور کریں کہ صبح ان کی گاڑی کا انتظام کرے تاکہ سنت بھی ادا ہو اور منیٰ میں صبح کا مدینہ بھی نہ ہو، اگرچہ افضل یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد عرفات روانہ ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم السبت، ۶ ذی الحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۶ دسمبر ۲۰۰۶م 262 F

## گیارہویں بارہویں ذوالحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی راتوں میں کوئی حاجی مکہ مکرمہ کے لئے بھی منیٰ سے نکلے تو کیا اس پر کچھ واجب ہوگا؟

الجواب باسمه تعالیٰ وتقدس الحجواب: ایام منیٰ کی راتیں منیٰ میں گزارنا

۵۴ بہار شریعت، حصہ ششم، ص ۱۱

[illegible]

یعنی، (حضرت ... روایت ... ) نبی ﷺ ... مکہ مکرمہ سے منیٰ تشریف لائے اور یوم ترویہ کی رات منیٰ میں گزاری۔

اور امام ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان کرمانی حنفی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں

[illegible] ۵۵

یعنی اس سے مروی ہے "بے شک نبی ﷺ نے ... کی رات منیٰ میں گزاری" اور یہ رات (منیٰ میں) گزارنا ہمارے نزدیک سنت ہے۔

اور علامہ رحمت اللہ بن عبد اللہ سندھی لکھتے ہیں

[illegible] ۵۶

یعنی، سنت یہ ہے کہ حاجی یوم ترویہ کی رات منیٰ میں گزارے

اور ملا علی القاری متوفی [illegible]ھ لکھتے ہیں

[illegible] ۵۷

یعنی کیونکہ یہ رات منیٰ میں گزارنا ہمارے نزدیک سنت ہے۔

اور صدر الشریعہ محمد امجد علی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں

آٹھویں ... رات منیٰ میں بسر کرنا سنت ہے۔ ۵۸

۵۵ [illegible] ص ۴۹۲

۵۶ [illegible]

۵۷ المسلک المتقسط [illegible] ص ۲۶۰

۵۸ بہار شریعت، حصہ ۶، حج کا بیان، [illegible] ص ۸[illegible]



لہٰذا جو شخص ان راتوں میں یک پہر کو بھی منیٰ نہ آئے وہ تارکِ سنت ہوگا اور اس کا یہ عمل مکروہ ہوگا، چنانچہ علامہ رحمت اللہ سندھی "[illegible]" میں اور ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں

[illegible] ۵۹

یعنی ... مکہ کے علاوہ اور جگہ گزاریں تو مکروہ تنزیہی ہوگا اور ہمارے نزدیک اس سے کچھ لازم نہ ہوگا۔

اور علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں

[illegible] ۶۰

یعنی، حاجی رمی کے لئے ایام رمی کی راتیں منیٰ میں گزارے گا یہ سنت ہے، کیونکہ اگر اس نے منیٰ کے علاوہ اور جگہ راتیں گزاریں تو مکروہ ہوگا اور اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔

اور کچھ لازم نہ ہونا اس لئے ہے کہ ... راتیں منیٰ میں بسر کرنا واجب نہیں، چنانچہ علامہ مظفر الدین بن الساعاتی متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں

[illegible] ۶۱

یعنی ہم ان راتوں کو منیٰ میں بسر کرنا واجب نہیں کرتے (شارح [illegible]

۵۹ المسلک المتقسط في المنسك المتوسط، ص ۲۶[illegible]

۶۰ رد المحتار [illegible] کتاب الحج، مطلب في حکم صلاة العيد و الجمعة في منى، ص ۵۲[illegible]

۶۱ مجمع البحرين [illegible] في صفة أفعال الحج، ص ۲۲[illegible]

طرف سے فرمایا یعنی وہ تین یہ ہیں گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی رات ) اور اس کا ترک مکروہ ہے۔

اور شارح نے ملک سے منیٰ میں رہنے والی راتوں میں تیرہ کی رات بھی داخل [illegible] ہے تو تیرہ کی رات منیٰ میں رہنا اس شخص کے حق میں مسنون ہوگا جس پر تاریخ کا سورج منیٰ ہی میں غروب ہو جائے [illegible] اور راحت سے معلوم ہے [illegible] جب کے مقابل ہوتی ہے جب [illegible] میں رات کا قیام [illegible] واجب ہی نہیں بلکہ مسنون ہے۔

والله تعالى أعلم بالصواب

[illegible] 263-F

## گیارہ اور بارہ تاریخ کو رمی کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ گیارہ اور بارہ کو رمی زوال سے قبل کرنا شرعاً کیسا ہے؟ اگر کوئی شخص زوال سے قبل رمی کر لے تو وہ رمی شمار ہوگی یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا اس پر اس کے شرعی وقت میں اعادہ لازم ہوگا اور بعض حنفی علماء زوال سے قبل رمی کو جائز قرار دیتے ہیں ان کے قول کا اعتبار ہوگا یا نہیں؟

(سائل: محمد عرفان ضیائی)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور صحیح و مشہور قول کے مطابق اس سے قبل رمی جائز و درست نہ ہوگی چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی [illegible] لکھتے ہیں:

> وقت صحت رمی جمرات ثلاثہ در روز ثانی و ثالث از یوم النحر ابتداء آن بعد از زوال است پس جائز نیست رمی قبل زوال در این دو روز بر قول صحیح مشہور و ہو مختار صاحب [illegible]



السالک فی [illegible] و مثلہ [illegible] در این دو روز قبل از زوال نزد امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اگرچہ افضل بعد الزوال است و لیکن ظاہر الروایہ قول اول است۔ (۵۲)

یعنی یوم النحر کے دوسرے اور تیسرے دن تینوں جمرات کی رمی کے وقت کی ابتداء زوال کے بعد ہے، پس ان دونوں دنوں میں زوال سے قبل رمی صحیح مشہور قول کے مطابق جائز نہ ہوگی اور یہی قول صاحب ہدایہ [illegible] صاحب "کافی" [illegible] اور صاحب "[illegible]" و [illegible] کا مختار ہے۔ اور ایک روایت (جو کہ غیر ظاہر الروایہ ہے) میں آتا ہے کہ ان دونوں دنوں میں زوال آفتاب سے قبل رمی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے اگرچہ افضل رمی بعد زوال ہے لیکن ظاہر الروایہ پہلا قول ہے (جو کہ عدم جواز کا قول ہے)۔

اور "حیاۃ القلوب" کے حاشیہ میں ہے:

[illegible] في [illegible] [illegible] في [illegible] [illegible] في [illegible] [illegible] المختار [illegible] صحیح

ہست کہ مصنف قدس اللہ سرہ نوشتہ قول [illegible] ضعیف و مرجوح است [illegible] مصنف [illegible] شاہ [illegible]

٦٢ حیاۃ القلوب [illegible] ص [illegible]

يجوز قبل ... في [illegible] وعند الجمهور ...

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والصحيح [illegible]

[illegible] (٦٣)

یعنی «مبسوط» میں یہ قول بھی ... میں اس سے استدلال کیا ہے کہ حاکم نے مستدرک میں امام اعظم سے روایت کی ہے کہ تیسرے دن زوال سے قبل کوچ کرنے کا ارادہ رکھنے والے کے لئے جائز ہے کہ رمی کر لے، اسی طرح مبسوط ... اور شرح ... میں ہے کہ یہ امام ابو یوسف سے ایک روایت ہے اسی طرح ——— «الصحیح ...» میں ہے۔ اور اس پر آج لوگوں کا عمل ہے اور اس میں رحمت ہے ... (حاشیہ ... مختصر الشیخ ...) اور صحیح یہ ہے کہ مصنف (مخدوم محمد ہاشم) کا قول ... ضعیف و مرجوح ہے۔ ... لکھتے ہیں ... رمی قبل زوال جائز نہیں ہے اور اصحاب

٦٣ حاشیہ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، ص ٢٧٢



مناسک کی شروح اور فتاویٰ سے جمہور علماء کی یہی ... میں فرمایا یہی صواب ہے اور حسن بن زیاد نے روایت کیا ہے کہ (امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے) اگر وہ یوم نحر کے تیسرے روز (یعنی بارہ ذوالحجہ کو) کوچ ... تو دوسرے قول کے ... جائز ہے کہ وہ زوال سے قبل رمی کر لے، اگرچہ زوال کے بعد رمی کرنا افضل ہے اور جو شخص کوچ کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے لئے زوال سے قبل رمی کرنا جائز نہیں ہے ... (... مختصر ...) اور وہ ظاہر الروایۃ کے خلاف ہے اور حضور ﷺ کے عمل اور آپ کے بعد آپ کے صحابہ کرام کے فعل کی تصریح کے خلاف ہے اور ... میں فرمایا کہ باب (یعنی حج کا باب) قیاس سے نہیں پہچانا جاتا بلکہ توقیف سے پہچانا جاتا ہے ... میں فرمایا دونوں دنوں میں رمی زوال سے قبل بالاتفاق جائز نہیں کیونکہ معقولیت نہ ہونے کی وجہ سے منقول کی تابع واجب ہوئے کے باب (رمی قبل الزوال جائز نہیں) ... اور ... میں ... روایت ... ہمارے اصحاب سے ... یا قطعی کی تقویت کیا جائے گا اور ... کا قول ... میں روایت کے بارے میں اختلاف ہے ... اصحاب نے اختلاف کیا ... ("... مختصر ... کے مطبوعہ نسخے میں اس مقام پر نہیں ہے۔ یعنی) اور شارح نے فرمایا اور صحیح یہ ہے کہ رمی ان دونوں گیارہ اور بارہ تاریخ میں مطلقاً درست نہیں مگر زوال کے بعد۔

اور علامہ ... سندھی متوفی ١٢٥٥ھ صاحب ... کے قول ... المختار [illegible] (پھر یوم نحر کے بعد ... روز زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کر) کے تحت لکھتے ہیں

... وهو المشهور عن الإمام

یعنی، (مصنف کا یہ قول ان دونوں میں) رمی کے اس وقت کا بیان ہے) اور امام اعظم (کے اقوال میں) سے مشہور (قول) ہے۔

پھر امام اعظم سے غیر مشہور قول ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں

[illegible] ٦٤

یعنی، ظاہر الروایت پہلا قول ہے۔

لہٰذا بہر صورت ان دو قولوں پر رمی قبل الزوال صحیح نہ ہوئی۔

جب یہ تو امام سے منقول ہے کہ یوم نحر کے بعد دوسرے اور تیسرے روز رمی کا ابتدائی وقت زوال آفتاب کے بعد ہے، زوال سے قبل رمی درست نہیں تو ظاہر ہے کہ جب رمی درست نہ ہوئی تو اعادہ لازم ہوا اور وقت میں اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم لازم ہوگا مگر کتب فقہ خصوصاً مذہب حنفی کی کتب میں اس صورت میں دم کا لازم ہونا ظاہر ہے نہیں گزرا۔ اور بعض حضرات کا قبل الزوال رمی کو جائز قرار دینا درست نہیں، ان کا یہ قول قابل اعتبار نہیں کیونکہ کتب فقہ میں تصریح موجود ہے کہ قبل الزوال رمی کا درست نہ ہونا ظاہر الروایت ہے اور ظاہر الروایت کے بارے میں علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں

معناه أن [illegible] المسائل في الكتب التي رويت عن محمد بن الحسن رواية [illegible] ٦٥

یعنی، ظاہر الروایہ کا معنی یہ ہے کہ وہ مسئلہ ان مسائل میں سے ہو جو ان کتب میں ہے جنہیں امام محمد بن حسن شیبانی سے روایت ظاہرہ کے ساتھ روایت کیا گیا ہے، ان پر ثقہ راویوں نے (مسائل) کی تصحیح کی صراحت کی ہو۔

٦٤ النهر الفائق شرح كنز الدقائق، المجلد ٢، كتاب الحج، باب الإحرام، ص ٩..

٦٥ مجموعة رسائل ابن عابدين، شرح الرسالة المسماة بعقود رسم المفتي، ص ١٦



ہاں ایک صورت ہے کہ جب مسئلہ کتب ظاہر الروایہ میں مذکور ہو اور فقہاء کرام نے دوسری روایت کی تصحیح کی ہو جو ظاہر الروایہ کی کتب کے غیر میں مروی ہو تو اس وقت اس کا تابع ہوگا جس کی فقہاء کرام نے تصحیح کی، چنانچہ لکھتے ہیں

[illegible]

یعنی، ہاں اگر دوسری روایت کی تصحیح کی گئی جو کتب ظاہر الروایہ کے غیر میں ہے تو اس کا اتباع کیا جائے گا جس کی تصحیح کی گئی ہو۔

اور ظاہر الروایہ میں مذہب یہی ہوتا ہے کہ وہ ائمہ ثلاثہ (امام اعظم، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن) کا قول ہو یا ان میں سے بعض کا قول ہو

[illegible] عنهم ٦٦

یعنی، ظاہر الروایہ میں مذہب وہی ہے جو ائمہ ثلاثہ یا ان میں سے بعض کا قول ہو۔

یہی ان کے ہاں ایک قاعدہ ہے چنانچہ لکھتے ہیں

و ذكر المحقق ابن الهمام كما في فتاوى تلميذه العلامة قاسم [illegible] فهو قولهم جميعاً ٦٧

یعنی، محقق ابن ہمام نے ذکر کیا جیسا کہ ان کے شاگرد علامہ قاسم کے "فتاوی" میں ہے جب کتب میں مسئلہ میں امام محمد اختلاف کی حکایت نہ کریں تو وہ سب (یعنی ائمہ ثلاثہ امام اعظم، امام ابو یوسف اور امام محمد) کا قول ہوتا ہے۔

اور علامہ حسن بن منصور اوزجندی قاضی خان متوفی ۵۹۲ھ ۶۶ لکھتے ہیں اور ان سے علامہ قاسم بن قطلوبغا حنفی متوفی ۸۷۹ھ ۶۷ اور ان سے علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی

٦٦ (فتاوى قاضيخان) على هامش الفتاوى الهندية، المجلد [illegible] ص [illegible]

٦٧ التصحيح والترجيح على مختصر القدوري، مقدمة المؤلف، ص ٢٤-٢٥

نقل کرتے ہیں: ۶۸

[illegible] لا خلاف بينهم فيه يصير إليهم و يفتي بقولهم و لا يخالفهم برأيه و إن كان مجتهداً متقناً لأن الظاهر أن يكون الحق مع [illegible] و لا يعتبر [illegible] لا يبلغ اجتهادهم و لا ينظر [illegible] خالفهم و لا يقبل حجته [illegible]

یعنی ہمارے زمانے میں ہمارے اصحاب میں سے مفتی سے جب اس بارے میں فتویٰ طلب کیا جائے یا کسی واقعہ کے بارے میں پوچھا جائے تو مسئلہ اگر ہمارے اصحاب سے ان کے آپس میں اختلاف کے بغیر روایت ظاہرہ میں مروی ہو تو وہ ان کی طرف مائل ہوگا، ان کے قول پر فتویٰ دے گا اور اپنی رائے سے ان سے اختلاف نہیں کرے گا اگرچہ وہ (خود) مجتہد متقن ہو، یقیناً ظاہر ہے کہ حق ہمارے اصحاب کے ساتھ ہے تو وہ ان سے تجاوز نہیں کرے گا اور اس کا اجتہاد ان کے اجتہاد کو نہیں پہنچتا اور جو ان کی مخالفت کرے اس کے قول کی طرف نظر نہیں کی جائے اور اس کی حجت قبول نہیں کی جائے۔

اس سے ثابت ہوا کہ مقلد اگر مجتہد ہو تو اسے بھی ظاہر الروایت کا خلاف جائز نہیں، جب اس مقلد کے لیے یہ حکم ہے جو مجتہد بھی ہے تو پھر مقلد محض کے لیے ظاہر الروایت کا خلاف کیسے جائز ہو سکتا ہے، لہٰذا اس مسئلہ میں ظاہر الروایہ پر ہی عمل ہوگا۔

اور اگر کوئی یہ کہے کہ عدم جواز کا قول بھی امام اعظم سے ایک روایت ہے تو اس کے لیے عرض یہ ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور ہم نے بھی یہی لکھا ہے مگر ساتھ ہی یہ بات یاد رکھی جائے کہ عدم جواز کا قول غیر ظاہر الروایہ ہے اور امام اعظم سے غیر مشہور روایت ہے۔ اور غیر ظاہر

۶۸ مجموعہ رسائل ابن عابدین، شرح الرسالۃ المسماۃ بعقود رسم المفتی ص ۲۴، ۲۵



الروایہ اور غیر مشہور قول کی ترجیح ہے اور مرجوح روایت اور غیر مشہور قول ہے اس لیے وہ مرجوح ہے اور مرجوح، راجح کے مقابلے میں کالعدم ہوتا ہے چنانچہ علامہ قاسم بن قطلوبغا حنفی لکھتے ہیں:

و المرجوح في مقابلة الراجح بمنزلة العدم ۶۹

یعنی مرجوح، راجح کے مقابلے میں عدم کے مرتبے میں ہوتا ہے۔

اور علامہ قاسم حنفی، امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس قرافی مصری مالکی متوفی ۶۹۴ھ کی کتاب "الإحكام في تمييز الفتاوى عن الأحكام و تصرفات القاضي و الإمام" سے نقل کرتے ہیں:

[illegible] بالحكم و الفتيا [illegible] و أما اتباع الهوى في الحكم و الفتيا فحرام إجماعاً و أما الحكم و الفتيا بما هو مرجوح فخلاف الإجماع ۷۰

یعنی اور اگر مقلد ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے مذہب میں (اپنے امام کے) مشہور (قول) پر فتویٰ دے اور اسی کے ساتھ حکم کرے اگرچہ (وہ مشہور قول) اس کے اپنے نزدیک راجح نہ ہو مگر حکم اور فتویٰ میں خواہش کی پیروی تو وہ بالاجماع حرام ہے اور مرجوح قول پر حکم کرنا یا فتویٰ دینا تو یہ اجماع کے خلاف ہے۔

اور جب ان ایام میں غروب آفتاب کے بعد بھی رمی جائز ہے اگرچہ مکروہ ہے یعنی ان ایام میں سنت رمی کا وقت بلا اساءت زوال سے لے کر طلوع فجر تک ہے اس سے ان دنوں آنے والی رات میں رمی کرے گا تو بھی درست ہو جائے گی اگرچہ غروب آفتاب کے بعد مکروہ ہے چنانچہ علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:

۶۹ التصحيح و الترجيح مقدمة المؤلف ص ۲

۷۰ التصحيح و الترجيح على مختصر القدوري ص ۲

وهو مستمر إلى طلوع الشمس من الغد [illegible] ذكره [illegible] في المحيط [illegible]

یعنی اور (یعنی بحالت رمی کا وقت) گیارہ کے دن کے طلوع آفتاب تک ہے جبکہ اس رات میں رمی کی تو درست ہوگئی اگرچہ مکروہ ہے۔

اس کے تحت علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں

[illegible] في المنسك الكبير [illegible] مناسك الكرماني [illegible] [illegible] طلوع الفجر [illegible] [illegible] طلوع الفجر [illegible] [illegible] قبل طلوع الفجر ولا [illegible] [illegible] [72]

یعنی اس کی مثل "المنسك الكبير" "مناسك الكرماني" اور "المنسك الصغير" میں [illegible] (یعنی [illegible] میں ہے کہ [illegible] رمی بحالت رمی کا وقت طلوع آفتاب تک ہے) اور اس کی شرح میں ہے وہ اس کے مخالف ہے جب (وہ [illegible]) فجر

---

[71] البحر الرائق ۲/۳۶۸

[72] منحة الخالق حاشية البحر الرائق المجلد (۲) كتاب الحج باب الإحرام تحت قوله [illegible] إلى [illegible] البحر وهو ممتد إلى طلوع الشمس [illegible] ۳۶۸



طلوع ہونے تک امام اعظم کے نزدیک وقت [illegible] ثابت ہوگیا بخلاف صاحبین کے اور اس کا وقت بلا اتفاق باقی رہا اور یہ اس میں صحیح ہے [illegible] دونوں (یعنی گیارہ اور بارہ) میں رمی کا آخری وقت طلوع فجر تک ہے اور [illegible] مرشدی (یعنی علامہ حنیف الدین) سے ثابت رکھا اور اسی کی مثل "المنسك الكبير" میں ہے اور [illegible] صاحب بحر (علامہ زین الدین ابن نجیم) کا قول دلالت کرتا ہے کہ [illegible] دونوں میں رمی کا آخری وقت رات تک ہے جس نے طلوع فجر سے قبل رمی کرلی تو جائز ہے اور اس پر کچھ لازم نہیں یعنی رات یوم رمی میں رمی کا وقت ہے اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام [illegible] روایت کیا اور (علامہ ابو جعفر [illegible]) [illegible] یعنی قول ہے کہ [illegible] رات میں طلوع فجر سے قبل رمی کرلی تو جائز ہے اور اس پر کچھ نہیں (علامہ شامی فرماتے ہیں) گویا اس میں (یعنی [illegible] بحالت رمی کے آخری وقت میں) روایت کا اختلاف ہے۔

بہرحال ہم مستحق [illegible] وقت یعنی طلوع فجر کو لے لیں تو بھی گیارہ اور بارہ دونوں سے لے کر طلوع فجر تک کافی وقت ہے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کے لئے کراہت تنزیہی بھی نہیں ہے تو ہم جب قول پر عمل کرکے جماعت کا خلاف کرنا اور [illegible] [illegible] سے بولا ہے [illegible] امام اہلسنت کے فتاویٰ میں ضرورت کے تحت زوال سے قبل رمی کے جواز کا [illegible] اس کے لئے عرض ہے، امام اہلسنت سے پہلے فتاویٰ میں اس کا [illegible] جو صورت مذکور ہے وہ [illegible] [illegible] [illegible] اس کے لئے [illegible] کا امکان بھی نہیں [illegible] امام اہلسنت سے اس مقام پر بھی نقل ہے [illegible] (یعنی گیارہ اور بارہ تاریخ کو زوال سے قبل رمی) [illegible] [illegible] میں [illegible]

بے ادبی اور حرام کو جانتے ہوئے وہ خود بھی مذہب میں رائج و صحیح اقوال پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی ان کے مطابق فتویٰ دیں۔ اس لئے وہ کتب فقہ کا مطالعہ کریں خصوصاً حج پر جانے والے اور وہ حضرات جو مناسک حج کے بارے شرعی احکامات سے آگاہ ہوتے ہیں وہ فقہ حنفی کی کتب میں مناسک حج و عمرہ کے مسائل کا ضرور مطالعہ کریں۔ جنہیں کچھ بھی کسی مسئلہ کے بارے میں علم نہ ہو تو کتب کی طرف مراجعت کریں کتب نہ ہونے کی صورت میں اپنے علاوہ کسی طرف خود رجوع کریں [illegible] جیسے بھی ممکن ہو پوچھ کر سائل کو وہ مسئلہ بتائیں ورنہ سائل کو علماء اہلسنت کی طرف بھیج دیں۔

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

یوم [illegible] ۱۴۲۷ھ [illegible] 276-F

## غروب آفتاب کے بعد رمی کا حکم؟

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کیا کوئی شخص شرعی عذر کے بغیر [illegible] وہ تیسرے دن کی رمی غروب آفتاب کے بعد کر سکتا ہے؟

(السائل محمد [illegible])

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ و تقدس الجواب: رمی کا جو وقت مسنون ہے [illegible] رمی کا [illegible] وقت [illegible] صبح صادق تک ہے اور رات میں رمی کرنا اس شخص کے لئے مکروہ تنزیہی ہے جو معذور نہ ہو اور جو معذور ہو اس کے لئے کراہت باقی نہیں رہتی۔ جیسے [illegible] عورتیں وغیرہ۔

علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

ويكره للرمي [illegible] من الغروب الى الفجر [illegible]

[illegible] ۷۲

۷۲ رد المحتار على الدر المختار، كتاب الحج، فصل في الاحرام وصفة المفرد، مطلب في رمي جمرة العقبة، ص [illegible]



یعنی اور غروب آفتاب سے طلوع فجر تک رمی کرنا مکروہ ہے اسی طرح طلوع آفتاب سے پہلے بھی مکروہ ہے۔ [illegible] کراہت اس وقت ہے جب کوئی عذر نہ ہو۔

اور مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین متوفی ۱۴۱۳ھ لکھتے ہیں:

"رات میں رمی کرنا اگرچہ مکروہ ہے مگر عذر کی وجہ سے یہ کراہت باقی نہیں رہتی۔" ۷۳

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم [illegible] ۲۵ [illegible] المکرم ۱۴۲۳ھ [illegible] 392-A

## ترک رمی کا حکم

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص سے رمی ترک ہو گئی [illegible] سبب کے ترک کے علاوہ اور کوئی دم لازم ہوگا جیسے ترتیب وغیرہ؟

(السائل [illegible])

باسمہ تعالیٰ و تقدس الجواب: مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اگر ایک دن کی رمی ترک ہو جائے تو بھی ایک دم اور صرف ایک جمرہ کی رمی ترک ہونے سے بھی ایک دم اور تینوں دنوں کی رمی ترک ہونے سے بھی ایک ہی دم لازم آئے گا۔ لہٰذا اگر کوئی بیمار ہو جس کی وجہ سے رمی نہیں کر سکتا ہے تو کسی سے [illegible] دم دے گا۔ یہ دم حرم میں [illegible] ضروری ہے۔ ۷۵

فقہاء کرام نے ایک دن کی رمی ترک ہو جائے [illegible] بھی یوم [illegible] جب [illegible] کے بعد [illegible] کا دم دینے کا حکم دیا ہے اس کی وجہ [illegible] ایک دن کی رمی ترک ہو [illegible] اس نے دم دے دیا

۷۴ وقار الفتاوی، المجلد ۲، کتاب [illegible]، ص ۴۹۱

۷۵ وقار الفتاوی ۲/ ۴۹۱

پھر حد تو جتنا ہے یا تیسرا دن رمی بھی ترک ہو تو دم یا ہے گا۔ اسی طرح

اگر ایک دن کی رمی ترک ہو جانے پر دم دے یا دوسرے دن پھر رمی نہ کرے تو اس نے

اس کا دم دے دیا پھر تیسرے دن بھی رمی نہ کی تو تیسرا دم پھر دینا ہوگا۔ اور اگر رمی

ایک ساتھ دنوں کی یا تینوں دن کی ترک ہوئی اور یوم رمی گزر نے کے بعد اس نے دم

دیا تو ایک ہی دم کافی ہوگا رمی چاہے ایک دن کی ترک ہوئی ہو یا تینوں دنوں کی۔

چنانچہ مفتی محمد وقار الدین لکھتے ہیں: رمی ایک دن کی چھوٹ جائے یا تینوں دنوں کی،

ایک شیطان کی چھوٹ جائے یا تینوں کی، ایک قربانی واجب ہوگی، اور یہ قربانی حدود حرم میں

کرنا واجب ہوگی۔[76]

علامہ رحمت اللہ بن محمود سندھی حنفی متوفی ۹۹۳ھ لکھتے ہیں:

و سو ترك رمی الجمار كلها أو يوم و احد ... ما لم يعيد يوم

النحر فعليه شاة[77]

یعنی اگر تمام جمرات کی رمی ترک کی یا ایک دن کی یا یوم نحر میں جمرہ

عقبہ کی (تمام صورتوں میں) اس پر بکری (دم کے طور پر ذبح کرنا)

لازم ہے۔

اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

... تكهم حتى ... أيام التشريق،

... و جنايات ... المسح ...

... ذكر ... ولو ...

يوم ... و ... عليه يوم النحر

فعليه شاة[78]



یعنی اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے رمی ترک کی یہاں تک کہ یوم آخر تق

کے تشریق کے دن کا سورج غروب ہو گیا۔ کیونکہ اس سے ایک ہی جنس کا

واجب ترک کیا اور اگر سورج غروب نہ ہو تو ترتیب کے ساتھ رمی

کرے گا (اس صورت میں) رمی میں تاخیر کی وجہ سے امام اعظم

رضی اللہ عنہ کے نزدیک دم واجب ہے بخلاف صاحبین کے، اور ایک

دن کی رمی کا ترک عبادت مقصودہ (کا ترک) ہے، اسی طرح یوم نحر میں

جمرہ عقبہ کی رمی (عبادت مقصودہ ہے اور اس کے ترک عبادت مقصودہ کا

ترک ہے) تو (یوم نحر) بکری (کا ذبح کرنا) واجب ہے۔

اور تمام صورتوں میں ایک ہی دم لازم آنے کی وجہ یہ ہے کہ جنایت ایک ہی جنس کی

ہیں چنانچہ امام کرمانی لکھتے ہیں:

... انه يكفيه دم واحد لأن الرمى كله ... جنس واحد

صورة و معنى، فصار كما لو ترك ... و ... فيكفيه

دم واحد[79]

یعنی دم سے بس ایک دم کافی ہے کیونکہ (رمی کا) کل صورۃ

و معنی ایک جنس ہے، تو یہ ایسے ہو گیا جیسے کسی نے ایک عبادت کو ایک

وقت سے ترک کیا تو ایک دم کافی ہے۔

اور فقیہ ابو الفتح ظہیر الدین الولوالجی متوفی ۵۴۰ھ لکھتے ہیں:

و ... جنس واحد صورة و معنى ... جمعت ...

... فيكفيه دم واحد[80]

یعنی رمیاں صورۃ و معنی ایک جنس ہیں، جب جمع ہو گئیں تو ایک

جنایت کی مثل ہو گئیں تو ایک دم کافی ہے۔

76۔ وقار الفتاویٰ، جلد ۲، کتاب المناسک، رمی کا بیان، ص ۴۹۲

77۔ المنسک ...

78۔ كتاب الوجيز ... المنسك ... كتاب الحج باب الجنايات، ص ...

79۔ المسالك في المناسك، المجلد ۲، فصل في جنايات الرمي، ص ...

80۔ الفتاوى الولوالجية، المجلد ۱، كتاب الحج الفصل الرابع ذكر أيام التشريق، ص ۲۵۹

اور علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیم ابن نجیم متوفی ۱۰۰۵ھ لکھتے ہیں

لا تکفیر... الحرم ... کما ... الخمس... کما فی

المحیط ۸۱

یعنی اس ری کو ترک کرنے پر ایک ہی دم واجب ہے کیونکہ جنس متحد ہے۔

چنانچہ حاجی جس نے رمی نہیں کی ہے اسے چاہئے کہ ایام رمی گزرنے کے بعد حرم میں دم دے۔ چنانچہ امام ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان کرمانی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں

و ... دم و ... فی ... الجمیع ۸۲

یعنی، ایام تشریق کے آخری دن کا سورج غروب ہو گیا اس سے رمی

ساقط ہو گئی اور ہمارے تمام اصحاب (احناف) کے قول میں اس پر ایک

دم لازم ہو گیا۔

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رمی واجب ہے اور واجب کا بلا عذر ترک کرنا گناہ ہے تو بلا عذر ترک رمی کی بنا پر جو گناہ لازم آیا وہ دم دینے سے معاف نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے سچی توبہ بھی کرنا ضروری ہے اور پھر صرف ایک دن بلکہ جمرہ کی رمی کا ترک ایک مستقل گناہ ہے۔ اگر شخص نے ایک دن کی رمی بلا عذر ترک ہوئی جس سے وہ گنہگار ہوا تو اس نے اس گناہ کی معافی کے لئے توبہ اور سچی توبہ یہ ہے کہ وہ اس گناہ کے دوبارہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہو اور جو دوسرا گناہ ہے اس کے پختہ عزم کے ساتھ توبہ کرے اور یہ شخص جب توبہ کرے گا تو یہی کہے گا یا اللہ اس دن کی رمی میں نے چھوڑ کر گناہ کیا تو مجھے معاف فرما دے اور اس کا عزم مصمم یہ ہونا چاہئے کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا جب وہ اس طرح توبہ کرے گا تو دوسرے اور تیسرے روز کی رمی وہ کبھی بھی بلا عذر نہیں چھوڑے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حدود حرم میں موجود رہتا ہے اور یہ مسجد اس عزت و حرمت والے دنوں میں عظمت والے مقام پر اپنی شان والے رب سے یہ عہد کیا کہ اب ہمیشہ حدود نہیں توڑے گا جسارت نہیں کرے گا۔

۸۱۔ النہر الفائق شرح کنز الدقائق، ۲، کتاب الحج، باب الجنایات، ص ۹۹

۸۲۔ المسالک فی المناسک، ۲، ص ۷۸



اور علماء کرام خصوصاً حج کی تربیت کرنے والوں اور حج و عمرہ کے بارے میں مسائل بتانے والوں کو چاہئے کہ لوگوں میں خصوصاً ملک میں جو سوچ پیدا ہو گئی ہے کہ واجب کی تو بس دم دے دیں گے اس طرح وہ اس واجب کو ترک کر دیتے ہیں۔ اس غلط اور نامناسب سوچ کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں ورنہ یہ سوچ اس قدر بڑھ جائے گی کہ یہ لوگ حج کے صرف دو رکن رہ جائیں گے باقی تمام واجبات کے تارک ہو جائیں گے اور کہتا ہیں کہ تم دم دے کر ترک واجب کا تدارک تو کر لو گے مگر یاد رکھو تم بلا عذر ترک واجب سے اللہ عزوجل کی نافرمانی کر کے گنہگار ہو گے اس کا کیا کرو گے کس طرح تم اپنے رب کو راضی کرو گے اور جب کا ارتکاب کرتے ہو اور اس کا دیا ہوا رزق ہے اور اس اللہ تعالیٰ ہی کا دیا ہوا ہے کہ جس کی تم نافرمانی کرتے ہو جسے تم ناراض کرتے ہو اس نے تمہیں ملک سے متعلق کر دیا اور تم کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گئے تو کیا کرو گے۔ اس لئے تم اپنی اس غلط سوچ کو ترک کر دو اور اگر کوئی واجب تم پر لازم آئے تو اس کے گناہ کا ازالہ بھی کرو جیسے تم پر دم واجب ہو ایسے ہی توبہ بھی ہے اور تم آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر گڑگڑا کر سچے دل سے معافی مانگو۔ اس طرح ان کی تربیت کی جائے اور انہیں سمجھایا جائے تو امید ہے کہ یہ غلط سوچ ختم ہو جائے اور ہمارے یہاں کے عام لوگ وہاں جا کر دوسروں کو دیکھ کر بہت جلد اس کا اثر لیتے ہیں۔ بعض میں کچھ موجود ہوتے ہیں مگر جیسے ہی حرم میں جاتے ہیں حرم میں رہنے والے کئی لوگ ایسے ہیں تو اس بارے میں بھی عازمین حج و عمرہ کی اصلاح ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الجمعۃ، ۲۹ ذی القعدۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۲ دسمبر ۲۰۰۶م 266-F

## منیٰ میں غسل کی صورت

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ... منیٰ میں ہو تو ایام رمی میں عورت کو اس وقت نہانا ہوتا ہے وہاں غسل خانوں کی حیثیت

کے پیشِ نظر عورت کیا کرے؟

(السائل: خواتین زینب حج گروپ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں حکومت کے بنائے ہوئے حمامات حج میں استعمال ہوتے ہیں جو حالتِ حیض میں یا حیض ختم ہونے کے بعد غسل نہ کرنے کی حالت میں نماز نہ ہوگی اور نماز کی ادائیگی حالتِ حیض میں ویسے بھی ممنوع ہے اور حیض کے ختم ہونے کے بعد نماز ادا کرنے کے لئے عورت پر فرض ہے کہ وہ غسل کرے، بغیر غسل کے نماز نہ ہوگی اور وہاں موجود غسل خانوں میں غسل کیا جا سکتا ہے صرف نماز کے اوقات میں رش ہوتا ہے، دیگر اوقات میں رش نہیں ہوتی اور جہاں تک غسل خانوں میں موجود پانی کے ناپاک ہونے کا تعلق ہے تو اس کے لئے غسل سے قبل غسل خانے کو پانی سے دھو لیا جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس، ۵ ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۴ دیسمبر ۲۰۰۶ء 318-F

## منیٰ میں غسل فرض ہونے کی صورت میں تیمم کرنے کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ سردی کا موسم ہے اور منیٰ میں گرم پانی موجود نہیں تو ایک خاتون کا کہنا ہے ٹھنڈے پانی سے جوڑوں کا درد شروع ہو جاتا ہے اور جسم اکڑ جاتا ہے جس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے اب اسے نماز ادا کرنے کے لئے غسل کرنا ہو تو کس طرح پاک ہوں، کیا تیمم کی اجازت ہے؟

(السائل: خاتون، زینب حج گروپ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورتِ مسؤلہ میں سوال سے ظاہر ہے کہ ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے، گرم پانی نہیں کرتا تو اس صورت میں گرم پانی سے غسل ضروری ہوگا، تیمم جائز نہیں اور یہاں زمانہ موسم سرما میں منیٰ میں گرم پانی موجود ہوتا ہے اور اگر گرم نہ ہو



تو ٹھنڈا بھی نہیں ہوگا اور اگر غسل خانہ میں موجود پانی گرم نہ ہو تو پانی گرم کیا جا سکتا ہے۔ پھر بھی شک ہو کہ گرم پانی میسر نہیں آئے گا یا نہیں تو ایک عدد پانی کی بوتل اور الیکٹرک کیتلی ساتھ لے جایا جا سکتا ہے، اور وہاں بجلی موجود ہوتی ہے اس سے پانی گرم کیا جا سکتا ہے اور پھر چند لمحوں کے بعد ایک بالٹی بنا لیا جاتا ہے، اور ہر خیمہ میں کھانا بھی دیا جاتا ہے عورت اپنے محرم کے ذریعے وہاں سے پانی گرم کروا سکتی ہے۔ یہ بھی نہ ہو تو اگر عورت منیٰ میں ہے تو منیٰ سے مکہ مکرمہ میں جا کر غسل کر سکتی ہے بہر حال اسے غسل کرنا ہوگا۔ ہاں اگر کسی ایسی جگہ ہو جہاں گرم پانی کے حصول پر قدرت نہ ہو اور ٹھنڈا پانی ضرر دیتا ہو تو تیمم جائز ہوگا۔ اس صورت میں غسل کے لئے تیمم کرنا جائز ہوگا اور سردی کے موسم یا سردی کے وقت پانی ضرر دیتا ہو تو ایسے وقت میں تیمم کرنا جائز نہ ہوگا بلکہ غسل لازم ہوگا، چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں:

> یوں ہی اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم سے وضو اور غسل ضروری ہے، ہاں اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے۔ یوہیں اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمم کرے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لئے وضو کر لینا چاہیے، جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔[43]

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس، ۵ ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۴ دیسمبر ۲۰۰۶ء 321-F

43۔ بہارِ شریعت، جلد ۱، حصہ دوم، تیمم کے مسائل، ص۳۴۸

# مناسک عرفات

## وقوفِ عرفہ اور رؤیتِ ہلال

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ [illegible] حکومت نے ذوالحجہ کا چاند کا اعلان غلط کر دیا ہے جو بعد میں معلوم ہوا ہے کہ لوگوں نے اس (۸) ذوالحجہ کو وقوفِ عرفہ کیا ہے حالانکہ وقوفِ عرفہ تو (۹) ذوالحجہ کو ہوتا ہے، اس صورت میں لوگوں کے حج کا کیا ہوگا جب کہ [illegible] سب کے حج کا حکم دیا جائے تو عظیم حرج لازم ہو جاتا ہے۔ اور اگر لوگوں نے حکومت کے اعلان پر آٹھ (۸) کو وقوفِ عرفہ کیا تو [illegible] (۸) [illegible] سے قبل شرعی شہادت [illegible] رؤیت کا ثبوت ملا جس کے مطابق عرفہ کا دن [illegible] ہے اور جس دن لوگوں نے وقوف کیا تھا وہ آٹھ (۸) تاریخ ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

[illegible] عرفات کے وقوف کا حکم دیا جائے تو اس میں بھی بہت مشقت ہے، [illegible] سب کے سب [illegible] وقوف کے لئے جاتے ہیں اور حکومت کی طرف سے بھی [illegible] حرام کے ساتھ [illegible] پابندی ہوتی ہے تو اس صورت میں تو حاجی [illegible] ہو جاتے ہیں پھر [illegible] کا حکم لگایا جائے تو اس میں اور بھی مشقت ہے [illegible] استطاعت نہیں رکھتے اور پھر حکومت [illegible] کی طرف سے [illegible] عام حاجی پر پانچ سال تک حج کی پابندی ہوتی ہے۔

[illegible] پہلی صورت میں سب کا حج [illegible] جائے گا اور [illegible] صورت میں [illegible] وقوف سب پر لازم ہوگا چنانچہ امام [illegible] محمد بن [illegible] ۵۹۷ھ لکھتے ہیں

[illegible] الحجة [illegible] وقفوا [illegible]

[illegible] اليوم [illegible] يوم [illegible]

[illegible] يوم

[illegible] ٥٤

[illegible] وقت الحج [illegible]

[illegible] العقبة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] يوم [illegible]

[illegible]

[illegible] ٥٥

یعنی جب لوگوں پر ذوالحجہ کا چاند مشتبہ ہو جائے اور لوگوں نے ذوالقعدہ کے تیس (۳۰) دن پورے کر کے وقوف کر لیا پھر [illegible] ہوا کہ وہ دن تو یوم النحر تھا تو ان کا وقوف صحیح ہے اور ان کا حج مستحسناً صحیح ہے کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ تمہارا حج اس دن ہے جس دن تم حج کرتے ہو [illegible] اس وقت ہو جو [illegible] جس میں لوگ جماعت کے ساتھ وقوف [illegible] ہیں، کیونکہ [illegible] ہے اس سے مشقت عظیمہ حصول کے [illegible] [illegible] ممکن نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس امت پر رحم فرمایا اور بندوں کی حاجت و [illegible] سے بچانے کے لئے [illegible] فرما دیا۔

٥٤ ذکرہ السرخسی فی "المبسوط" ٤/٦٥

٥٥ [illegible] ٥/٦٥٥

فرمایا کہ لوگوں نے یوم ترویہ (۸ ذوالحجہ) کو وقوف کیا تو انہیں جائز نہ ہوگا
کیونکہ وہ ایسی غلطی ہے جس سے بچنا ممکن ہے اور اس میں
عادت کی تبدیلی نہیں، نیز اس کی تعیین کا وقت عمل ہونے سے قبل ہے
تو اسے پہچانا جا سکتا ہے۔

لہٰذا پہلی صورت میں حج درست ہو جائے گا اور دوسری صورت میں وقوف دس ذوالحجہ کو یا جب کو معلوم ہو کہ یوم عرفہ پہلے ہو چکا ہے تو سب لوگوں پر دوبارہ وقوف لازم ہوگا اگرچہ اس میں بھی بڑی مشقت ہے لیکن پہلی مشقت اس مشقت سے کم ہے۔ جہاں تک درست ممکن ہو اس کا تعلق قدرت کے امکان اور عدم امکان کا تعلق ہے تو جہاں قدرت نہیں تو وہاں جو ہو گیا اس کا حکم دیا اور جہاں ممکن تھا وہاں قدرت کے مطابق کا حکم دیا وہ درست ہے کیونکہ وہ صرف [illegible] وقت جاتا اور وقوف کرنا اور پھر یہ بات بھی یاد رہے کہ کسی آدمی نے بھی رمضان کا چاند دیکھا اس کی تاریخ ثابت ہو جائے تو اس کا اعتبار کیونکر ہوگا جب تک رویت اور شہادت کے تمام تقاضوں کو مدنظر رکھا جائے۔ کسی کی بات معتبر نہیں کیونکہ یہ ایک دو کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پچیس تیس لاکھ حاجیوں کے حج کا مسئلہ ہے لہٰذا جب تک رویت کے تمام شرعی تقاضے پورے نہ کر لیے جائیں اس کا اعتبار نہ کیا جائے اور اس وقت تک نبی ﷺ کے فرمان "حجکم یوم تحجون" "تمہارا حج اس دن ہے جس دن تم حج کرتے ہو" پر عمل کیا جائے۔ ہاں اگر کسی رویت کی ایسی شہادت آتی ہے جس کا شرعاً اعتبار لازم ہے تو اس رویت کا اعتبار کیا جائے گا ورنہ نہیں۔ حج دوبارہ سے بھی وقوف کرنا لازم ہوگا جیسا کہ مذکورہ بالا عبارت میں مذکور ہے اور ان لوگوں پر اس حج کی قضا بھی لازم رہے گی۔ کسے معلوم تھا کہ اس سے پہلے سال آئے یا خوش قسمتی سے زندگی میں اس کو آنا ہوگا۔ کہ مرنے سے قبل حج کی وصیت کر لینی چاہیے جیسے کسی پر حج فرض ہو گیا پھر مالی طور پر تنگدست ہو گیا تو فرض تو بہرحال اس پر باقی رہتا ہے چاہے قرض لے کر ادا کرے فرض تو ادا کرنا ہوگا ورنہ مرنے سے قبل اس کے لیے وصیت کرنا ہوگی۔

دیکھیں بالفرض ایک لاکھ ہے کسی ملک سے ان لوگوں پر حج فرض



تھا میقات سے قبل کسی ملک میں روک لیے جائیں یہاں تک کہ یوم حج گزر جائے تو فرض ان پر باقی رہے گا کوئی بھی فرض کے متعلقہ کام قابل نہیں اور پھر اگر کسی میقات سے احرام باندھ کر آگے جائیں تو تمام حصہ بھی ہو گئے اور فرض بھی ان پر باقی رہے گا اگرچہ یہ لوگ زیادہ شرعی سفر کے مشقت عظیمہ اٹھا کر یہاں پہنچے مگر فرض ادا نہ کر سکے، لہٰذا مشقت کی وجہ سے فرض ساقط نہیں بلکہ باقی رہے گا تو جس طرح لازم ہوتا ہے ساقط نہیں کیا جا سکتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

[illegible] ۲ م 226.F

## کیا یوم عرفہ ایام حج میں شامل ہے

سوال: حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ ہیں، ان میں دس ذوالحجہ یعنی یوم النحر ان میں شامل ہے یا اس کے بعد، اگر بعد ہے تو یوم النحر (دس ذی الحجہ) اس میں شامل ہے یا نہیں؟

بسم اللہ تعالیٰ والحمد للہ ... اس بات پر اتفاق ہے کہ حج کے مہینے تین ہیں، پہلا شوال، دوسرا ذوالقعدہ اور تیسرا ذوالحجہ ہے، پھر ان کے ماہ ذوالحجہ میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک پورا مہینہ اشہر حج میں شامل ہے اور احناف اور حنابلہ کے نزدیک دس ذوالحجہ کے دن شام تک حج میں شامل ہیں یعنی اشہر حج کا آخری دن دس ذوالحجہ کی تاریخ ہے جسے یوم النحر کہتے ہیں جبکہ شوافع کے نزدیک یوم النحر اس میں داخل نہیں، ان کے نزدیک صرف نو تاریخ کی رات اشہر حج کی آخری رات ہے۔ ہماری دلیل نبی ﷺ کا فرمان ہے:

یوم الحج الأكبر يوم النحر رواہ ...

یعنی یوم حج اکبر یوم نحر ہے۔

اور یوم نحر میں حج کا ایک رکن طواف زیارت ادا کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ متعدد افعال حج اس دن میں ادا ہوتے ہیں جیسے جمرہ عقبہ کی رمی، حلق۔ چنانچہ علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ لکھتے ہیں

و ... یوم النحر ... [illegible]

... الحج ٨٦

یعنی اگر ... امام ابو جعفر رازی ... یہ جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ ... حج میں سے ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم ذوالقعدہ ٢٩ ... المکرم ٢٧ ١٤٢٧ھ ٢٢ ... ٦ ٢ م 223F

## وقوفِ عرفہ کا مکمل وقت مسجد نمرہ کے عرفات سے خارج حصے میں گزارنے والے کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی شخص نے وقوف عرفہ کا وقت مسجد نمرہ میں گزارا پھر وہیں سے مزدلفہ لوٹا جب کہ اس مسجد کا کچھ حصہ عرفات سے خارج ہے تو اس کا حج ہو گیا کہ نہیں؟ اور مسجد نمرہ کی حقیقت کیا ہے اور یہ حصہ کس جانب ہے؟

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورت مسئولہ میں جیسا کہ سوال میں مذکور ہے کہ مسجد نمرہ کا کچھ حصہ عرفات سے خارج اور کچھ عرفات میں ہے تو جو شخص وقوف کے وقت سے قبل اس حصے میں گیا جو عرفات سے خارج ہے، اور وقوف کا وقت ختم ہونے کے بعد وہیں سے مزدلفہ لوٹا اور اس دوران حدود عرفات میں بالکل داخل نہ ہوا اس کا وقوف نہ ہوا اور وقوفِ عرفات حج کا وہ عظیم رکن ہے جو فوت ہو جائے تو حج ہی فوت ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ حصہ جو عرفات سے خارج ہے وہ وقوف کی جگہ نہیں، اگر کسی نے وہاں وقوف کیا تو تحقیق اس کا وقوف صحیح نہ ہوگا۔ وقوف ... ہے کہ عرفات کی زمین کے علاوہ کہیں وقوف کیا تو وقوف صحیح نہ ہوگا، چاہے وہاں وقوف عمداً کیا ہو یا سہواً ... جگہ سے

٨٦۔ کتاب التجنیس والمزید المحیط ... کتاب الحج مسالہ ... ص ٤٦٩



واقفیت کی بنا پر ہو یا ناواقفیت کی بنا پر"۔ ٨٧

اور مسجد نمرہ کے عرفات سے خارج حصے میں بیٹھنے والے کی چند صورتیں ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ جو شخص وقوف عرفہ کے وقت میں اس حصے میں داخل ہوا ... یہ صورت عرفات کی حدود میں داخل ہو کر مسجد نمرہ میں داخل ہوا ہے گا، اس مسجد کا ... جو کہ عرفات میں ہے تو جب وہ دوسرے حصے سے ... وقوف پایا گیا، یہاں تک کہ اس ... کے کسی بھی حصے میں نکلا تو اس کا وقوف ہو گیا کہ وہ وقت وقوف میں عرفات میں داخل ہوا، اگرچہ ایک لمحہ کے لیے ... کیونکہ میدان عرفات کی حد کے اندر وقوف کے وقت ایک لحظہ کے لیے داخل ہو جانا وقوف کی اصل مقدار کو پورا کر دیتا ہے۔

اور وقوفِ عرفہ کا وقت امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک ۹ ذو الحجہ کے زوال شمس کے بعد شروع ہوتا ہے ... امام احمد کے ... اور وقوف کا وقت ... اس کا آخری وقت ... دس ذو الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔ ٨٨

پھر دیکھا جائے گا کہ وہ عرفات میں داخل ہونے کے بعد کب نکلا؟ ... وقوف کے وقت سے قبل ... غروب آفتاب کے بعد وقوف کے وقت میں نکلا تو ... غروب آفتاب سے قبل نکلا تو اس پر دم واجب ہوگا۔

اور اگر دس ذو الحجہ کی رات کے کسی بھی حصے میں نکلا تو بھی اس کا وقوف ہو گیا کیونکہ وقوفِ عرفہ کا آخری وقت دس ذو الحجہ کی فجر کا طلوع ہونا ہے چنانچہ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ١٢٥٢ھ لکھتے ہیں:

و ... وهو من زوال ... يوم عرفة ... طلوع فجر ...

... المحتار ٨٩

٨٧۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب ... وقوف عرفہ ... معروض ص ٢٦

٨٨۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب ... ص ٢٠٦

٨٩۔ رد المحتار علی الدر المختار ... کتاب الحج مطلب فی فروض الحج ... ص ٤٦٧

یعنی وقوف عرفہ کا وقت یوم عرفہ کے زوال سے لے کر یوم نحر کے طلوع فجر ہونے سے پہلے تک ہے۔

اور یہ صورت بے حد طویل زمانہ بظاہر ممکن نظر نہیں آتی کہ وہ ۹ تاریخ کو زوال سے قبل شامل ہو اور اس تاریخ کی طلوع فجر یا اس کے بعد تک تو ہو جائے گا کہ اس کا وقت فوت ہو گیا۔ وقوف عرفہ حج کا رکن ہے چنانچہ علامہ علاء الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ لکھتے ہیں

والوقوف في وقته (۹)

یعنی وقوف کے وقت میں وقوف کرنا حج کا فرض ہے۔ اور اس رکن کے فوت ہو جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے۔

اور مسجد کا نام نمرہ پہاڑی کے نام پر ہے جو اس کی مغرب کی سمت ایک چھوٹی پہاڑی ہے جس کا نام نمرہ ہے، اسی مناسبت سے اسے مسجد نمرہ کہا جاتا ہے۔ عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے یہیں ایک خیمہ قائم فرمایا تھا، زوال کے بعد آپ نے قریب ہی وادی عرنہ میں خطبہ ارشاد فرمایا، نماز کی امامت فرمائی، پھر جبل رحمت کے قریب چٹانوں کے پاس تشریف لائے، غروب آفتاب تک یہیں وقوف فرمایا۔ پھر غروب کے بعد مزدلفہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حدیث شریف میں ہے

وأمر بقبة من شعر تضرب له بنمرة فسار رسول الله ﷺ ولا تشك قريش إلا أنه واقف عند المشعر الحرام كما كانت قريش تصنع في الجاهلية فأجاز رسول الله ﷺ حتى أتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى إذا زاغت الشمس أمر بالقصواء فرحلت له فأتى بطن الوادي فخطب الناس ... ثم أذن ثم أقام فصلى الظهر ثم أقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب رسول الله ﷺ حتى أتى الموقف الحديث ملخصاً (۹)

۹ الدر المختار ۲/ ٤٦٧

۹ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، ص ٤٥٥، ٤٥٦، رقم: ٤٧ - (١٢١٨)



یعنی آپ نے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمہ کو مقام نمرہ میں نصب کرنے کا حکم فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے، قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر الحرام (مزدلفہ) میں ٹھہر جائیں گے جیسے کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزر کر عرفات پہنچے، وہاں مقام نمرہ میں اپنا خیمہ نصب کیا ہوا پایا، آپ اس خیمہ میں ٹھہرے حتی کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کو تیار کرنے کا حکم فرمایا، پھر آپ نے بطن وادی میں آکر لوگوں کو خطبہ دیا، پھر اذان و اقامت ہوئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت ہوئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی، ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے یہاں تک کہ وقوف کی جگہ (جبل رحمت کے پاس) آئے الخ

جس جگہ حضور اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تھا اور نماز پڑھائی تھی وہاں بعد کی صدی ہجری میں یہ مسجد بنادی گئی، اور رسول اللہ ﷺ نے وادی عرنہ میں حج کا خطبہ ارشاد فرمایا تھا اور یہ وادی عرفات سے باہر ہے جیسا کہ کتب و ائمہ کی تصریحات سے ثابت ہے، اولاً اس جگہ جو مسجد بنی وہ بھی عرفات سے باہر تھی۔ بعد میں اس میں توسیع ہوتی رہی یہاں تک کہ اب یہ دو حصوں میں تقسیم ہے، اگلا حصہ عرفات سے باہر ہے اور پچھلا حصہ عرفات کے اندر ہے اور یہ حد بندی تو سعودی حکومت میں اور یہ حد عرفات کی مغربی حد ہے اور اس وقت حد کے اندر بھی عرفات کی حد دو مختلف رنگوں کے نشان لگے ہوئے ہیں جس سے حاجی بآسانی جان سکتا ہے کہ یہ حصہ عرفات میں ہے یا نہیں۔ اور یہ بتانا کہ حضور ﷺ نے خطبہ جبل رحمت کے پاس دیا صحیح نہیں ہے کیونکہ مذکورہ بالا میں مذکور مسلم شریف کی حدیث سے واضح طور پر مذکور ہے کہ آپ نے خطبہ وادی کے مقام پر دیا اور وادی عرنہ عرفات سے باہر ہے اور فقہائے احناف نے لکھا ہے کہ عرفات آنے کے بعد امام نے پہلے خطبہ دینا ہے اور پھر ظہر و عصر کی

نماز پڑھانی ہیں۔ چنانچہ علامہ علاؤ الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ لکھتے ہیں:

فبعد الزوال قبل الظهر والعصر يخطب الإمام في المسجد خطبتين كالجمعة ۹۲

یعنی، (یوم عرفہ) تو زوال کے بعد ظہر و عصر سے قبل امام مسجد میں جمعہ کی طرح دو خطبے دے گا۔

مسجد سے مراد مسجد نمرہ ہے چنانچہ مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ شامی لکھتے ہیں:

هو مسجد نمرة ... المسجد ... ۹۳

یعنی، اس سے بھی ثابت ہے کہ خطبہ نماز مسجد نمرہ میں ہے اور اس کا کچھ حصہ عرفات سے خارج ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس، ۲ ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۱ دیسمبر ۲۰۰۶م 271-F

## حاجی اور یوم عرفہ کا روزہ

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ حاجی کو یوم عرفہ کا روزہ رکھنا چاہیے یا نہیں اور اگر رکھ لے تو کیا حکم ہے؟

(السائل: عبد الواحد، کراچی)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: بعض فقہاء کرام سے منقول ہے کہ حاجی کو چاہئے کہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے افعالِ حج کی ادائیگی میں تکلیف ہوگی اور وہ بخوبی ادا نہیں کر سکے گا اور بعض فقہاء سے منقول ہے کہ جب نقاہت و کمزوری نہیں ہو تو وہ روزہ رکھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور بعض نے کہا کہ اس صورت میں اس کے لئے روزہ مستحب ہے، اور یہ بھی فرمایا حاجی یوم عرفہ کو اپنے اندر نقاہت محسوس کرے یا اسے اس کا خوف ہو اور روزہ رکھے تو اس

۹۲۔ الدر المختار، ۲/۵۰۴

۹۳۔ رد المحتار على الدر المختار، المجلد ۲، كتاب الحج، مطلب الرواح إلى عرفات، ص ۵۰۴



صورت میں اسے افطار کرنے کی اجازت ہے کہ بعد میں اس کی قضا کر لے گا اور نقاہت و کمزوری محسوس ہونے یا اس کا خوف ہونے کی صورت میں روزہ رکھنا مکروہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ علامہ عالم بن علاء الانصاری متوفی ۷۸۶ھ لکھتے ہیں:

ولا بأس بصوم يوم عرفة وهو أفضل من فطره في حق غير الحاج، وروى الحسن: وفي رواية فيه نهي، وكذا صوم يوم التروية والنهي في حق الحاج إن كان يضعفه أو يخاف الضعف، وفي ... الواقف بعرفات إذا كان صائماً وخاف أن يضعفه يفطر، وفي الفتاوى العتابية: صوم يوم عرفة ويوم التروية مستحب في حق غير الحاج وكذا في حق من لا يخاف الضعف من الحاج ۹۴

یعنی، یوم عرفہ کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ روزہ اس کے چھوڑنے سے افضل ہے مگر حج میں اس کی حالت کمزوری کی ہو، حسن بن زیاد سے روایت کیا، اور اس میں نہی (منع) والی روایت کیا گیا ہے اسی طرح یوم ترویہ (۸ ذوالحجہ) کا روزہ، اور بتایا گیا ہے کہ نہی (ممانعت) حاجی کے حق میں ہے، اگر روزہ اسے کمزور کر دے یا اسے کمزوری کا خوف ہو اور وقفیہ میں ہے کہ عرفات میں وقوف کرنے والا جب روزہ دار ہو اور اسے خوف ہو کہ روزہ اسے کمزور کر دے گا تو وہ افطار کر لے (یعنی اس صورت میں اس پر قضا لازم ہوگی) اور 'فتاویٰ عتابیہ' میں ہے کہ غیر حاجی کے حق میں یوم عرفہ اور یوم ترویہ (یعنی ۸، ۹ ذوالحجہ) کا روزہ مستحب ہے اسی طرح حاجیوں میں سے اس حاجی کے حق میں جسے کمزوری کا خوف نہ ہو۔

۹۴۔ الفتاوى التاتارخانية، المجلد ۲، كتاب الصوم، الفصل الثامن في بيان الأوقات التي يكره فيها الصوم، ص ۲۹۵

اور علامہ علاء الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ لکھتے ہیں: وندب صوم یوم عرفۃ لغیر حاج لا یضعفہ اور اس کے تحت علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

أما الحاج فإن کان یضعفہ عن الوقوف بعرفات و یخل بالدعوات فالمستحب له الترک ... المحیط فلو یضعفه کره ۹۵

یعنی مستحب ہے عرفہ کا روزہ اگرچہ حاجی کے لئے جب کہ حاجی کو کمزور نہ کرے (در مختار) یہ حاجی کی صفت ہے یعنی روزہ اگر اسے موقفِ عرفات سے کمزور نہیں کرتا اور دعاؤں میں خلل پیدا نہیں ہوتا۔ "محیط" میں ہے اگر اسے کمزور کرتا ہے تو مکروہ (تحریمی ... ) ہے۔

اور بعض نے کہا اس روز حاجی کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے، چنانچہ علامہ نظام الدین حنفی متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں:

والمستحب ... ألا یصوم الحاج ۹۶

یعنی مگر موقفِ عرفہ میں حاجی کے لئے مستحب ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے ہو۔

اور بعض نے مطلقاً مکروہ لکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یوم عرفہ کو صبح حاجی منیٰ سے عرفات جاتا ہے پھر وقوفِ عرفہ ظہر و عصر تا مغرب مناجات میں رہتا ہے اور یہی وقت ہوتا ہے جب روزہ دار طبعی طور پر کمزوری محسوس کرنے لگتا ہے کہ وہ اس وقت زیادہ محنت میں رہتا ہے، اس طرح ... جب کہ اس نے اس وقت قیام کرنا ہے ... اگر رہتا ہے تو روزہ دار حاجی کے بارے میں تو ان مکان ... ہے کہ وہ ... میں روزے کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری کے سبب اس ... لہٰذا اس کے حق میں افضل ہے کہ روزہ نہ رکھے اور مذہب کا قول کرتے ہوئے بعض فقہاء نے اس ...

۹۵ الدر المختار مع رد المحتار، المجلد (۳)، کتاب الصوم، ص ۳۹

۹۶ الفتاوی الهندیة، المجلد ۱، کتاب الحج، الباب الخامس فی کیفیة الحج، ص ۲۲۹



حاجی کے لئے روزہ کو مطلقاً مکروہ لکھا ہے، اسی طرح آٹھ تاریخ کے روزے کو بھی حاجی کے حق میں مکروہ لکھا، چنانچہ علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری حنفی متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

ویکره صوم یوم عرفة بعرفة ... وکذا صوم یوم الترویة لأنه یعجزه عن أداء أفعال الحج ۹۷

یعنی عرفات میں یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اسی طرح یوم ترویہ (۸ ذو الحجہ) کا روزہ کیونکہ روزہ حاجی کو افعالِ حج کی ادائیگی سے عاجز کر دے گا۔

اور عرفات میں عرفہ کے روزہ کی کراہت کی وجہ یہ بھی ہے کہ حاجی کے حق میں اس روز روزہ سے ممانعت حدیث شریف سے ثابت ہے چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں:

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیہقی و طبرانی رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روزہ کو ہزار دن کے برابر بتاتے، مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے، اسے عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے کہ ابو داؤد و نسائی و ابن خزیمہ رحمہم اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے عرفہ میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ ۹۸

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

یوم ... ذی الحجہ ۲۷ ... ۲۰۰۶م 235-F

## عرفات میں نمازوں کو جمع بین الصلاتین کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بعض لوگ عرفات میں جمع بین الصلاتین کو واجب سمجھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں اس جمع کی شرائط ہیں ...

۹۷ خلاصة الفتاوی، المجلد ۱، کتاب الصوم، الفصل الخامس فی الحظر و الإباحة، ص ۲۶٤

۹۸ بہار شریعت، حصہ ۵، روزہ کا بیان، روزہ نفل کے فضائل

قیود کی شرطیں بھی نظر انداز کر دیتے ہیں، آپ بتائیے کہ یہ جمع ہمارے فقہ میں کیا ہے؟ واجب ہے یا مستحب؟

(السائل محمد نبیل قادری)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: عرفات میں یوم عرفہ ظہر و عصر کو ظہر کے وقت میں جمع کیا جاتا ہے، ایک مستحب ہے جب کہ یہ جمع ان شرائط کے مطابق ہو جن کا پایا جانا اس وقت اور اس مقام پر جمع بین الصلاتین کے لئے ضروری ہے، چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں:

> و از جملہ سنت جمع کردن میان نماز ظہر و عصر در وقت ظہر و لیکن ادائے آن بعد از
> واجب مؤکد است ۹۹

یعنی حج کے مستحبات میں سے ظہر اور عصر کی نمازوں کا ظہر کے وقت ان شرائط کے مطابق جمع کرنا جو باب ہذا (یعنی باب وقوف عرفات) میں مذکور ہوئیں۔

اور علامہ محمد سلیمان اشرف لکھتے ہیں:

> ظہر اور عصر جمع کرنے کی صورت میں چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے: (۹) ذی الحجہ ہو، مقام عرفات ہو، نماز جماعت کے ساتھ ہو، جماعت کا امام امیر المؤمنین یا اس کا نائب ہو، جس نے امام کے ساتھ نماز نہ پڑھی تنہا یا اپنی جماعت علیحدہ قائم کی تو اس کے لئے جمع کرنا جائز نہیں۔ ۱۰۰

اور لکھتے ہیں:

> نماز عصر کی نماز قبل از وقت پڑھنا اس وقت جائز ہے جب کہ جمع کی ساری شرطیں پائی جائیں۔ ۱۰۱

۹۹۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، مقدمۃ الرسالۃ، فصل سیوم در مستحبات حج، ص ۴۸
۱۰۰۔ حج، مصنفہ محمد سلیمان اشرف، ص ۳۱
۱۰۱۔ حج، ص ۳۱



لہٰذا اس تاریخ کو اس مقام پر جمع بین الصلاتین تب مستحب ہے جب جمع کی شرائط پائی جائیں، اور مستحب کا حکم یہ ہے چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لکھتے ہیں:

> حکم مستحبات آنست کہ حاصل شود مر فاعل آنہا را ثواب و مستحق مدح گردد
> اگرچہ ثواب آن کمتر است از ثواب فعل سنت مؤکدہ و ترک کند تارک
> آن لازم نمی آید بر تارک آن ملامت و کراہت بخلاف سنت مؤکدہ کہ
> بر تارک آن کراہت و ملامت لازم است ۱۰۲

یعنی مستحبات کا حکم یہ ہے کہ ان کے کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے اور وہ تعریف کا مستحق ہوتا ہے، اگرچہ اس کا ثواب سنت مؤکدہ کے ثواب سے کم ہے اور اس (یعنی مستحبات) کے ترک کرنے پر ملامت نہیں ملتی اور اس کے ترک پر کراہت و ملامت بھی لازم نہیں آتی بخلاف سنت مؤکدہ کے کہ اس کے ترک پر کراہت اور ملامت لازم آتی ہے۔

یہ تو اس صورت میں ہے جب جمع بین الصلاتین کی شرائط پائی جائیں اور آج کل زمانہ میں شرائط کا تحقق مشکل ہے اور شرائط کے تحقق کی صورت میں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ خیمے بعض اوقات مسجد سے بہت دور ہوتے ہیں، کچھ حاجیوں کو بسیں رات میں ہی خیمے تک پہنچا دیتی ہیں اور بسیں رش اور ہجوم کی وجہ سے مشکل سے خیموں تک پہنچ پاتی ہیں، بعض اوقات ایسے بھی پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی اور وہ بسوں میں مقید ہوتا ہے اور وہ اگر خیمہ میں ہے تو وہاں سے نکل کر قیود امام کے لئے جانا شور اور رش میں پیدل مشکل ہو جاتا ہے اور قیود درست نہیں ہوں، اور پھر خیمہ دور ہے تو صحت قیود کی شرائط کا تحقق نہ ہو تو ایک مستحب عمل کے حصول کے لئے عرفہ کے روز میدان عرفات میں فرض نماز کا اس کے وقت سے پہلے ادا کرنا کچھ نہیں۔ اور یہی ادب ہے جو ایک مستحب کے حصول کے لئے بحث و مباحثہ کرتے ہیں جھگڑتے ہیں بھی واجب نہیں ہوتے اور دیکھو کہ تو ان متعدد مستحبوں کو بھی ترک کر دیتے ہیں جو مؤکد ہیں اور واجب کے ترک کے لئے بھی بہانے تلاش کرتے ہیں اور لوگوں کی دیکھا دیکھی کرتے ہیں کام

۱۰۲۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، ص ۴۹

کرتے ہیں جو مستحب ہوتے ہیں اور ان سے کام چھوڑ دیتے ہیں جو سنت یا واجب ہوتے ہیں اور دلیل ان کی عوام الناس ہوتے ہیں حالانکہ وہ ان کے فعل کے جواز و عدم جواز کی دلیل نہیں ہیں، معیار اسلام نہیں، معیار اسلام قرآن و سنت ہیں اور قرآن و سنت سے مقصود ہدایت ہے اور ہدایت کا حصول اوامر پر عمل اور منہیات سے اجتناب کے ذریعے ہے اور فقہ کے کام سے حصول ثواب ہوتا ہے جبکہ ہمیں اپنی فقہ کو دیکھنا ہے نہ کہ کسی اور کو۔

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

یوم السبت ۳۰ ذوالحجۃ ۱۴۲۶ھ ۲۳ ... ۲۰۰۶م 317 F



# مناسک مزدلفہ

## شب مزدلفہ میں مغرب و عشاء کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھنا یعنی جمع بین الصلاتین کیا ہے؟ یہ بتائیں کہ مغرب و عشاء ملا کر پڑھنے کی صورت میں درمیان میں سنتیں پڑھے یا نہیں اور اگر پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟ اور یہ بھی بتائیں کہ جماعت کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں ہر نماز کے لیے الگ اقامت کہی جائے یا ایک اقامت ہی کافی ہے؟

جواب: باسمه تعالیٰ وتقدس الجواب: امام اعظم امام ابو حنیفہ و امام محمد کے نزدیک مزدلفہ میں مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے عشاء کے وقت میں پڑھنا واجب ہے اور اس کی دلیل نبی ﷺ کا قول و فعل ہے، چنانچہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں:

دفع رسول الله ﷺ من عرفة حتى إذا كان بالشعب نزل فبال ثم توضأ ولم يسبغ الوضوء فقلت له: الصلاة، قال: الصلاة أمامك، فركب فلما جاء المزدلفة نزل فتوضأ فأسبغ الوضوء ثم أقيمت الصلاة فصلى المغرب ...[2]

یعنی رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے یہاں تک کہ ایک گھاٹی پر اترے، پیشاب فرمایا پھر وضو فرمایا اور خفیف وضو فرمایا، میں نے عرض کی نماز، آپ نے

2 رواه البخاري في "صحيحه" في كتاب الوضوء، باب إسباغ الوضوء، الحديث: ١٣٩، وأيضاً في باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة، ومسلم في "صحيحه" في كتاب الحج، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة، الحديث: ٣٠٩١/٢٧٦، واللفظ لمسلم

فرمایا "نماز کی جگہ تمہارے آگے ہے" (یعنی مزدلفہ میں) پھر سوار ہوئے جب مزدلفہ آئے تو آپ اترے، آپ نے وضو فرمایا اور مکمل وضو فرمایا پھر نماز کی اقامت کہی گئی پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھی۔

اسی طرح مسلم کی روایت ہے:

عن [illegible] جمع رسول الله ﷺ بين المغرب والعشاء [illegible] صلى المغرب [illegible] والعشاء ركعتين [illegible] رواه مسلم في صحيحه في كتاب الحج باب [illegible] حديث [illegible]

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا، آپ نے مغرب کی تین رکعات اور عشاء کی دو رکعت پڑھیں۔

اور مذکورہ بالا احادیث میں سے حدیث اسامہ میں ہے کہ جب انہوں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب یاد دلائی تو آپ نے فرمایا:

الصلاة أمامك

یعنی نماز کا وقت آگے ہے۔

اس میں اشارہ ہے کہ تاخیر واجب ہے اور تاخیر اس لئے واجب ہے کہ مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھا جا سکے اس لئے جب کوئی راستے میں مغرب پڑھ لے جب تک طلوع فجر نہ ہو اس پر اعادہ واجب ہوتا ہے تاکہ اس سے دونوں نمازیں جمع کی جا سکیں اور علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی حنفی متوفی ۵۹۳ھ لکھتے ہیں:

[illegible] إشارة إلى أن التأخير واجب [illegible] ليمكنه الجمع [illegible] فكان عليه [illegible] ما لم يطلع الفجر ليصير جامعا بينهما ٤

٤ـ الهداية المحشاة [illegible] كتاب الحج باب الإحرام ص [illegible]



یعنی یہ اشارہ ہے اس طرف کہ تاخیر واجب ہے اور بیشک تاخیر اس لئے واجب ہے کہ مزدلفہ میں دونوں نمازیں جمع کی جائیں تو جب تک طلوع فجر نہ ہو تو اس پر اعادہ واجب ہے تاکہ وہ دونوں نمازوں کو جمع کرنے والا ہو جائے۔

اور پھر مشاہدہ یہ ہے کہ ابھی عشاء کا بہت وقت باقی ہوتا ہے لوگ راستے میں ہی نمازیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور ہمارے حنفی بھائی بھی اس کا خیال نہیں رکھتے اور پڑھ لیتے ہیں جب کہ نماز مغرب و عشاء دونوں عشاء کے وقت مزدلفہ میں پڑھنا واجب ہے تو اس صورت میں یہ لوگ ترک واجب کا ارتکاب کرتے ہیں جب یہ لوگ مزدلفہ پہنچ جائیں تو ان پر لازم ہے کہ نماز مغرب راستے میں پڑھنے کی صورت میں اس کا اعادہ کریں اور اگر دونوں ہی راستے میں پڑھ لی تھیں تو دونوں کا اعادہ کریں کیونکہ اس صورت میں مغرب نماز پڑھنا جائز نہ تھا، چنانچہ امام ابو الحسین احمد قدوری متوفی ۴۲۸ھ لکھتے ہیں:

ومن صلى المغرب في الطريق لم يجز [illegible] ٥

یعنی جس نے راستے میں نماز مغرب پڑھ لی تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جائز نہ ہوئی۔

اور جب تک طلوع فجر نہ ہو اعادہ لازم ہے، چنانچہ علامہ قاسم بن قطلوبغا مصری حنفی متوفی ۸۷۹ھ لکھتے ہیں:

[illegible] ما لم يطلع الفجر [illegible] وقال أبو يوسف [illegible] والصحيح [illegible] المحبوبي والنسفي [illegible] ٦

یعنی اور جب تک فجر طلوع نہ ہو اس پر (راستے میں پڑھی ہوئی) نماز کا اعادہ واجب ہے۔ اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں راستے میں پڑھی ہوئی

٥ـ مختصر القدوري مع التصحيح والترجيح، كتاب الحج، ص [illegible]

٦ـ التصحيح والترجيح، كتاب الحج، ص [illegible]

نماز سے جو مزدلفہ میں ادا ہونی تھی اس نے (راستے میں نماز پڑھ کر) اساءت کا

ارتکاب کیا (یعنی برا کیا) اور مزدلفہ میں امام طرفین کی دلیل کو ترجیح

دی گئی اور ان دونوں کے قول پر فتویٰ (فتاویٰ ... میں) اور

گئی ہے (شرح الدقائق میں) فتویٰ دیا۔

اور اس نے مزدلفہ میں راستے میں پڑھی نماز کا اعادہ نہ کیا یہاں تک کہ فجر کا وقت شروع ہو گیا تو اعادہ ساقط ہو جائے گا چنانچہ علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں

وإن طلع الفجر ... الجمع سقطت الإعادة

یعنی فجر طلوع ہو جائے اس لیے کہ جمع بین الصلاتین ممکن نہ رہے تو

اعادہ ساقط ہے۔

اور اساءت جب عدم اعادہ کے باوجود ہے تو شخص پر دم وغیرہ کچھ لازم نہ ہوگا کیونکہ یہ واجب ان واجبات میں سے ہے جن کے ترک سے دم لازم نہیں آتا، چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں:

دادیم ... تاخیر مغرب ... جمع ... عشاء در مزدلفہ

یعنی ... مغرب کو عشاء کے ساتھ مزدلفہ میں پڑھنے کے لیے

مغرب کی تاخیر کو ترک کر دے۔

اور علامہ ... لکھتے ہیں

و واجب ... تاخیر مغرب ... جمع ... عشاء در مزدلفہ ...

... تصریح واقع شده ... ناخیر ...

مغرب در شب مزدلفه ... وقت ...

و جب ... مغرب ... طالع گشت فجر ... شب مزدلفه

منقلب گشت مغرب ... قضاء ...۹

۷۔ الهداية المهدية ۲ كتاب الحج باب الإحرام ص۵۸

۸۔ حياة القلوب في زيارة المحبوب ص ۴۵

۱۰۹۔ حياة القلوب في زيارة المحبوب، مقدمة الرسالة، فصل سیوم، ص ۴۶



یعنی نماز مغرب کو عشاء کے ساتھ ملا کر مزدلفہ میں پڑھنے کے لیے مؤخر

کرے کیونکہ ترک پر دم کا واجب ہونا اس وجہ سے ہے کہ امام ابو حنیفہ

رضی اللہ عنہ سے تصریح واقع ہوئی ہے کہ جب مزدلفہ کی رات مغرب کو

مؤخر نہ کرے بلکہ اسے اپنے وقت پر ہی ادا کرے اور جب کوئی ترک کر

دے تو اس نے نماز مغرب کے حق میں واجب کو چھوڑ دیا، پس شب

مزدلفہ میں فجر طلوع ہو جائے تو مغرب کا فرض پلٹ جائے گا اور

اس سے (ترک واجب کا) نقصان زائل ہو جائے گا۔

اور مغرب و عشاء کے مابین سنتیں و نوافل نہیں پڑھے گا کیونکہ مذکورہ بالا طور میں بیان کردہ حدیث سے معلوم ہے

... ثم أقيمت الصلاة ...

... المغرب ثم أناخ كل إنسان بعيره في منزله ثم

أقيمت العشاء فصلاها ولم يصل بينهما رواه البخاري و

مسلم و اللفظ لمسلم

یعنی رسول اللہ ﷺ جب مزدلفہ تشریف لائے آپ اترے آپ نے

وضو کیا اور مکمل وضو فرمایا پھر نماز کی اقامت کہی گئی پھر آپ نے مغرب

کی نماز پڑھی، ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اس کی جگہ بٹھایا پھر عشاء کی

اقامت کہی گئی آپ نے نماز عشاء پڑھی اور آپ نے ان دونوں (یعنی

مغرب و عشاء کے فرضوں) کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

تو اس حدیث میں تصریح ہے کہ آپ ﷺ نے مغرب و عشاء کے مابین کوئی نماز نہیں پڑھی، اس سے فقہاء احناف نے فرمایا کہ حاجی درمیان میں سنتیں نہیں پڑھے گا، چنانچہ امام ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی حنفی لکھتے ہیں

ولا يتطوع بينهما لأنه يخل بالجمع ...

۱۱۰۔ الهداية المهدية ۲ كتاب الحج باب الإحرام ص ۱۷۶

یعنی نمازِ مغرب و عشاء کے مابین نفل نہیں پڑھے گا یہی قول صحیح ہے۔

اور یہی بات کہ یہاں پر دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت یا ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ بھی جائز ہیں یا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حاجی اس روز مغرب و عشاء ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ عشاء کے وقت میں ادا کرے گا، علامہ عینی لکھتے ہیں

و[illegible] رواية جابر رضي الله عنه أن النبي [illegible] جمع بينهما [illegible] العصر [illegible] الإعلام [illegible])

یعنی (اگرچہ مذکورہ بالا حدیث میں دو اقامتوں کا ذکر ہے مگر) ہماری دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مغرب و عشاء دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع فرمایا (اور ہماری دلیل یہ ہے کہ) چونکہ عشاء اپنے وقت پر ہے لہٰذا خبردار کرنے کے لیے علیحدہ سے اقامت نہیں کہی جائے گی، بخلاف عرفات میں نمازِ عصر کے (کہ جمع کی شرط پائی جائے اس صورت میں اعلان کے لیے الگ اقامت تھی) کیونکہ (وہاں) وہ اپنے وقت پر مقدم تھی تو خبردار کرنے کے لیے اقامت الگ سے کہی گئی۔

ہاں اگر مغرب پڑھ کر اس کے بعد سنتیں پڑھ لے تو عشاء کے لیے الگ سے اقامت کا حکم ہوگا چنانچہ علامہ مرغینانی لکھتے ہیں

ولو تطوع [illegible] الفصل[2]

یعنی اگر (مغرب و عشاء کے [illegible] کے درمیان سنتیں پڑھ) نفل پڑھ

۱. الهداية [illegible] كتاب الحج، باب الإحرام، ص [illegible]
۲. الهداية [illegible] كتاب الحج، باب الإحرام، ص [illegible]



لہٰذا نتیجے میں مشغول ہونے یا نفل (جدا) ادا کرنے کی وجہ سے (عشاء کے لیے) اقامت کا اعادہ کرے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم [illegible] ۲۴ [illegible] ۱۴۲[illegible]ھ [illegible] 415-F

## مزدلفہ میں حقوق العباد کی معافی

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مزدلفہ میں وقوف کرنے والے کے تمام حقوق العباد بھی معاف کر دیے جاتے ہیں یا قیامت میں اللہ تعالیٰ سب کو جمع کرے گا [illegible] ظالم و مظلوم [illegible] چاہے معاف کرے یا بدلہ لے یا اللہ تعالیٰ ان کو جمع کرنے کے بغیر خود چاہے تو ظالم کو معاف کرے، مظلوم کو اچھا بدلہ عطا کرے؟

(سائل: محمد شفاق [illegible])

الجواب باسمہ تعالیٰ وتقدس [illegible] قاضی علی بن عبداللہ بن طیب [illegible] رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے ہی سوال کے جواب میں لکھتے ہیں چنانچہ وہ سوال و جواب مندرجہ ذیل ہے

**سئل** عن [illegible] العبد [illegible] المظلوم [illegible] ؟

**فأجاب** [illegible]

عقوبة ان يجمع بين الظالم و المظلوم ... [illegible]

[illegible]

وهو ... [illegible] ... في كتاب

[illegible] ... المحفوظ ...

[illegible] ... السهمي

[illegible]

[illegible] ... الله

[illegible] ... وظلم

[illegible]

[illegible] ... المظلوم ...

[illegible] ... المظلوم ...

[illegible]

المظلوم ... [illegible]

[illegible] ... ظلمهم الله ...

و ... يعذب الطائع و يعفو عن الظالم ... يعفو ...

والله تعالى أعلم[2]

یعنی مزدلفہ میں وقوف کرنے والے کے متعلق پوچھا گیا کیا اس کے سارے گناہ مطلقاً معاف کر دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے بندوں پر مظالم بھی؟ یہ ضروری ہے کہ ظالم اور مظلوم کو جمع کیا جائے پھر چاہے تو مظلوم کے لئے بدلہ لے اور چاہے تو ظالم کو معاف فرمائے اور مظلوم کو راضی فرما دے۔ تو جواب دیا کہ حدیث شریف کا ظاہر سب

الغروۃ فی الحج و العمرۃ 82 فتاوی حج و عمرہ

کی بخشش (یعنی حقوق اللہ و حقوق العباد کی بخشش) پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ نبی ﷺ نے جب عرفہ میں دعا فرمائی تو جو آپ ﷺ سے دعا فرمائی اسے قبول کر لیا گیا اور اللہ تعالیٰ جس کی شان ہے اس کے حکم کے لائق یہی ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: اگر تو چاہے مظلوم کو جنت عطا فرما دے اور ظالم کو بخش دے کیونکہ اس سے ظالم بھی بدلے بخشش ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ کو وہ عطا کیا گیا جس کا آپ نے اپنے رب سے سوال کیا۔ اور یہ بات کہ لازم ہے کہ وہ ظالم اور مظلوم کو ایک جگہ جمع کرے، تو ہم یہ بات نہیں کہتے کیونکہ کوئی حدیث وارد نہیں ہے جو اس پر دلالت کرے۔ بلکہ حدیث شریف تو ان میں رب کی طرف سے اطلاع ہے اور وہ تو تنبیہ ہے کہ جب کچھ ان پر [illegible] ... ہے کہ ... میں یہ ثابت ہے کہ حدیث ہے، جیسا میں نہیں جانتا کہ تحقیق تو تنبیہ ہے یا ان کے باپ کی طرف سے ہے اور ان دونوں میں سے جو بھی ہو وہ قابل الاحتجاج ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس حدیث کے کثیر شواہد ہیں جنہیں میں نے "کتاب الشعب" میں ذکر کیا ہے، جیسا کہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے تو اس میں حجت ہے اور اگر حدیث صحیح نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اس کے نیچے معاف فرماتا ہے" حالانکہ بعض نے اس پر کلام کیا ہے کہ ثابت ہے، اور بعض طرق حدیث میں ہے کہ اے رب اگر تو چاہے تو غنی فرما دے مظلوم کو جنت میں یا مظلوم کو ثواب عطا فرما دے اور ظالم کو معاف فرما دے، اور بعض طرق حدیث میں ہے کہ اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرما دے۔ اور علامہ ... الدین نے شرح حدیث میں فرمایا کہ اس طرح کہ (اس روز) نئی رحمت کا نزول دیکھتے ہوئے لوگوں کے

تو ان میں رہ جائیں، یہاں تک کہ وہ خوب اور مقام میں اپنی
تمام سعت خرچ کر دیں۔ تب اس تقدیر پر اللہ عزوجل کا فضل متوقع ہے، وہ
مالک ہے، جو (چاہے) عاجزی کرے اور عذاب دے اور ظالم کو معاف فرما
دے، وہ کوئی شے اس سے مانع نہیں ہو سکتا۔

اور امام اہلسنت امام احمد رضا حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں

اب رہا مظلوم کی ادائیگی کا وقت تو وہاں امام کے مذہب
کھو لے گئے ہیں کہ عرفات میں حقوق اللہ معاف ہو گئے تھے، یہاں
حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔ ۴

لہٰذا معلوم ہوا کہ سب کی بخشش ہے یا تو بخشش اس طرح ہوگی کہ اللہ عزوجل کا فضل متوقع ہے اور وہ تفضل اس بارگاہ سے امید ہی ہے کہ وہ خیر بدلہ کے معاف فرما دے اور مظلوم کو اپنی جناب سے ثواب عطا کرے کہ جس سے وہ راضی ہو جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

245-F

## مزدلفہ سے منیٰ کو کب روانہ ہو

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مزدلفہ سے کب منیٰ کو جانا چاہئے سورج طلوع ہونے سے قبل یا سورج طلوع ہونے کے بعد؟

(السائل: ایک حاجی از حبیب حج گروپ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: [illegible] یاد رہے کہ وقوف مزدلفہ کا وقت طلوع فجر سے اجالا ہونے تک ہے اس کے درمیان میں وقوف ہو گیا تو وقوف ہو گیا اور اس وقت کے درمیان سے [illegible] تو وقوف ہو گیا، عالمگیری ۵ اس سے حاجی کو چاہئے کہ سورج نکلنے سے قبل جب خوب اجالا ہو جائے تو مزدلفہ سے منیٰ کو نکل جائے، یہی سنت ہے اور

٤۔ انوار البشارۃ، فصل پنجم [illegible]

٥۔ [illegible]



اور طلوع آفتاب کے بعد نکلا تو یہ خلاف سنت ہوا مگر اس پر اس صورت میں کچھ لازم نہ ہو گا، چنانچہ ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں

[illegible]

یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ مزدلفہ سے سنت کے مطابق روانگی یہ ہے کہ وہ خوب اجالا ہو جانے کے بعد مشعر حرام سے ہو۔

اور لکھتے ہیں

[illegible]

یعنی اور اسی طرح اگر طلوع شمس کے بعد لوٹا، چاہے امام کے ساتھ لوٹا ہو یا تنہا تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا اور وہ سنت کو ترک کرنے کی وجہ سے اساءت (یعنی برا) کرنے والا ہوگا۔

اور اس کے سنت ہونے کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے

[illegible] ﷺ [illegible] طلوع الشمس ٦

یعنی بے شک آپ فرماتے ہیں کہ مشرکین مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے قبل نہیں لوٹتے تھے اور کہتے تھے اے (جبل) ثبیر روشن ہو جا، اور نبی ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی کہ طلوع آفتاب سے قبل (منیٰ کو) لوٹ گئے۔

اور مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں

چوں فارغ شود از وقوف مزدلفہ [illegible] سنت آن است [illegible]

٦۔ هداية السالك إلى المذاهب الأربعة في المناسك [illegible] الباب [illegible] فصل في الدفع من مزدلفة إلى منى، ص [illegible]

اسی طرح اگر مزدلفہ سے امام قبل از طلوعِ شمس چل پڑے تو توقف کرنا
طلوعِ شمس تک مزدلفہ میں خلافِ سنت ہے اور ایسا شخص مسیء ہوگا
یعنی بے ادبی کرتا ہے۔
یعنی جب امام مزدلفہ سے اسفار ہو جانے کے بعد چلا جائے تو
سنت یہ ہے کہ امام کے ساتھ مزدلفہ سے سورج نکلنے سے قبل لوٹے، یعنی
اور طلوعِ آفتاب تک مزدلفہ میں ٹھہرنا تو خلافِ سنت ہے مگر اس کی
وجہ سے اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

ہاں اگر طلوعِ فجر سے پہلے یہاں سے چلا گیا تو اس پر دم واجب ہو گیا مگر اس حکم سے بیمار، کمزور اور ضعیفوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی متوفی ۱۳۶۷ھ [illegible] کے حوالے سے لکھتے ہیں

طلوعِ فجر سے پہلے جو یہاں (یعنی مزدلفہ) سے چلا گیا اس پر دم واجب
ہے مگر جب بیمار ہو یا عورت یا کمزور کہ زحام (بھیڑ) میں ضرر کا
اندیشہ ہے اس وجہ سے پہلے چلا گیا تو اس پر کچھ نہیں۔ [8]

اور اگر طلوعِ فجر کے بعد نمازِ فجر ادا کرنے سے پہلے چلا گیا تو اس نے برا کیا مگر دم لازم نہ ہوگا چنانچہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ [illegible] کے حوالے سے لکھتے ہیں

نماز سے قبل مگر طلوعِ فجر کے بعد یہاں سے چلا گیا یا طلوعِ آفتاب کے
بعد گیا تو اس پر دم واجب نہیں۔ [9]

اور اگر امام کے چلا جانے کے بعد لوٹا اور لوگوں کے ازدحام یا کسی اور وجہ سے بعد میں مزدلفہ سے نہ نکلا، حتی کہ سورج طلوع ہو گیا تو اس صورت میں وہ سنت کا خلاف کرنے والا نہ ہوگا جیسا کہ ملا علی قاری لکھتے ہیں

[illegible]

۷۔ جذب القلوب فی ... المحبوب، باب ... فصل ... [illegible] ص ۹۸
۸۔ بہارِ شریعت، حصہ ششم، مزدلفہ کی روانگی اور اس کا وقوف، ص۹۷
۹۔ بہارِ شریعت ... ۹۷



... ۲

یعنی (امام چلا جائے کے بعد جو مشعرِ حرام سے لوٹا) تو اس
پر سورج طلوع ہو گیا اور وہ مزدلفہ میں تھا تو سنت کا مخالف نہ ہوگا۔

اور اگر وقوف طلوعِ فجر کے بعد مزدلفہ میں پہنچے تو ترکِ سنت ہوئی مگر دم وغیرہ کچھ واجب نہیں کیونکہ رات مزدلفہ میں گزارنا سنت ہے اور صبح تک ... اس پر دم لازم نہیں آتا۔ اور یہ رات ہے مزدلفہ سے ... منیٰ میں ... درست نہیں ہے بلکہ سکون اور وقار سے چلیں، چنانچہ امام عز الدین بن جماعہ کنانی متوفی ۷۶۷ھ لکھتے ہیں

[illegible] قبل طلوع الشمس [illegible]
السكينة [illegible] صلى الله عليه وسلم ۲

یعنی سنت ہے کہ طلوعِ آفتاب سے قبل لوٹیں اور لوٹتے وقت ان پر
سکون لازم ہو۔

ہاں جب وادیٔ محسر آئے تو وہاں سے تیزی کے ساتھ گزرے چنانچہ علامہ رحمت اللہ بن عبد اللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں

[illegible] محسر [illegible]
[illegible] ۲۲

یعنی پس جب وادیٔ محسر کے بطن میں پہنچے تو پتھر پھینکنے کی مقدار چلنے میں
جلدی کرے اگر پیدل ہو اور اگر سوار ہو تو سواری کو تیز کرے۔

اور صدر الشریعہ محمد امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں

جب وادیٔ محسر پہنچو تو پانسو پینتالیس ہاتھ بہت جلد تیزی کے ساتھ چل
کر نکل جاؤ مگر وہ تیزی ایسی نہ ہو جس سے کسی کو ایذا ہو۔ ۲۳

۲۰۔ المسلك المتقسط في المنسك المتوسط، فصل في التوجه إلى منى، ص ۲۲۴
۲۱۔ هداية السالك إلى المذاهب الأربعة في المناسك [illegible]
۲۲۔ لباب المناسك، فصل في التوجه إلى منى
۲۳۔ بہارِ شریعت، حصہ ششم، منیٰ کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال، ص۸۴

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں

و یستحب … ذبحه [illegible]

یعنی یہ (یعنی اس مقام سے تیز گزرنا) سب ربعہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی و امام احمد بن حنبل) کے نزدیک مستحب ہے۔

فقد روی احمد … عن جابر … ان النبی ﷺ … [illegible]

یعنی امام احمد نے حضرت جابر سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے وادی محسر میں (گزرتے ہوئے) جلدی کی۔

وفی الموطا … ان ابن عمر کان … [illegible]

یعنی موطا میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وادی محسر میں پتھر پھینکنے کی مقدار اپنی سواری کو تیز کرتے تھے۔

اور لکھتے ہیں:

و یقول فیه … اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك

وعافنا قبل ذلك ۲٤

یعنی اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہمیں عافیت دے۔

اردو دائرہ معارف … مزدلفہ کے بیچ میں … وادی محسر … 545 ہاتھ تک ہے یہاں اصحاب فیل (ہاتھی والے) … عذاب … ایک جگہ سے جلدی گزرنا … عذاب … ہے۔ ۲۵

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم … ۲۹ ذی القعدہ ۱٤۲۷ھ، ۱۹ دسمبر ۲۰۰٦ م F-300

۲٤ المسلك المتقسط فی المنسك المتوسط … احكام المزدلفة … ص ۲٤۵

۲۵ … حصہ ششم، مزدلفہ … ص ۹۲



# قربانی

## حج تمتع اور قران میں جانور ذبح کرتے وقت نیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ حج تمتع یا حج قران میں جانور ذبح کرتے وقت شرعی نیت کرنا ضروری ہے یا … متمتع یا قارن کو معلوم ہوتا ہے … جانور ذبح کر رہا ہے … اس کی نیت کافی ہوتی ہے … نیت کافی ہوں؟

(السائل: ایک حاجی، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: … نیت کرنا ضروری نہیں … کافی ہے چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی … لکھتے ہیں

حقیقت نیت … نیت … کافی … [illegible]

… ۲٦

یعنی ذبح کے … نیت … ضروری نہیں … نیت … کے وقت … کافی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم السبت، ۲۸ ذی القعدہ ۱٤۲۷ھ، ۱۹ دسمبر ۲۰۰٦ م F-299

## متمتع جانور ذبح نہ کر سکے تو کیا کرے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے حج تمتع کیا اس پر قربانی لازم ہوئی لیکن وہ غریب ہے قربانی کی اس میں ہمت نہیں تو وہ کیا

۲٦ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب … [illegible]

رہے؟

(السائل: ایک حاجی، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: متمتع پر قربانی واجب ہے چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں:

بل بر قارن و متمتع است واجب باشد ذبح شاۃ۔ ۲۷

یعنی پس حاجی قارن یا متمتع ہے اس پر ذبح واجب ہے۔

اور اگر کوئی شخص محتاج ہو جائے یا حج کرنے پر بھی قربانی نہ رکھتا ہو تو قربانی کے بدلے اس پر دس (۱۰) روزے واجب ہوں گے چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۲۸

ترجمہ: پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہیں۔ (کنز الایمان)

اس کے تحت مفسر صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں:

یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے رکھ لے خواہ ایک ساتھ یا متفرق کر کے بہتر یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹ ذی الحجہ کو رکھے۔ (خزائن العرفان)

اور صدر الشریعہ محمد امجد علی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں:

محتاج محض کہ نہ اس کی ملکیت میں کوئی قربانی کے لائق جانور ہو نہ اس کے پاس اتنا نقد ہے جس سے خرید کر لے سکے وہ اگر قران یا تمتع کی نیت لے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین

۲۷۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، [illegible]
بیوم [illegible] ذبح ھدی الحج، ص ۲۰۲

۲۸۔ البقرۃ: ۲/ ۱۹۶



تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس بیچ میں جب چاہے رکھ لے ایک ساتھ خواہ جدا جدا، اور بہتر یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹ کو رکھے اور باقی سات تیرھویں کے بعد جب چاہے رکھے اور بہتر یہ ہے کہ گھر پہنچ کر رکھے۔ ۲۹

اور علامہ علی حضرت ملا محمد [illegible] شرح میں نقل کرتے ہیں:

والأفضل أن يصوم [illegible] يوم التروية [illegible] يوم عرفة [illegible]

یعنی افضل یہ ہے کہ تین روزے حج سے قبل رکھے گا، یعنی ساتویں، آٹھویں اور نویں ذوالحجہ کو۔ ۳۰

لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ آپ قربانی کے بدلے مندرجہ بالا صورت میں اور ترتیب کے مطابق دس (۱۰) روزے رکھیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم [illegible] ۲ ذی القعدۃ ۱۴۲۷ھ، ۱۹ [illegible] ۲۰۰۶م 298-F

# قربانی پر قدرت نہ رکھنے والے حاجی کے لئے روزہ کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایسے شخص کے بارے میں علماء کیا فرماتے ہیں جس پر قربانی لازم ہو اور وہ قربانی نہ کر سکتا ہو تو اسے دس روزے یعنی تین حج میں اور سات بعد میں رکھنے ہوتے ہیں اس کے بارے میں علماء فرماتے ہیں افضل ہے کہ وہ تین روزے ۷، ۸، ۹ ذی الحجہ کو رکھے تو کیا یہاں پر ترتیب لازم نہ ہوں؟ اس طرح ۷، ۸، ۹ ذی الحجہ کے روزے کا حکم بھی بتائیں۔

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: [illegible] یوم ترویہ یعنی ۸ ذی الحجہ کے

۲۹۔ بہار شریعت، جلد ۱، حصہ ۶، [illegible] ص ۹۳

۳۰۔ کتاب حج [illegible] ص ۳۹

روزے کا بھی وہی حکم ہے جو یوم عرفہ کے روزے کا ہے جیسا کہ "حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب" ص ۷۸ میں ہے۔

اور یوم حج کے تین روزے یکم شوال سے نویں دن تک احرام باندھنے کے بعد ان دنوں میں حاجی جب چاہے رکھ سکتا ہے ہاں [illegible] افضل ہے کہ ۷، ۸ اور ۹ کو رکھے یعنی اس کے لئے افضل ہے [illegible] یوم عرفہ اور یوم ترویہ کے روزے میں [illegible] مستحب [illegible] اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں [illegible] اس قاعدے [illegible] میں [illegible] نہیں [illegible] پر قدرت نہ ہونے سے ان روزے لازم ہیں۔ لہٰذا اس شخص کے لئے بھی اصول یہی ہے جو [illegible] کے لئے ہے۔

جہاں تک ۹ ذوالحجہ کے روزے کا سوال ہے تو اس کے لئے عرض یہ ہے کہ حاجی کے یوم عرفہ کا روزہ مطلقاً مکروہ نہیں [illegible] روزے کی طاقت رکھتا ہو تو مکروہ نہیں ہے اور [illegible] تو مکروہ ہے چنانچہ علامہ رحمت اللہ سندھی یوم عرفہ کے مستحبات میں لکھتے ہیں

و [illegible] الصوم [illegible] [۲۱]

یعنی قوی (طاقت ور) کے لئے روزہ مستحب ہے اور ضعیف کے لئے افطار۔

اور ملا علی قاری نقل کرتے ہیں کہ علامہ [illegible] فرماتے ہیں

[illegible] الصوم فی یوم عرفة [illegible] [۲۲]

یعنی ہمارے نزدیک (یعنی احناف کے ہاں) حاجی کے لئے یوم عرفہ کا روزہ مکروہ نہیں ہے مگر جب روزہ اسے کمزور کر دے تو اس وقت اس کا ترک اولیٰ ہے۔

[۲۱] لباب المناسک مع شرحہ ص ۲۲۵

[۲۲] المسلک المتقسط الی المنسک المتوسط [illegible] ص ۲۲۸



اور بعض فقہاء کرام نے حاجی کے لئے اس دن کا روزہ مکروہ لکھا ہے تو اس کا جواب یہ ہے [illegible] کمزوری کا غالب [illegible] رہتا ہے کیونکہ اس زمانے میں غالب [illegible] اس دن روزہ رکھنے [illegible] کمزوری میں مشکل پیش آتی تھی [illegible] پانچویں چھٹی صدی ہجری [illegible] کے حالات [illegible] پر ملا علی قاری [illegible] میں مذکور [illegible] کا جواب دیتے ہیں

[illegible] فی [illegible] الصوم یوم [illegible] الحج [illegible] الحکم [illegible] [۲۳]

یعنی مگر جو [illegible] میں ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ [illegible] میں مکروہ ہے اور اسی طرح یوم ترویہ (۸ ذوالحجہ) کا روزہ (مکروہ ہے) کیونکہ وہ [illegible] افعال حج کی ادائیگی سے عاجز کر دیتا ہے۔ ملا علی قاری اس قول کے جواب میں فرماتے ہیں [illegible] یہی مطلب حکم یہی ہے۔

[illegible] عام حالات میں حاجی کے لئے اس دن کا روزہ مستحب ہے بشرطیکہ وہ بلا مشقت اس پر قدرت رکھتا ہو اور یہ روزہ اس کے یوم عرفہ کے معمولات [illegible] نہ ہو چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی [illegible] لکھتے ہیں

[illegible] [۲۴]

یعنی روزہ رکھنا اس شخص کے حق میں مستحب ہے جو (اس پر) بغیر کسی مشقت کے قدرت رکھتا ہو کیونکہ [illegible] عرفہ کا روزہ دو سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے سال گزشتہ اور سال آئندہ" جیسا کہ اس

[۲۳] المسلک المتقسط ص ۲۲۵

[۲۴] حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب [illegible] ص ۷۸

حدیث کو امام مسلم نے حضرت ابو قتادہ سے روایت کیا ہے۔

اور [illegible] صورت میں روایت مطلق نہیں ہے بلکہ مقید [illegible] ہے چنانچہ ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں

[illegible] ٢٥

یعنی نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ [illegible] کے روزے رکھے [illegible] مگر (آپ کے [illegible]) [illegible] امت سے حرج کو دفع [illegible] آپ نے [illegible] ([illegible]) [illegible] سے منع نہیں فرمایا [illegible] روایت [illegible] نہیں ہے بلکہ [illegible] روایت کو [illegible] کے ساتھ مقید کیا جائے [illegible]۔

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی لکھتے ہیں

[illegible] ٢٦

یعنی [illegible] نبی ﷺ نے [illegible] امت سے حرج [illegible] فرمانے کے لئے [illegible]۔

[illegible] قدرت نہ ہونے کی صورت میں [illegible] ترک صوم کو مستحب کہا ہے چنانچہ ملا علی قاری لکھتے ہیں

[illegible]

٢٥ المسلك المتقسط ص ٢٢٨، ٢٢٩

٢٦ حياة القلوب ص [illegible]



[illegible] ٢٧

یعنی [illegible] میں ہے کہ جب [illegible] سے قریب [illegible] دعاؤں [illegible] ترک [illegible] مستحب ہے۔

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی لکھتے ہیں

[illegible] ٢٨

یعنی [illegible] قدرت نہ ہو [illegible] ترک میں فضیلت [illegible] مستحب ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

[illegible] ١٤٢٤ھ [illegible] ٢٠٠٣م 416-F

٢٧ المسلك المتقسط ص ٢٢٨

٢٨ حياة القلوب ص [illegible]

# حلق و قصر

## عمرہ والا احرام کھول کر حلق یا قصر کرائے یا کھولنے سے قبل

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ عمرہ کرنے والا اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر احرام کھول کر حلق یا قصر وغیرہ کرے گا یا حلق یا قصر کرنے کے بعد احرام کھولے گا؟

(السائل: ایک حاجی، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: احرام کھولنے سے مراد اگر یہ ہے کہ مرد اپنی چادریں اتار کر رکھ دے تا کہ بال وغیرہ نکلیں پھر حلق یا قصر کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، صرف چادریں اتار دینا احرام کھولنا نہیں کہلاتا، اور اگر مراد یہ ہے کہ احرام کی چادریں اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن لے اور پھر جو کام چاہے کرے یا خوشبو لگا لے غرض یہ کہ ممنوعاتِ احرام کا ارتکاب شروع کر دے اس کے بعد حلق یا قصر کرے تو یہ ممنوع و ناجائز ہے، اسے ممنوعاتِ احرام کے ارتکاب سے قبل حلق یا قصر کے ذریعے احرام سے فارغ ہونا پڑے گا، اگر کسی نے ایسا کیا یعنی ممنوعات کا ارتکاب پہلے شروع کر دیا تو دیکھا جائے گا کہ اس نے یہ جنایات کس بنا پر حلال ہونے کی نیت سے ممنوعاتِ احرام کا ارتکاب کیا ہے یا وہ جانتا ہے کہ شخص احرام سے باہر ہو گیا اس نیت سے کہ وہ احرام سے باہر ہو گیا ہے تو ایسی صورت میں ممنوعاتِ احرام کے ارتکاب پر ایک ہی جزاء لازم ہوگی، چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں:

> ”جب کوئی شخص محرم قصد رفض کرے تمام ممنوعات کا ارتکاب کرے جمیع ممنوعات کا ارتکاب کرے اور جمیع محظورات کا مرتکب ہو تو اس پر ایک جزاء واجب ہوگی کہ تعدد جنایات
>
> چون نیت کردہ است رفض احرام را“[39]



> یعنی اس شخص پر تمام ممنوعاتِ احرام کے ارتکاب پر ایک ہی دم واجب ہوگا، کیونکہ اس نے جمیع ممنوعاتِ احرام کا ارتکاب کیا ہو جب کہ اس سے احرام کھول لینے کا ارادہ ہو یا جنایات کے تعدد سے کفارے متعدد نہ ہوں گے۔

اور دوسری صورت میں جتنے جرم ہوں گے اتنی ہی جزائیں اس پر لازم ہوں گی۔ چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں:

> اما اگر دعویٰ کند کہ خارج شدہ ام از احرام زیرا کہ قصد رفض معتبر نیست نزد ما قصد رفض معتقد اگر دارد تعدد جزاء بر تعدد جنایات متحقق باشد نزد ما و نزد امام شافعی[40]
>
> یعنی اگر کوئی یہ جانتا ہے کہ میں اس قصد سے احرام سے خارج نہ ہوں گا تو یہ شخص کا ارادہ رفض معتبر نہیں اور اس پر ہمارے اور امام شافعی کے نزدیک بلا خلاف ہر جنایت پر تعدد جزاء واجب ہوں گی۔

لہٰذا اسے چاہیے کہ حلق یا تقصیر سے قبل نہ سلے ہوئے کپڑے پہنے اور نہ خوشبو لگائے اس طرح کسی بھی محظورِ احرام کا ارتکاب نہ کرے ہاں صرف احرام کی چادریں اتار کر رکھ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الجمعۃ، ۲۴ ذی القعدۃ ۱۴۲۷ھ، ۱۵ دیسمبر ۲۰۰۶م 292 F

## عمرہ کرکے سر کا کچھ حصہ منڈایا تو احرام سے باہر ہوا یا نہیں

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ میں نے آج عمرہ کیا اور پورے سر میں استرا نہیں پھروایا بلکہ دونوں اطراف سے اور بیچ میں سے تھوڑی تھوڑی جگہ

39۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب اول، فصل ہفتم در بیان کیفیت خروج از احرام، ص [illegible]

40۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، ص [illegible]

پھر حلق کروایا میں اس طرح احرام سے باہر ہو گیا ہوں یا نہیں، اگر نہیں تو اس کا تدارک کیا ہے جبکہ میرے سر کے بال بہت چھوٹے ہیں یعنی میں چودہ روز قبل عمرہ کر چکا ہوں؟

(السائل: ایک حاجی، از بیت الحج گروپ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: اگر سر کے بال ایک پورے سے کم ہوں تو بال کٹوانے سے مقصود حاصل نہیں ہوتا ہے لہٰذا صورت مسئولہ میں سر منڈوانا متعین ہے اور حلق کی کم از کم مقدار چوتھائی سر ہے اگر کوئی اس سے کم حلق کرے تو وہ احرام سے حلال نہ ہوگا، اسی طرح "... ... ..." باب ... فصل ششم میں ہے اور اب دیکھا جائے کہ سر میں جتنے حصے کا حلق ہوا وہ چوتھائی حصہ بنتا ہے تو دم لازم نہ ہوگا ہاں ایسا کرنا خلاف سنت ہے کیونکہ پورے سر کا حلق کروانا ایک سنت ہے، اور اگر حلق شدہ حصہ چوتھائی سر سے کم ہو تو اس حلق سے احرام سے نکلنا نہ پایا گیا پھر اگر کسی نے ممنوعات احرام کا ارتکاب کیا تو ایک ہی دم لازم ہوگا، اور جب تک حلق نہ کرے وہ احرام سے خارج نہ ہوگا پھر ممنوعات احرام میں سے کسی کا ارتکاب ہو تو احرام پر بنا کرتے ہوئے ... مثلاً ... سلے ہوئے کپڑے پہنے یا سر ڈھانپا یا خوشبو لگائی یا ... کے ساتھ ... چھوڑ دیا گیا غرض یہ کہ جنایات کے لحاظ سے احرام میں جیسا ہوا دیکھا جائے گا اور عمل کی مدت بھی دیکھی جائے گی جیسے سلے ہوئے کپڑے پہنے یا سر ڈھانپا اور ... چار پہر نہ گزرے تو ایک صدقہ ... لازم ہے ... تو دم ... اس حکم کی تفصیل بتانے پر بتایا جائے گا۔ اور اس صورت میں حلق کروانا بھی لازم ہے اور دم بھی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الجمعۃ، ۲ ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۲ دسمبر ۲۰۰۶م F-312

## تقصیر میں ایک پورے سے کم بال کٹوانے کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک خاتون نے نفلی عمرہ ادا کرنے کے بعد چوٹی کے بال تقریباً 35،30 بالوں کے



ایک پورے کے برابر کٹوائے اس کے بعد اس نے احرام کی پابندیوں کو ترک کر دیا اور ابھی بارہ گھنٹے نہیں گزرے ہیں کہ اب پوچھتا ہے کہ کیا وہ اتنے بال کٹوانے سے احرام سے باہر ہو گئی یا نہیں، اگر نہیں ہوئی تو اس پر کیا لازم ہے، جبکہ اس نے ... بے خوشبو کے صابن سے کپڑے ... کرنے کے ... میں ... کچھ نہیں ہے؟

(السائل: ایک حاجی، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورت مسئولہ میں اس عورت پر لازم ہے کہ وہ پہلی فرصت میں تقصیر کرے کہ پورے سر کے بالوں کے ... کے تین حصے کر کے ہر ایک حصہ کو لے کر انگلی کے پورے سے کچھ زیادہ کاٹ دے کیونکہ جس طرح اس نے بال کٹوائے تھے وہ تقصیر کے لئے کافی نہیں اس کے بعد ... میں ... اس پر ایک صدقہ لازم ہوگا جو گندم ... (... ۱۴۲۹ھ - ۲۰۰۸م) کے حساب سے صدقہ ... ہے ... رقم ... ہے ... صدقہ ... ہے ... اس صورت میں ہے جب کہ ... چار پہر ... 12 گھنٹے ... ہو ... تو دم لازم ہوگا۔ اور بے خوشبو کے صرف سے کپڑے دھونے میں چونکہ کفارہ لازم نہ آئے گا۔ ہاں اگر کوئی بے خوشبو کے صابن یا صرف کے استعمال کے وقت میل چھڑانے کی نیت کرے گا تو مکروہ تحریمی ہوگا لیکن پھر بھی کفارہ لازم نہیں آتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس، ... ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۸ دسمبر ۲۰۰۶م F-330

## احرام کھولنے کے وقت اپنے بیٹے کا سر مونڈنا

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ حج میں دل ... [illegible] ... عمرہ ... ہوتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح دو بیٹے حاجی یا عمرہ کرنے والے اپنے ہاتھوں سے سر مونڈنا تو ایک ... سے ...

اور مونڈ سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز محرم یا غیر محرم کا سر مونڈنے والے محرم و غیر محرم کا کیا حکم ہے؟

(سائل: محمد عرفان ضیائی)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: حلق کے وقت اپنا سر خود مونڈنا جائز ہے چنانچہ علامہ رحمت اللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں

[illegible] ٤١

یعنی، جب محرم نے حلال ہونے کے وقت اپنا سر خود مونڈا تو اس پر کچھ لازم نہیں۔

اس طرح اس وقت محرم کسی دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے چنانچہ علامہ رحمت اللہ سندھی "لباب المناسک" میں اور اس کی شرح میں ملا علی قاری لکھتے ہیں

[illegible] التحلل [illegible] ٤٢

یعنی، جب محرم نے دوسرے کے سر کو حلال ہونے کے وقت مونڈا اگرچہ دوسرا محرم ہو [illegible] کے احرام سے نکلنے کے وقت مونڈا تو اسے کچھ لازم نہیں۔ اس لئے کہ [illegible] دونوں پر کچھ لازم نہیں۔

اور صدر الشریعہ محمد امجد علی متوفی ١٣٦٧ھ مسئلہ [illegible] کے حوالے سے لکھتے ہیں

جب حرم سے باہر ہونے کا وقت آگیا تو اب محرم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے اگرچہ وہ بھی محرم ہو۔ ٤٣

اور مفتی محمد وقار الدین متوفی ١٤١٣ھ لکھتے ہیں

حج اور عمرے میں جب حلق یا قصر کا وقت آجائے تو یہ حاجی اپنا سر مونڈ

٤١ لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی الحلق و التقصیر

٤٢ المسلک المتقسط إلی المنسک المتوسط، باب مناسک منی، فصل فی الحلق و التقصیر، ص ٢٥٢

٤٣ بہار شریعت، حصہ ٦، حلق و تقصیر، ص ٩٢



سکتا ہے اس طرح دوسرا محرم بھی۔ احرام کھولنے کے بعد ایک دوسرے کا سر مونڈ سکتے ہیں۔ ٤٤

ہاں اگر محرم نے کسی کے حلال ہونے کا وقت نہیں آیا تو وہ غیر محرم اور محرم کا سر نہیں مونڈ سکتا چاہے جس کا سر مونڈ رہا ہے اس محرم کے حلال ہونے کا وقت آیا ہو یا نہ آیا ہو اگر محرم کا سر مونڈا ہے تو مونڈنے والے پر صدقہ لازم ہے اور غیر محرم یا اس شخص کا سر مونڈا ہے جس کے حلال ہونے کا وقت آگیا ہے تو مونڈنے والے پر کچھ خیرات کرنا لازم ہے، چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی اعظمی فتاوی عالمگیری کے حوالے سے لکھتے ہیں

محرم نے دوسرے محرم کا سر مونڈا اس پر بھی صدقہ ہے خواہ اس نے اسے حکم دیا ہو یا نہیں خوشی سے مونڈایا یا مجبور ہو اور غیر محرم کا مونڈا تو کچھ خیرات کرے۔ غیر محرم نے محرم کا سر مونڈا اس کے حکم سے یا بلا حکم تو محرم پر کفارہ ہے اور مونڈنے والے پر صدقہ اور دو محرم مونڈنے والے سے اپنے یا دوسرے کا ناخن نہیں لے سکتا ہے۔ ٤٥

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم [illegible] المکرم ١٤٢٧ھ، ١ دسمبر ٢٠٠٦م، F 232

٤٤ وقار الفتاوی، المجلد ٢، کتاب المناسک، ص ٤٥٢

٤٥ بہار شریعت، حصہ ششم، حج کا بیان، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ص ٩٥

# جنایات (جرمانے اور اُن کے کفارے)

## دیدہ دانستہ ترکِ واجب کا ارتکاب کرنا

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ترکِ واجب کا حکم کیا ہے، بعض لوگ تو اس وجہ سے ترکِ واجب کا ارتکاب کر دیتے ہیں کہ ان کو علم ہی نہیں ہوتا کہ یہ واجب ہے اور اس کا خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ نہیں تو علم ہی نہیں ہم پر دم وغیرہ لازم نہیں اور بعض کو علم ہوتا ہے اور جان بوجھ کر ترکِ واجب کا ارتکاب کرتے ہیں اور بلا فکر یہ تصور کرتے ہیں کہ دم دے دیں گے ان سب کا کیا حکم ہے؟

(السائل محمد اشفاق قادری، رئیس حج گروپ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: حج کے واجبات میں سے چند واجبات ایسے ہیں جن کو ترک کرنے سے دم یا صدقہ لازم نہ ہونے کا ذکر کیا ہے چنانچہ ان کا ترک کسی عذر کی وجہ سے ہو یا بلا عذر دونوں میں سے ایک دو رکعت نمازِ طواف ہے، دوم واجب نماز مغرب مزدلفہ میں پڑھنے کے لئے عشاء تک مؤخر کرنا، تیسرا مزدلفہ میں رات گزارنا اور چوتھا واجب حجر اسود سے طواف کی ابتداء ہے جیسا کہ "حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب" ص ۴۶ میں ہے۔

اور کچھ واجبات ایسے ہیں کہ ان کا ترک کسی عذر کی وجہ سے ہو تو دم وغیرہ لازم نہیں آتا جیسے طواف زیارت میں مرض یا بڑھاپے کی وجہ سے چلنے پر قادر نہ ہونے کے سبب پیدل نہ چل سکنا، اسی طرح طواف زیارت عورت کا حیض یا نفاس کے سبب واجب ایام سے مؤخر کرنا، یا وقوف مزدلفہ کا ضعف کی بنا پر ترک کرنا یا حلق یا قصر کو عذر کی بنا پر ترک کرنا وغیرہ وغیرہ تو ان واجبات کو بے عذر کے ترک کیا ... جس عذر کو شرع نے معتبر مانا ہو اس کے ترک پر بھی دم یا صدقہ لازم نہیں آتا۔



اس کے علاوہ دیگر واجبات میں سے حاجی نے اگر کوئی ایک واجب بھی ترک کر دیا ہے اس کا ترک مسئلہ سے عدمِ واقفیت کی بنا پر ہو یا بھول جانے کی وجہ سے ہو یا جان بوجھ کر قصداً ہو ہر صورت جزاء لازم آئے گی، باقی رہا گناہ تو وہ صرف ایک صورت میں لازم آئے گا وہ یہ کہ حاجی نے اس واجب کا ترک جان بوجھ کر کیا ہو۔

چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں:

> حکم واجبات آنست کہ اگر ترک کردہ شود یکے از آنہا صحیح باشد حج او و لازم آید بر وے دم یا صدقہ و برابر است کہ ترک کردہ باشد آنرا عمداً یا سہواً یا نسیاناً یا بجہالت لیکن چون ترک کردہ باشد عمداً آثم باشد اگرچہ دم دادہ باشد مگر آنکہ توبہ کند۔ (۴۶)
>
> یعنی واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو ترک کرے تو اس کا حج صحیح ہو جائے گا اور اس پر دم یا صدقہ لازم آئے گا چاہے اسے عمداً یا سہواً یا نسیاناً یا علم نہ ہونے کی وجہ سے ترک کیا ہو لیکن جب جان بوجھ کر ترک کیا ہو تو گنہگار ہو گا اگرچہ دم دے دے اور وہ گناہ توبہ کے بغیر نہ مٹے گا۔

اور بعض لوگوں کا دیدہ دانستہ جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی مجبوری کے واجبات کو ترک کر دینا اور یہ سوچ کر کہ کیا ہوا واجب ہی تو ہے دم دے دیں گے یہ تو انتہائی قبیح اور بہت بری سوچ اور گھٹیا نظریہ ہے جس میں حج ... لے رہا ہے، یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین کی نافرمانی ہے اور ان کے حدود کی خلاف ورزی ہے ایسے لوگوں کو اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔ یہ تو واجبات ہیں جن کے ساتھ ان کا یہ معاملہ ہے شاید ... سے تو انہیں سنتوں کی بھی پابندی کا خیال ہے اور بتایا ہے کہ ... محرومیوں کا سبب ہے، پھر یہ لوگ خود ... ظاہر ... ترکِ واجب کا ارتکاب کرتے ہیں اور دیگر عوام انہیں دیکھ کر ترکِ واجب کے مرتکب ہوں گے اس کا وبال کس پر ہو گا، تو یقیناً جس طرح

٤٦۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، مقدمۃ الرسالۃ، فصل سیوم، ص ۴۵

اس کا گناہ اس وقت ختم نہیں ہوگا اسی طرح اس کا وبال اس کا عاقبت میں ہمیشہ اس پر بھی ہوگا۔

پھر ان لوگوں سے پوچھو کہ تم مطمئن ہو کہ اگر اس پر دم دے دو تو گناہ کو بھی معاف کروا دو گے۔ حکم کی تعیین کے حساب سے حکم کی مخالفت کرنے کی وجہ سے عذاب و قہر نے عورت کی بات تو اس کا نام ارتکاب حرام غضب سے اس طرح بچ گئے۔ اس میں ایک ہی صورت ہے کہ وہ ہے توبہ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچے دل سے نادم ہو کر توبہ کریں، اور آئندہ کریں، پھر سے یہ حرکت نہ ہو۔ اس کی معافی مانگیں اور آئندہ دوبارہ حرکت نہ کرے گا اس بے نیازی سے وعدہ کریں اور امید رکھیں کہ اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ ورنہ اس کے لئے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ اس وقت کھلا چھوڑ دیا گیا، اس کے حرکات کی قصد خلاف ورزی کرنے میں تم جس حال پر آتے ہو وہ حرام ہے ایسے وبال بھی اس کا حساب کرو ہے وہ چاہے تو ایک ہی سے بھی قبول نہیں کرے، محتاج رہو۔ اس کے غضب سے ڈرتے رہنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الجمعہ ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ ۵ جنوری ۲۰۰۷م 349-F

## صدقہ کی مقدار اور اس کی ادائیگی کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ حج کے باب میں جہاں صدقہ کا حکم دیا جاتا ہے تو اس کی مقدار کیا ہوتی ہے اور وہ حرم میں ہی دینا لازم ہوتا ہے یا حرم سے باہر پاکستان وغیرہ میں بھی دے سکتا ہے؟

(سائل: C/O محمد عارف عطاری)

الجواب باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب ومنہ الصدق والصواب: اس باب میں صدقہ کی مقدار وہی ہے جو صدقہ فطر میں ہوتی ہے یعنی جس کو بالتفصیل یوں سمجھیں کہ اگر ایک ساتھ اگر گندم سے دے تو نصف صاع یعنی آدھا صاع دینا چاہئے کے بیان کے مطابق تقریباً دو کلو (دو کلو پینتالیس گرام



تقریباً) گندم یا اس کی قیمت دے گا۔

اور صدقہ ادا کرنے میں حرم پر دینا اور نہ دینا دونوں میں افضل یہی ہے کہ صدقہ حرم میں دے یعنی حرم مکہ میں یا مکہ کے مستحقین کو دے اور اگر قیمت دیتا ہے تو اس کا تعین اس مقام کے حساب سے کیا جائے جہاں وہ ہے مثلاً اس سال ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶م نصف صاع گندم کی قیمت مکہ مکرمہ میں پانچ ریال ہے تو اگر مکہ میں اس سال دے گا تو پانچ ریال ہی دے گا اور اگر اگلے سال یہ قیمت چھ ریال ہو جائے تو چھ دے گا اور اسی طرح سعودیہ میں اگر نصف صاع کی قیمت ساڑھے پانچ ریال ہو اور وہاں ادا کرنا چاہے تو ساڑھے پانچ ریال ادا کرے گا۔

اسی طرح جہاں ادا کرنا ہے وہاں کے اعتبار سے ہی قیمت کا تعین کیا جائے گا مثلاً مکہ مکرمہ میں نصف صاع گندم کی جو قیمت ہے وہ پاکستان میں بھیجنا چاہے وہ پاکستانی کرنسی میں دے تو پاکستانی کرنسی میں بہر صورت جائز ہوگا بلکہ مکہ مکرمہ میں رائج کرنسی یعنی ریال میں وہاں کا نرخ معلوم کرنا ہوگا پھر چاہے اس قیمت کو پاکستانی کرنسی میں ادا کرے یا کسی اور کرنسی میں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس ۲۶ ذی القعدہ ۱۴۲۷ھ ۱۸ دیسمبر ۲۰۰۶م 295-F

## حلق یا تقصیر کروائے بغیر ممنوعات احرام کا ارتکاب

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عمرے کے دوران میں ایک بوڑھے شخص نے پاکستان سے عمرہ ادا کیا مگر بعد میں جب مکہ مکرمہ میں عمرہ ادا کر کے طواف و سعی کی مگر اس نے حلق یا قصر نہ کروایا اپنے ہوٹل کے کمرے میں آ کر احرام کھول دیا اور سلے ہوئے کپڑے پہن لئے اس کو یہ علم نہیں ہے کہ آپ شرعی مسئلہ کی روشنی میں بتائیں اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(السائل: ایک حاجی، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورت مسئولہ میں حلق نہ کروانے اور محظوراتِ احرام (یعنی ممنوعاتِ احرام) کے ارتکاب کی وجہ سے ایک دم لازم ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اس نے ممنوعاتِ احرام کا ارتکاب جیسے سلے ہوئے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا وغیرہ کا ارتکاب احرام سے نکلنے کے لئے ہی حالت میں کیا ہے، اور اس نے ان محظورات کا ارتکاب احرام سے باہر نکلنے کے لئے کیا ہو تو جتنے بھی تھے تو ان سب کی وجہ سے ایک دم لازم آئے گا چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں:

> اگر بیرون رفت از احرام حج یا عمرہ حلق را یا تقصیر را پیش از وقت حلق یا بعد از حلق یا تقصیر بعد از دخول در وقت او بنا بر آنکہ ہر چند کند مرتکب محظورات بہ ہمان ارتکاب کند محظورات را لازم گردد بر وے یک دم یا بہ تکرار ارتکاب محظورات متعدد نیت ترک احرام او و بعد از آن لازم آید ہمین یک جزا۔[47]

یعنی حج یا عمرہ سے نکلنے کی نیت سے حلق کے (مقررہ) وقت میں یا وقت سے پہلے یا بعد حلق یا تقصیر کرتا ہے، اگر کسی نے عمرہ یا حج سے حلق یا تقصیر کر دیا تو احرام سے باہر نہیں نکلے گا، چاہے اسے بے شمار سال گزر جائیں۔ اس پر اس صورت میں جب وہ محظورِ احرام کا ارتکاب کرے گا تو ایک ہی دم لازم ہوگا جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔

اور لکھتے ہیں:

> اگر مقیم شد در سفر قبل از حلق یا تقصیر در وقت وے نیز بگذرد وقت حلق در حج ایام نحر است و در عمرہ وقت معین نیست، وقت حلق در حج ایام نحر است و در عمرہ وقت معین نیست پس اگر حلق نکرد احرام باقی ماند اگرچہ واجب است قبل از حلق حج در



> ایام نحر بعد رمی جمرہ عقبہ واجب است قبل از حلق عمرہ بعد از سعی بین الصفا والمروۃ در عمرہ۔[48]

یعنی احرام سے حلق یا تقصیر کے وقت مقررہ ہونے کی خوشخبری بیان کی ہے تو جاننا چاہئے کہ حلق کا وقت حج کے لئے ایام نحر ہیں، جبکہ عمرہ کے لئے طواف کے اشواط (یعنی چار) پھیرے کے بعد شروع ہوتا ہے (یعنی طواف کے چار پھیرے کے بعد حلق کروایا تو عمرہ ادا ہو گیا مگر چونکہ سعی سے فراغت سے قبل کر دیا لہٰذا دم لازم ہے) پس حلق یا تقصیر کا جو اس کا وقت ہے کوئی مقرر نہیں ساری عمر اس کا وقت ہے جب بھی کرے گا حلق یا تقصیر کرے گا احرام سے باہر ہو جائے گا۔ اگرچہ حج میں رمی جمرہ عقبہ کے بعد یوم نحر میں حلق کر لینا واجب ہے اور عمرہ میں سعی کے بعد واجب ہے۔

اور وہ احرام تو ترک کی نیت کر لے تب بھی محرم ہی رہے گا احرام سے باہر نہیں نکلے گا چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی حنفی لکھتے ہیں:

> پس ظن کرد کہ بنیت رفض احلال واجب شد بر وے شخص محرم و قصد کرد کہ حلق شود چون ارتکاب کرد جمیع محظورات احرام را پس واجب شد بر وے یک جزا چون بنیت ترک کرد احرام را پس ارتکاب نمود محظورات را مثلاً اگرچہ بسیار باشند از جنس جنایات یک جزا کافی است اگرچہ محظورات زیادہ از عدد آن باشند متعدد نگردد۔ مذہب امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ یک دم لازم آید برائے محظورات مجموعہ۔[49]

47 حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب ... در بیان احرام، فصل ... در کیفیت خروج از احرام، ص [illegible]

48 حیاۃ القلوب، ص [illegible]

49 حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، ص [illegible]

یعنی اس طرح احرام توڑنے اور حلال ہونے کی نیت سے بھی احرام سے خارج نہ ہوگا اور اس شخص پر تمام ممنوعات کے ارتکاب کا ایک ہی دم واجب ہوگا، یہ جب ہے کہ تمام ممنوعات کا ارتکاب اس نیت سے ہو، اور جب اس نے احرام توڑنے کی نیت نہ کی تو متعدد جنایات پر متعدد جزائیں اس پر واجب نہ ہوں گی کیونکہ ممنوعات کا ارتکاب اس نے اس تاویل سے کیا ہے (وہ تاویل یہ ہے کہ میں نے احرام توڑنے کی نیت کر لی تھی اس سے یہ ممنوعات میرے لئے ممنوع نہ رہے)، اور تاویل اگرچہ فاسد ہے مگر وہ دنیاوی معاملات کے ... جانے کے بارے میں معتبر ہوتی ہے، لہذا یہ تمام ممنوعات ایک ہی جہت سے ایک ہی سبب کے باعث واقع ہوئے اس لئے جزاء بھی اس پر متعدد واجب نہ ہوں گی یہ ہمارا مذہب ہے مگر امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک ہر ممنوع پر جزاء متعدد ہوگی۔

اور ہمارے اور امام شافعی کے مابین یہ اختلاف تب ہے جب اس نے احرام توڑنے کے ارادے سے ... ممنوعات کی ... کہ اب میں احرام سے باہر ہو گیا ہوں ... جنایات پر ... لازم ہوں چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی لکھتے ہیں:

و ایں اختلاف وقتی است کہ شخص مذکور بہ نیت رفض احرام مرتکب [illegible] شدہ بسبب جہل خود ... خارج گشتہ است از احرام بسبب این قصد [illegible] ... خارج شدہ از احرام بسبب این قصد معتبر باشد [illegible] قصد رفض متعدد گردد ... بعدد جنایات [illegible] الشافعی چنانکہ متعدد ... ہر گاہ شخص قصد نکردہ است رفض را ... ٥

یعنی یہ اختلاف بھی اس وقت ہے جب اس شخص نے (ان ممنوعات کے ارتکاب میں) احرام توڑنے کی نیت کی ہو اور اپنی جہالت سے سمجھا ہو کہ اس نیت کرنے سے وہ احرام سے نکل گیا ہے، اگر کوئی یہ جانتا ہے کہ میں اس نیت کر لینے سے احرام سے نہیں نکلا ہوں تو ایسے شخص سے

٥ حیاة القلوب فی زیارة المحبوب، ص [illegible]



احرام توڑنے کی نیت معتبر نہیں ہوتی۔ اس پر ہمارے اور امام شافعی کے ایک ہی اتفاق ہے، جنایت پر متعدد جزائیں واجب ہوں گی جیسا کہ ... خلاف شرع اس شخص پر (جزائیں) متعدد ہوں گی، کیونکہ اس نے احرام توڑنے کا ارادہ ہی نہیں کیا ہے۔

لہذا مذکور شخص اگر یہ جانتا تھا کہ میں اس طرح سے احرام سے نہیں نکلوں گا یا اسے یہ بتایا گیا تھا تو یہی ہوگا کہ ... عمرہ کے بعد اس نے کئی کئی ممنوعات احرام کا ارتکاب کیا ہے تو حقیقت اس نے جنایتیں کی ہوں تو ان جنایات کے مطابق کئی کئی جزاؤں کا حکم دیا جائے گا۔

اور اگر اسے اس بارے میں شک تھا کہ میں صرف نیت کر لینے سے احرام سے باہر نکل گیا ہوں یا نہیں یا اسے معلوم تو تھا کہ محض نیت کرنے سے میں احرام سے باہر نہیں نکلوں گا مگر وہ بھول گیا تو بھی اس پر جنایات کے مطابق جزائیں لازم ہوں گی چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی لکھتے ہیں:

شیخ علی قاری گفتہ و بدیہی معتبر باشد قصد رفض [illegible] شک داشتہ باشد در مسئلہ یا ناسی باشد حکم [illegible] ٥

یعنی ملا علی القاری (حنفی متوفی ١٠١٤ھ) فرماتے ہیں کہ احرام توڑنے کی نیت اس شخص کی معتبر نہ ہوگی جسے مسئلہ میں کوئی شک ہو یا اس کے حکم کو وہ بھول گیا ہو۔

اور یاد رہے کہ مذکورہ مسئلہ میں اسے متعلق یا قصد ہر صورت برابر ہوگا اگرچہ کتنا عرصہ بیت چکا ہو ... چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی لکھتے ہیں:

محرم بعد از احرام قصد رفض احرام [illegible] ارتکاب [illegible] رفت محظورات احرام را چنانکہ ارتکاب کند [illegible] شخص غیر محرم [illegible] ترکیب [illegible] مثال آں [illegible] شخص [illegible] ارتکاب [illegible] از احرام [illegible] ٥٢

٥ حیاة القلوب فی زیارة المحبوب، ص [illegible]

٥٢ حیاة القلوب فی زیارة المحبوب، باب اول، فصل [illegible] کیفیت خروج از احرام [illegible] ص [illegible]

یعنی: اگر محرم نے حرم سے نکلنے کا ارادہ کیا اور اس نے اس ارادے سے یہ ممنوعاتِ احرام کا ارتکاب کرنا شروع کر دیا جیسے غیر محرم کرتا ہے جیسے کہ سلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، اور مقدماتِ جماع کرنا اور شکار کو قتل کرنا وغیرہ تو اس شخص کے ارادے کے باوجود وہ احرام سے نہ نکلے گا۔

ہاں ایک صورت ہے کہ جس میں مذکورہ شخص محض نیت کرنے سے احرام سے نکل جاتا اور اس پر کوئی دم بھی لازم نہ ہوگی اور وہ یہ ہے کہ اس کے سر میں ایسے زخم ہوں جن کی بنا پر حلق ممکن ہو اور نہ ہی قصر، چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"ہیچ تقدیم نہ شود خروج از احرام بحلق یا قصر مگر در صورتی کہ حاصل نمی شود خروج از احرام بغیر حلق و قصر یکے آن کہ متعذر شود حلق و قصر بسبب آنکہ در سر او جراحت باشد مانع است از حلق و قصر در این صورت خارج گردد از احرام بمحض نیت خروج بغیر چیزے دیگر و لازم نیاید او را دم و صدقہ (٥٣)

یعنی ہم نے جو بیان کیا کہ احرام سے نکلنے کے لئے حلق یا قصر شرط ہے تو اس میں تین صورتیں مستثنیٰ ہیں، جن میں حلق یا قصر شرط نہیں، ان صورتوں میں بغیر حلق و قصر بھی احرام سے نکل جائے گا۔ پہلی صورت یہ ہے کہ حلق و قصر متعذر ہو مثلاً کسی کے سر میں زخم ہوں جو حلق و قصر سے مانع ہوں تو اس صورت میں محض احرام سے نکلنے کی نیت کرنے سے احرام سے بغیر کچھ کئے باہر ہو جائے گا اور اس پر نہ دم لازم آئے گا اور نہ صدقہ۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الأربعاء، ۲۲ ذوالقعدۃ ۱۴۲۷ھ، ۱۳ دیسمبر ۲۰۰۶م F-288

٥٣۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب اول، فصل نہم، ص ٤٢



## عمرہ میں سعی سے قبل حلق کروانے کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص عمرہ میں سعی کو چھوڑ دے اور حلق کے بعد احرام کھول دے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

(السائل: حافظ عبد الرحمن، کراچی)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورت مسئولہ میں عمرہ ادا ہو گیا اور اس پر دم لازم آئے گا اس لئے کہ حلق کے وقت سے قبل حلق کر دیا چنانچہ ملا علی القاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

لو طاف لعمرته ثم حلق قبل السعي لها صح سعيه و عليه دم لجنايته على إحرامه (٥٤)

یعنی: اگر طواف (عمرہ میں) کر لیا پھر حلق کیا پھر سعی کی تو اس کی سعی صحیح ہوگی اور اس پر وقت حلق کی وجہ سے دم لازم آئے گا (اس لئے کہ اس نے حلق عمرہ کے لئے) واجب سعی سے پہلے کیا۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم ... ۲ جمادی الأولی ۱۴۲۹ھ، ۱۹ ... ۲۰۰۸م F-373

## عمرہ کی سعی کے بعد حلق یا تقصیر کے بغیر دوسرے احرام کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے عمرہ کا احرام باندھا طواف و سعی کے بعد حلق یا تقصیر نہیں کروائی کہ کسی نے بتایا کہ سعی سے ہی عمرہ مکمل ہو گیا اور پھر دوسرے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور پھر عمرہ ادا کیا سعی کے بعد حلق یا تقصیر نہیں کروائی اور وہ ابھی تک حالتِ احرام میں ہے؟

(السائل: محمد عبد القادر، جھوڑلائن، کراچی)

٥٤۔ المسلك المتقسط في المنسك المتوسط، باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في شرائط السعي، ص ٩٧

باسمہ تعالیٰ و تقدس الجواب: جاننا چاہئے کہ جس طرح حج میں حلق یا تقصیر واجب ہے اسی طرح عمرہ میں بھی حلق یا تقصیر واجب ہے، اور دونوں میں حلق یا تقصیر کا حدود حرم میں ہونا ضروری ہے، فرق صرف یہ ہے کہ عمرہ میں حلق یا تقصیر کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے، چنانچہ شیخ الاسلام علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ لکھتے ہیں:

التقصير والحلق في العمرة غير موقت بالزمان بالإجماع لأن أصل العمرة لا يتوقت به بخلاف المكان لأنه موقت به [illegible] [illegible] جمع [illegible] [illegible] جميعاً [illegible] [illegible] المعتمر [illegible] ۵۵

یعنی عمرہ میں تقصیر اور حلق بالاجماع غیر موقت ہے کیونکہ اصل عمرہ اس کے ساتھ موقت نہیں بخلاف مکان کے کیونکہ وہ اس کے ساتھ موقت ہے، پس اگر عمرہ ادا کرنے والے نے تقصیر (یا حلق) نہ کروایا (اور حرم سے نکل گیا) حتی کہ (واپس) لوٹا اور تقصیر کروائی تو اس پر تمام ائمہ کے قول کے مطابق کچھ لازم نہیں، یعنی یہ کہ جب معتمر حرم سے نکل گیا پھر لوٹا (اور اس نے تقصیر یا حلق کروایا تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا)۔

اور اگر کوئی شخص عمرہ کی سعی کے بعد حلق یا تقصیر وقت پر نہ کروائے اور دوسرے عمرہ کا احرام باندھ لے تو اس پر دم لازم ہوگا کیونکہ عمرہ میں احرام کی وقت باندھنا ہے جب پہلے عمرہ سے حلق یا تقصیر کے ذریعے فارغ ہو جائے گا، چنانچہ علامہ مرغینانی لکھتے ہیں:

[illegible] العمرة [illegible] [illegible] الوقت [illegible] التحلل [illegible] جمع [illegible] [illegible] العمرة [illegible] [illegible] [illegible] وهو [illegible] [illegible] العمرة ۵۶

۵۵۔ الهداية المجلد ۲، كتاب الحج، باب الجنايات، فصل، ص ۴۲

۵۶۔ الهداية المجلد ۲، كتاب الحج، باب إضافة الإحرام إلى الإحرام، ص ۱۹۴



یعنی جس شخص نے عمرہ ادا کیا اور تقصیر نہ کروائی پھر دوسرے عمرہ کا احرام باندھ لیا تو اس پر دم لازم ہے کیونکہ اس نے وقت سے قبل احرام باندھا (کیونکہ دوسرے عمرہ کے احرام کا وقت پہلے عمرہ کے حلق کے بعد ہے)، کیونکہ اس نے عمرہ کے دو احرام کے مابین جمع کر دیا اور یہ عمرہ میں ہے تو اس پر دم لازم ہوا اور یہ دم جبر (کفارہ) ہے۔

لہٰذا اس نے پہلے عمرہ کی سعی کے بعد اور دوسرے عمرہ کی نیت سے قبل اگر ممنوعات احرام کا ارتکاب کیا ہوگا تو جتنے ممنوعات کا ارتکاب کیا اس کے مطابق شرعی جزاء اس پر لازم ہوگی اور جزاء کبھی صدقہ بھی ہوتا ہے اور دم بھی، کبھی بدنہ بھی ہوتا ہے اور ذبح بھی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

[illegible] ۲۸ ذوالقعدہ ۱۴۲۸ھ [illegible] ۲۰۰۷ء 372-F

## عورت کا تقصیر سے قبل کنگھی کرنا

السلام علیکم: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ میں اپنی بہن کے ساتھ مکہ مکرمہ آئی ہوں، وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا تھا، طواف اور سعی کے بعد بال کاٹنے سے قبل میں نے اپنے بالوں کو کنگھی کی، جو بال پہلے سے ٹوٹے ہوئے تھے وہ کنگھی میں آئے کیا اس صورت میں کچھ لازم آئے گا؟

(السائل: ایک حاجن، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ و تقدس الجواب: صورت مسئولہ میں دیکھا جائے گا کہ کنگھی سے بال ٹوٹے ہیں یا نہیں، اگر ٹوٹے ہیں تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے کیونکہ یہ حلق سے قبل احرام پر برقرار رہتا ہے اور حالت احرام میں زینت ممنوع ہے اور کنگھی بال کاٹنے کا سبب ہے، اور اس میں بالوں کے ٹوٹنے کا احتمال ہوتا ہے، اور اگر کنگھی کرتے ہوئے بال ٹوٹے ہیں تو دیکھا جائے گا کتنے ٹوٹے ہیں، اگر ایک یا دو یا تین ہیں تو ہر بال کے بدلے

مٹھی صدقہ کرے یا مٹھی بھر گندم صدقہ کرے اور اگر تین سے زیادہ ہوں تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا جو یا ان کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگی اور یہ مقدار چوتھائی سر تک رہتی ہے چوتھائی سر کی مقدار ہونے سے دم لازم آتا ہے۔ چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں

> حال آنکہ یک یا دو یا سہ موی شدہ جدا شود یک کف گندم یا نان بدہد یا سہ موی یک شود ... تصدق کند نصف صاع گندم یا دو بدہد اما ... تا بلغ ربع راس و ربع لحیہ ... دم لازم آید۔ ۵۷
>
> یعنی اگر ایک، دو یا تین بال ٹوٹے ہوں تو ایک مٹھی گندم دے دے یا روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ دے، اور اگر تین بالوں سے زیادہ ہوں تو نصف صاع گندم صدقہ دے، یہ مقدار چوتھائی سر یا داڑھی کے قدر نہ ہو تو نصف صاع (یعنی تقریباً دو کلو چھیالیس گرام) گندم دیا جائے گا، چوتھائی کی مقدار کو پہنچ جائے تو قربانی کرنی لازم ہوگی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الجمعۃ، ۲ ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۲ دیسمبر ۲۰۰۶م 311-F

## مُحرِم کا تھوڑے سے قلیل مدت کے لئے اپنے چہرے کو چھپانا

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ محرم نے تولیہ سے کپڑے سے منہ صاف کیا اور اس کا کچھ حصہ کچھ وقت کے لئے چھپ گیا تو اس صورت میں اس پر کفارہ لازم آئے گا یا نہیں؟ اور ٹشو پیپر وغیرہ سے ناک صاف کرنے کی حاجت پیش آجائے تو ناک کو کس طرح صاف کرے اور اگر چہرے سے پسینہ صاف کرنا ہو تو ٹشو پیپر وغیرہ سے کیسے صاف کرے؟

(السائل: C.O. محمد عارف عطاری، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورت مسئولہ میں اگر پورا چہرہ یا چوتھائی چہرہ

۵۷۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب اول، فصل ... بیان محرمات احرام، ص ۶۵



لگاتار چار پہر ہو تو دم لازم آتا ہے اس سے کم ہو تو صدقہ۔ چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی متوفی ۱۳۶۷ھ فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے لکھتے ہیں

> مرد یا عورت نے منہ کی ٹکلی ساری یا چہارم چھپائی یا مرد نے پورا یا چہارم سر چھپایا تو چار پہر یا زیادہ لگاتار چھپانے میں دم ہے اور کم میں صدقہ اور چہارم سے کم کو چار پہر تک چھپایا تو صدقہ ہے اور چار پہر سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔ ۵۸

اس صورت میں اس نے تولیہ وغیرہ سے چوتھائی چہرہ چھپایا ہوگا وہ ظاہر ہے، چہرہ کا چھپانا قلیل مدت کے لئے پایا گیا اس لئے اس پر صرف صدقہ لازم ہوگا۔ اور اگر چوتھائی چہرہ سے کم چہرہ چھپانا پایا گیا اور مدت قلیل ہے تو اس پر صدقہ بھی لازم نہ ہوگا۔

یاد رہے کہ محرم کو حالت احرام میں چہرے کا چھپانا منع ہے خواہ کسی وجہ سے ہو کسی فعل سے چھپانا ایک ہی حکم رکھتا ہے جان کر ہو یا بھول کر، دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں محظور کا ارتکاب جان بوجھ کر ہے اس وجہ سے گناہگار ہوگا جبکہ دوسری صورت میں گناہگار نہ ہوگا۔

رہا ٹشو پیپر وغیرہ سے بوقت حاجت ناک صاف کرنے میں حرج نہیں جبکہ صاف کرتے وقت ٹشو پیپر چوتھائی چہرے پر نہ چھپے تو محرم ہو یا کہ اس صورت میں کامل احتیاط سے کام لے ٹشو پیپر وغیرہ کو ایک جگہ جمع کر کے تہہ کر لے تاکہ چہرے پر پھیلنے سے چہرہ کے ڈھکنے کا احتمال نہ رہے اور ناک کے اس مقام پر رکھے گا جہاں اس نے صاف کرنی ہے۔ اسی طرح اگر پسینہ وغیرہ پونچھنے کی حاجت پیش آئے تو بھی ٹشو پیپر ہاتھ سے تہہ کر کے یکے بعد دیگرے چہرے کے تھوڑے تھوڑے حصے پر پھیرتا جائے اسی طرح پسینے کو خشک کر لے یہ بہتر ہے اگر پسینے کو صاف نہ کرے کہ اس میں چہرے کا ڈھانپنا پایا جائے گا جو کہ احرام کی حالت میں مرد و عورت دونوں کے لئے ممنوع ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم السبت، ۲۰ ذی القعدۃ ۱۴۲۷ھ، ۱۶ دیسمبر ۲۰۰۶م 294-F

۵۸۔ بہار شریعت، جلد ۱، حصہ ۶، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ص ۵۰۱۔۵۰۲

# احرام میں منہ یا سر پر ہاتھ رکھنے کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہاتھ سے ناک صاف کیا یا منہ پر ہاتھ رکھا کسی طرح سر پر ہاتھ رکھے یا چہرے کے ساتھ سر کو ہاتھوں سے اس طرح چھپا لیا جیسے ... وضو کے بعد چہرہ صاف کرنے میں ہوتا ہے تو اس صورت میں کچھ کفارہ لازم آئے گا یا نہیں؟

(السائل: C.O محمد عارف عطاری، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورت مسئولہ میں ناک صاف کیا یا اس پر ہاتھ رکھا یا سر پر ہاتھ رکھا تو کچھ بھی لازم نہیں آئے گا کیونکہ اسے ناک ڈھانپنا اور چھپانا نہیں کہا جاتا چنانچہ علامہ رحمت اللہ بن عبد اللہ سندھی حنفی مباحات احرام کے بیان میں لکھتے ہیں: [illegible] اور اس کے تحت ملا علی قاری حنفی متوفی [illegible]ھ لکھتے ہیں:

[illegible] ۵۹

یعنی: اپنے چہرے کا ہاتھ سے ... یا ناک پر رکھنا بلا اتفاق مباح ہے کیونکہ اسے ڈھانپنے والا اور چھپانے والا نہیں کہا جاتا۔

علامہ نظام الدین حنفی متوفی [illegible]ھ اور علماء ہند کی ایک جماعت نے نقل کیا:

[illegible] ۶۰

یعنی: اس میں کوئی حرج نہیں کہ محرم اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھے، ... حرج ... نہیں ہے۔

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی [illegible]ھ لکھتے ہیں:

مباح است ... [illegible]

۵۹ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، فصل فی مباحاتہ، ص ۱۲۶

۶۰ الفتاوی الھندیۃ ... کتاب الحج، الباب الرابع فیما یفعلہ المحرم بعد الاحرام، ص ۲۲۴



... [illegible] ۶۱

یعنی: اپنے چہرے کا ہاتھ سے ... یا ناک پر رکھنا (مباحات احرام میں سے ہے) کیونکہ عرف میں اس کو ڈھانپنے والا نہیں کہتے اور نہ ناک کو چھپانے والا۔

باقی ہاتھ وغیرہ سے چھپانا جائز نہیں ہے، چنانچہ ملا علی قاری حنفی متوفی [illegible]ھ لکھتے ہیں:

[illegible] ۶۲

یعنی: مرد کے لئے چہرے ... کے کچھ حصے کو ڈھانپنا اور عورت کے لئے چہرے کو ڈھانپنا مکروہات احرام میں سے ہے۔

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی لکھتے ہیں:

جائز نیست محرم را پوشیدن تمام روی یا بعض آں ... محرم مرد باشد یا زن ۶۳

یعنی: محرم کے لئے پورے چہرے یا بعض چہرے کو چھپانا جائز نہیں، محرم چاہے مرد ہو یا عورت (دونوں کا یہی حکم ہے)۔

لہٰذا صاف ناک یا منہ یا سر پر ہاتھ رکھنے میں حرج نہیں ہے اور چہرے پر ہاتھ پھیرنے کی صورت میں بھی کچھ لازم نہیں آئے گا کیونکہ ... محرمات احرام میں ... نہیں ... اور اس طرح ہاتھ پھیرنا کہ چہرہ کا کل یا چوتھائی چھپ جائے اس سے احتراز کرنا چاہئے ... مکروہات احرام میں ... ہاتھ پھیرنے سے منہ پونچھنے کا بھی یہی حکم ہے ... کپڑے سے ... ہے جیسے ... ہے۔ اور کپڑے سے ناک

۶۱ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب اول، فصل ... ص ۹۶

۶۲ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، فصل فی محرمات الاحرام، ص [illegible]

۶۳ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب اول، فصل ... محرمات احرام، ص ۹۷

صاف کرنے کی حاجت ہو تو اس طرح صاف کرے کہ ... سے چہرے کا چوتھائی حصہ نہ چھپنے پائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس، ٢٦ ذی القعدۃ ١٤٢٧ھ، ١٦ دسمبر ٢٠٠٦م 296-F

## بھولے سے یا کسی دوسرے کے فعل سے مُحرِم کے سر یا چہرے پر کپڑا آ جانے کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ حرم میں کبھی بھول سے سر پر احرام کی چادر آ جاتی ہے اور کبھی دوسرے اپنی چادر درست کرتے ہیں تو کسی محرم کے منہ پر لگ جاتی ہے تو اس صورت میں اس محرم پر کچھ لازم ہوگا یا نہیں؟ اسی طرح چہرے کا معاملہ ہے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

(السائل: محمد اشفاق قادری، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: مرد کا سر اور چہرے کا چھپانا محرماتِ احرام میں سے ہے اس لئے جائز نہیں چنانچہ ملا علی قاری حنفی متوفی ١٠١٤ھ لکھتے ہیں:

[illegible] ٦٤

یعنی محرماتِ احرام میں سے پورے سر یا اس کے کچھ حصے کو ڈھانپنا ہے

یعنی یہ حکم مرد کے لئے ہے۔

اور مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ١١٧٤ھ لکھتے ہیں:

[illegible]

یعنی جو چیزیں مرد محرم پر حرام ہیں ان میں سے ... سر کا ڈھانپنا۔

اور لکھتے ہیں

٦٤ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، فصل فی محرمات الاحرام، ص [illegible]



[illegible]

[illegible] کما فی ... ٦٥

یعنی محرم مرد کے لئے سر چھپانے کی ممانعت اس صورت میں ہے جب کسی ایسی چیز سے سر چھپائے جس سے عام طور پر عادتاً سر چھپایا جاتا ہو جیسے کپڑا (رومال وغیرہ) یا ٹوپی یا عمامہ وغیرہ۔

اور چہرہ چھپانا مرد و عورت دونوں کو ناجائز ہے چنانچہ ملا علی قاری لکھتے ہیں

و تغطیۃ الوجہ فی الرجل والمرأۃ ٦٦

یعنی محرماتِ احرام میں سے ہے مرد و عورت کا چہرہ ڈھانپنا۔

اور مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی لکھتے ہیں

[illegible] ٦٧

یعنی محرم عورت ہو یا مرد اسے پورے چہرے یا چہرے کے کچھ حصے کا ڈھانکنا حرام ہے۔

اور ممنوعاتِ احرام کے ارتکاب پر جو دَم وغیرہ کے لازم ہونے میں سہو اور عمد دونوں برابر ہوتے ہیں اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں کہ ممنوع کا ارتکاب اپنے فعل سے ہو یا دوسرے کے فعل سے ہو، بہرحال جزاء لازم ہو جاتی ہے، ہاں ... دوسرے کے فعل سے ہونے کی صورت میں گناہ نہیں ہوگا۔

صورتِ مذکورہ میں مرد کا پورا سر ... چوتھائی پر صدقہ لازم ہوگا اسی طرح چہرہ ... چوتھائی پر صدقہ ہے چوتھائی سے کم میں کچھ نہیں چنانچہ امام ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان الکرمانی لکھتے ہیں

٦٥ حیات القلوب فی زیارت المحبوب، باب ... فصل ... محرمات احرام، ص ٨٠

٦٦ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، ص [illegible]

٦٧ حیات القلوب فی زیارت المحبوب، ص ٨٠

و ... غطى ربع ... عرفة ... فعليه [illegible]

... الحنفية ٦٨

یعنی اگر چوتھائی سر یا اس سے زائد کو ایک کامل دن تک ڈھانپے رکھا تو اس پر دم لازم ہے، کیونکہ چوتھائی کُل کے قائم مقام ہے اور اگر اس سے کم ہو تو جنایت کے خفیف ہونے کی وجہ سے صدقہ لازم ہوگا۔

اور اگر چوتھائی سر یا چہرے کے ڈھانپنے کی مدت پورا پہر ہو جاتی تو دم لازم آتا چنانچہ لکھتے ہیں

[illegible]

... ٦٩

یعنی اور ہمارے نزدیک اس کا اندازہ مقرر ہے جب تک ایک دن یا ایک رات نہ ہو تو اس پر دم لازم نہ ہوگا اور اگر اس سے کم ہو تو صدقہ لازم ہوگا، کیونکہ مکمل نفع ایک دن یا ایک رات کے بغیر حاصل نہیں ہوتا تو کامل دم لازم ہوگا اور اگر (کامل دن یا رات) سے کم ہو تو نصف صاع گندم صدقہ واجب ہے جیسا کہ صدقۂ فطر میں۔ (یعنی آج کل کے حساب سے دو کلو گندم یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہوگا)

اور چہرے کا بھی حکم وہی ہے جو سر کا حکم ہے یعنی چوتھائی چہرہ کُل چہرے کے قائم مقام ہے اور اس میں بھی دم کے وجوب کے لئے ایک دن یا ایک رات ڈھانپا ہونا شرط ہے اور اس مقدار سے کم میں صدقہ واجب ہے، چنانچہ امام سندھی لکھتے ہیں

٦٨ المسلك في المناسك ...

٦٩ المسلك في المناسك ...



و ... الحكم في الوجه ... لا يجوز تغطيته ... [illegible]

... ٧٠

یعنی چہرے میں حکم اسی طرح ہے جیسے سر کا ہے۔ یعنی چہرے کو ڈھانپنا جائز نہیں اور اگر چہرے کو ڈھانپ دیا تو فدیہ واجب ہے جیسے سر کے ڈھانپنے میں۔

امام شمس الدین ابو بکر محمد سرخسی لکھتے ہیں: ہماری دلیل اعرابی کی حدیث ہے جب وہ اونٹ سے گر کر فوت ہو گیا اور وہ حالت احرام میں تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا

[illegible] ٧١

یعنی اس کے سر اور چہرے کو (کفن سے) نہ ڈھانپو"۔ یہ اس بات میں نص ہے کہ محرم اپنے سر اور چہرے کو نہ ڈھانپے۔

اور لکھتے ہیں

و ... رسول الله ﷺ ... رضي الله عنه ... [illegible]

الوجه ... ٧٢

یعنی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چہرہ ڈھانپنے کی اجازت دی جب حالت احرام میں ان کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو حالت ضرورت کے ساتھ رخصت کی تخصیص اس بات کی دلیل ہے کہ محرم کو چہرہ ڈھانپنا ممنوع ہے۔

٧٠ المسلك في المناسك ...

٧١ كتاب المبسوط للسرخسي ... الجزء ٤، كتاب المناسك ...

اسی طرح "بہار شریعت" میں بحوالہ "عالمگیری" ہے۔[72]

لہٰذا ثابت ہوا کہ دم کے لازم ہونے کے لئے کم از کم چوتھائی چہرے کا چھپانا اور اس حالت پر چار پہر گزرنا ضروری ہے۔

اور اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ چھپا مگر وقت چار پہر سے کم گزرا تو صدقہ لازم ہوگا۔

اور اگر چوتھائی سے کم چھپا اور اس پر چار پہر گزر گئے تو بھی صدقہ لازم ہوگا۔

اور اگر چوتھائی سے کم چھپا اور اس پر وقت بھی چار پہر بھی نہ گزرا [illegible] پڑھیں۔

[illegible] سب کی سب [illegible] درست [illegible] کے [illegible] غالب یہی ہے کہ کم از کم چوتھائی [illegible] جب تک [illegible] سے چھپا یا اگرچہ [illegible] کے فعل سے ہو یا اپنے فعل سے [illegible] وقت [illegible] کے لئے صدقہ واجب ہوجائے گا [illegible] چوتھائی سے کم ہو تو کچھ لازم نہ ہوگا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم [illegible] ۲۷ [illegible] ۱۴۲۷ھ [illegible] ۲۰۰۶م F-297

## دورانِ سعی زوجین کا شہوت کے ساتھ ایک دوسرے کو چھونا

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنی بیوی کا ہاتھ تھامے عمرہ کی سعی کر رہا تھا کہ اسے شہوت پیدا ہوئی، اس صورت میں اس کا عمرہ صحیح ہو گیا یا نہیں اور اس پر کیا لازم آئے گا اور عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

(السائل: ایک حاجی، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورتِ مسئولہ میں مرد پر دم لازم ہوگا چنانچہ علامہ رحمت اللہ بن عبد اللہ سندھی حنفی اور ملا علی قاری لکھتے ہیں

72۔ حصہ ششم، حج کا بیان، جرم اور ان کے کفارے، ص ۱۰۳



[illegible] وعن [illegible] وهو قول [illegible] مسعود [illegible] بكر [illegible]

[illegible] في المجمع فعليه دم كما في المبسوط و [illegible]

الكافي و [illegible] و [illegible] شرح المجمع [illegible][73]

یعنی شہوت کے ساتھ مباشرت [illegible] تو تمام صورتوں میں اس پر دم لازم ہے جیسے کہ مبسوط [illegible] اور شرح مجمع وغیرہ میں ہے۔

اور صدر الشریعہ محمد امجد علی متوفی ۱۳۶۷ھ [illegible] ٢ ٥٥٤ کے حوالے سے لکھتے ہیں

مباشرت فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار [illegible] کرنے میں دم ہے اگرچہ انزال نہ ہو۔[74]

اور اس فعل سے عورت کو بھی لذت کا احساس ہو تو اس پر بھی دم لازم ہے چنانچہ [illegible] کے حوالے سے لکھتے ہیں

مرد کے ان افعال سے عورت کو لذت آئے تو وہ بھی دم دے۔[75]

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس، [illegible] ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ [illegible] دیسمبر ۲۰۰۶م F-30[illegible]

## متمتع کا قربانی سے قبل حلق کروانا

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کی قربانی نہیں ہوئی تھی اسے بتایا گیا کہ تمہاری قربانی ہوگئی ہے تو اس نے حلق کروا لیا تو اس صورت میں اس پر کیا لازم آئے گا؟

(السائل: محمد رضوان، حبیب حج گروپ، کھارادر)

73۔ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، باب الجنایات، فصل فی حکم دواعی الجماع، ص [illegible]

74۔ بہار شریعت، جلد [illegible]، حصہ ۶، ص [illegible]

75۔ بہار شریعت، جلد [illegible]، حصہ ۶، حج کا بیان، جرم اور ان کے کفارے کا بیان، ص [illegible]

باسمہ تعالیٰ و تقدس الجواب: اس صورت میں اس شخص پر دم لازم ہے کیونکہ امام صاحب کے نزدیک متمتع پر رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب واجب ہے، جب اس نے ذبح سے قبل حلق کروا لیا تو ترتیب برقرار نہ رہی جو کہ واجبات میں سے ہے، چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی متوفی ۱۱۷۴ھ واجبات حج کے بیان میں لکھتے ہیں

> بست و ہشتم تقدیم رمی جمرہ بر ذبح در حق قارن و متمتع است بست و نہم تقدیم ذبح بر حلق در حق قارن و متمتع است ۷۶
>
> یعنی چھبیسواں (واجب) رمی جمرہ کا ذبح پر مقدم ہونا قارن اور متمتع کے حق میں۔ ستائیسواں (واجب) ذبح کا بھی حلق پر مقدم ہونا قارن اور متمتع کے حق میں۔

لہٰذا ترک واجب کی وجہ سے اس پر دم لازم آئے گا چنانچہ علامہ رحمت اللہ بن عبداللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں

> و لو حلق قبل الذبح أو قبل الرمی أو نحر القارن أو المتمتع قبل الرمی فعلیہ دم ۷۷
>
> یعنی اگر حلق کروالیا (قارن یا متمتع) نے اس سے قبل حلق کیا یا قارن یا متمتع نے ذبح سے قبل حلق یا قارن یا متمتع نے رمی سے قبل ذبح کیا تو اس پر (ترک ترتیب کی وجہ سے) دم لازم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس، ۱ ذی الحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۱ دسمبر ۲۰۰۶م 234 F

## رمی، قربانی، حلق اور طواف زیارت میں ترتیب کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

۷۶۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، مقدمۃ الرسالۃ، فصل سیوم در بیان واجبات حج، ص ۴۴

۷۷۔ لباب المناسک، باب المتفرقات، فصل فی رفع الترتیب بین أفعال الحج



نیز جیسے رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب ہے اسی طرح طواف زیارت کا ان تینوں کے بعد کرنا واجب ہے یا مستحب ہے

(السائل: محمد عرفان ضیائی، از مکۃ المکرمۃ، پاکستان)

باسمہ سبحانہ تعالیٰ و تقدس الجواب: دسویں ذوالحجہ (یعنی یوم نحر) حجاج پر شرعاً چار کام ہیں

| | |
|---|---|
| ۱۔ رمی جمرہ عقبہ | ۲۔ جانور کی قربانی |
| ۳۔ حلق یا قصر | ۴۔ طواف زیارت |

اور اگر کسی نے طواف کے ساتھ سعی بھی کرنی ہو تو اس کے لئے پانچ چیزیں بھی مشروع ہیں ۷۸

علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ اور علامہ سراج الدین عمر بن نجیم حنفی متوفی ۱۰۰۵ھ لکھتے ہیں

> والحاصل أن ما یفعل یوم النحر أربعۃ: الرمی والنحر والحلق والطواف
>
> یعنی جاننا چاہئے کہ حاجی (قارن یا متمتع) کے لئے یوم نحر جو کام ہیں وہ چار ہیں (۱) رمی جمرہ عقبہ، (۲) جانور کی قربانی، (۳) حلق (یا تقصیر)، (۴) طواف زیارت

علامہ ابوبکر بن علی حداد یمنی حنفی متوفی ۸۰۰ھ لکھتے ہیں

> و فی النھایۃ: ذکور الترتیب بعضہ فی الرمی والذبح والحلق
>
> و الطواف ...

۷۸۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب للمخدوم محمد ہاشم التتوی، باب ... فصل ... ص ...

۷۹۔ البحر الرائق شرح کنز الدقائق، المجلد (۲)، کتاب الحج، باب الجنایات، فصل، تحت قولہ: أو أخر الحلق الخ، ص ۲۴

۸۰۔ النھر الفائق شرح کنز الدقائق، المجلد ۲، کتاب الحج، باب الجنایات، تحت قولہ: أو طواف الرکن، ص ۲

ج ... ف ... دا ... س ... ج ... و ... والط [illegible]

الطواف ... ج ۲ ... ۸۱

اور علامہ علاؤ الدین حصکفی ۱۰۸۸ھ ۸۲ اور ان سے علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ ۸۳ نقل کرتے ہیں

فتجب في يوم النحر ... [illegible] ... ثم الذبح ... [illegible]

... ثم ... ثم الطواف

یعنی یوم نحر کو حاجی (قارن یا متمتع) پر چار چیزیں واجب ہیں

(۱) رمی، (۲) قربانی، (۳) حلق، (۴) طواف زیارت۔

اور طواف زیارت کے درست ہونے کا وقت یوم نحر کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے۔ اس وقت سے قبل اگر کسی نے طواف زیارت کر لیا تو وہ طواف درست نہ ہوگا۔ اور یوم نحر کی صبح صادق کے بعد کرے گا تو درست ہو جائے گا اگرچہ وہ رمی وغیرہ سے قبل ہی کیوں نہ کر لے، چنانچہ علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ ۸۴ لکھتے ہیں اور ان سے علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ ۸۵ نقل کرتے ہیں

... [illegible] ... يوم النحر ... [illegible] ... الرمي

و ... [illegible]

یعنی طواف زیارت کے درست ہونے کا اول وقت ... ہے ... [illegible]

۸۱ الجوهرة النيرة ... كتاب الحج ... [illegible] ... ص ... ۲

۸۲ الدر المختار ... كتاب الحج باب الجنايات ص ۱۵۵

۸۳ رد المحتار على الدر المختار ... كتاب الحج مطلب في فروض الحج و واجباته ص ... ۴۷

۸۴ البحر الرائق ... كتاب الحج باب الإحرام ... إلى مكة يوم النحر الخ ص ... ۲

۸۵ منحة الخالق على البحر الرائق ... كتاب الحج باب الجنايات ... [illegible] ... الخ ص ... ۲



... [illegible] ... ہو جائے ... اگرچہ رمی اور حلق سے قبل ہو (یعنی رمی اور حلق سے قبل طواف زیارت کر لے تو طواف درست ہو جائے گا)۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص نے حلق (سر منڈوانے) سے قبل طواف زیارت کر لیا تو اس کا طواف درست ہو جائے گا اور اس طرح کرنے سے اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا

علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی سر منڈوانے سے قبل طواف زیارت کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں

... [illegible] ... في ... الحلق قبل الذبح ... [illegible]

... ثم الطواف ... [illegible] ... ۸۶

یعنی ... [illegible] ... میں قارن (حاجی) کے قربانی سے قبل حلق کرنے کے مسئلہ میں تصریح فرمائی ہے کہ حاجی نے جب حلق سے قبل طواف زیارت کر لیا تو اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا (کیونکہ طواف زیارت اور ... [illegible] ... میں ترتیب واجب نہیں بلکہ سنت ہے)

اور علامہ ... [illegible] ... ابن نجیم حنفی متوفی ۱۰۰۵ھ لکھتے ہیں

... [illegible] ... قبل الذبح ... [illegible]

... ثم ... الطواف ... [illegible] ... ۸۷

یعنی قارن (حاجی) کے ذبح سے قبل حلق ... کے مسئلہ میں شیخ الاسلام کی کتاب ... [illegible] ... سے منقول ہے کہ حاجی نے طواف و حلق پر مقدم کیا تو اس پر کوئی چیز لازم نہ آئے گی

اور علامہ سید احمد بن محمد طحطاوی حنفی متوفی ۱۲۳۱ھ لکھتے ہیں

... [illegible] ... لا يلزمه ... الطواف

۸۶ البحر الرائق شرح كنز الدقائق ... كتاب الحج باب الجنايات ... [illegible] ... الحلق الخ ص ... ۲۴

۸۷ النهر الفائق شرح كنز الدقائق ... كتاب الحج باب الجنايات ... طواف الركن ص ... ۲

[illegible] یحلق [illegible] ۸۸

یعنی، اگر حلق (سر منڈوانے) سے قبل طواف زیارت کر لیا تو اس پر کچھ لازم نہ آئے گا، لیکن اس طواف سے وہ احرام سے فارغ نہ ہوگا بلکہ حلق (یعنی سر منڈوانے) سے وہ احرام سے فارغ ہوگا

جس طرح حلق سے قبل طواف زیارت کرنے سے کچھ لازم نہیں آئے گا اسی طرح رمی سے قبل طواف زیارت کر لیا تو بھی یہی حکم ہے کہ اس پر کچھ لازم نہ ہوگا چنانچہ علامہ علی بن سلطان ملا علی قاری متوفی [illegible]ھ لکھتے ہیں

[illegible] طاف [illegible] قبل الرمی والحلق [illegible] ۸۹

یعنی، اگر مفرد یا اس کے غیر (متمتع و قارن) نے (جمرہ عقبہ کی) رمی (یعنی کنکریاں مارنے) اور حلق (یعنی سر منڈوانے) سے قبل طواف زیارت کر لیا تو اس پر کچھ لازم نہیں

اور علامہ علاء الدین حصکفی متوفی [illegible]ھ لکھتے ہیں

[illegible] لو طاف قبل الرمی والحلق ۹۰

یعنی، پس جس نے طواف زیارت رمی (یعنی جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے) اور حلق (یعنی سر منڈوانے یا تقصیر) سے پہلے کیا تو اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا۔

اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں

فلو طاف قبل الرمی والحلق لا شیء علیه ۹۱

۸۸ حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار، المجلد [illegible]، کتاب الحج، باب الجنایات، تحت قوله والحلق، ص ۵۲۵

۸۹ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، باب الجنایات، فصل [illegible] الترتیب بین افعال الحج، ص ۳۴٦

۹۰ الدر المختار، المجلد ۳، کتاب الحج، باب الجنایات، ص ۵۵٤

۹۱ الدر المختار، المجلد ۳، کتاب الحج، تحت قوله التنویر والترتیب [illegible]، ص ۵۲۰



یعنی، پس اگر رمی اور حلق سے قبل طواف زیارت کر لیا تو اس پر کچھ لازم نہ آئے گا۔

اسی طرح قارن یا متمتع حاجی نے اگر قربانی سے قبل طواف زیارت کر لیا تو اس پر بھی کچھ لازم نہیں ہوگا کیونکہ جس طرح رمی اور طواف زیارت میں ترتیب واجب نہیں اسی طرح قربانی اور طواف زیارت میں بھی ترتیب واجب نہیں، چنانچہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں

[illegible] لم یجب ترتیب الطواف علی الرمی لم یجب علی الذبح ۹۲

یعنی، جب طواف زیارت کا ترتیب رمی پر واجب نہیں تو اس کا ترتیب قربانی پر بھی واجب نہیں ہے

چنانچہ علامہ سید احمد بن محمد طحطاوی حنفی لکھتے ہیں

[illegible] طاف القارن و المتمتع [illegible] الذبح [illegible] الطواف [illegible] لا یلزم [illegible] الحج [illegible] فی القارن والمتمتع [illegible] ۹۳

یعنی، اور اسی طرح اگر قارن اور متمتع نے قربانی سے قبل طواف زیارت کیا (تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا) کیونکہ جب رمی جو قربانی پر (ترتیب میں) مقدم ہے اس سے قبل طواف زیارت کرنے سے کچھ لازم نہیں آتا تو قارن اور متمتع کے لئے قربانی سے قبل طواف زیارت کرنے سے بدرجہ اولیٰ کچھ لازم نہیں آئے گا

اور حق یہ ہے کہ طواف زیارت اور ان تینوں (یعنی رمی، ذبح، حلق) میں ترتیب واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔ چنانچہ علامہ رحمت اللہ بن عبداللہ سندھی حنفی اور علامہ علی

۹۲ رد المحتار علی الدر المختار، المجلد ۳، کتاب الحج، باب الجنایات، ص ۵۵۵

۹۳ حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار، المجلد [illegible] باب الجنایات، ص ۵۲۵

بن سلطان ملا علی القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں

[illegible] ۹۴

یعنی: اگر ترتیب طواف زیارت اور رمی و حلق کے مابین یعنی طواف زیارت کا رمی و حلق کے بعد ہونا تو وہ سنت ہے

اور علامہ علاء الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ لکھتے ہیں

[illegible] ۹۵

یعنی: اور اگر طواف زیارت اور رمی و حلق میں ترتیب تو وہ سنت ہے پس اگر رمی و حلق سے قبل طواف زیارت کر لیا تو اس پر کچھ لازم نہیں، اور مکروہ ہوگا۔

اور علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں

[illegible] ۹۶

یعنی: مگر طواف زیارت اور رمی و حلق میں ترتیب تو وہ سنت ہے

لہٰذا طواف زیارت اور امور ثلاثہ (رمی، قربانی اور حلق) میں ترتیب سنت ہے نہ کہ واجب جب اس نے حج قران یا تمتع کر لیا تو طواف زیارت اور امور ثلاثہ میں ترتیب واجب نہیں، چنانچہ علامہ رحمت اللہ سندھی حنفی طواف زیارت اور رمی و حلق کے مابین ترتیب کے بارے میں لکھتے ہیں

۹۴. المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، باب طواف الزیارة، فصل فی شرائط صحة الطواف، ص ۲۵۷

۹۵. الدر المختار، المجلد ۳، کتاب الحج، تحت قوله: التنویر والترتیب الأمر الحج، ص ۵۰۶

۹۶. رد المحتار علی الدر المختار، المجلد ۳، کتاب الحج، مطلب فی طواف الزیارة، ص ۵۰۷
أیضاً منحة الخالق علی البحر الرائق، المجلد ۲، کتاب الحج، باب الإحرام، تحت قول صاحب البحر: وفی المصنف هنا الخ، ص ۶۴۷



[illegible] ۹۷

یعنی: ان کے مابین ترتیب واجب نہیں

اور علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں

[illegible] ۹۸

یعنی: حاصل کلام یہ ہے کہ طواف زیارت کی ترتیب امور ثلاثہ پر واجب نہیں ہے

جب رمی و حلق میں مفرد، وہ حج کے لیے اور رمی، قربانی اور حلق میں قارن اور متمتع کے لیے ترتیب واجب ہے تو پھر اس ترتیب کا خلاف کرنے کی صورت میں دم واجب ہوتا ہے، چنانچہ علامہ سید احمد بن محمد طحطاوی حنفی لکھتے ہیں

[illegible] ۹۹

یعنی: دم صرف اس صورت میں لازم ہوگا جب وہ مطلقاً رمی سے قبل حلق کرے یا رمی سے قبل قربانی کرے اور وہ قارن یا متمتع ہو۔

اور امور ثلاثہ سے قبل طواف زیارت کرنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ضرور ہوگا چنانچہ علامہ علی بن سلطان ملا علی القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں

[illegible] ۱۰۰

یعنی: مگر یہ کہ اس نے سنت کا خلاف کیا تو (اس کا یہ فعل) مکروہ ہوگا [illegible]

۹۷. لباب المناسک مع شرحه، باب طواف الزیارة، فصل فی شرائط صحة الطواف، ص ۲۵۷

۹۸. رد المحتار علی الدر المختار، المجلد ۳، کتاب الحج، مطلب فی [illegible] الحج و بیانه، ص [illegible]

۹۹. حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار، المجلد [illegible]، کتاب الحج، باب الجنایات، ص ۵۲۵

۱۰۰. المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، باب طواف الزیارة، فصل فی شرائط صحة الطواف، ص ۲۵۷

لہٰذا فقہاء نے اس کے مکروہ ہونے کی تصریح کی ہے جیسے کہ علامہ علاء الدین حصکفی نے "در مختار" کے کتاب الحج میں فصل "جنایات حج" کے بیان میں لکھا "ویکرہ" (مکروہ ہے) اور باب جنایات میں لکھا ہے "ونعم یکرہ" (ہاں مکروہ ہے) اور شیخ رحمت اللہ سندھی نے "لباب المناسک" کے باب الجنایات، فصل فی ... میں لکھا "ویکرہ" اور (عمرہ یا حج کو رمی حلق سے قبل طواف زیارت کرنا) مکروہ ہے اور ملا علی قاری نے لکھا "مکروہ" ہے جیسے ... تو لاحظہ میں گذرا۔

اور اس کراہت سے مراد کراہت تنزیہی ہوں یعنی ... کراہت ترک سنت کی وجہ سے لازم آئی چنانچہ ملا علی قاری ... "اس عبارت "ویکرہ" کی شرح میں لکھتے ہیں

... لترکہ السنۃ ۲

یعنی اس لئے کہ اس نے سنت ترک کیا۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ فقہاء کرام نے لکھا ہے ایسا کرنے والے پر کچھ لازم نہیں، اور کراہت تحریمی ہوتی تو اس پر کچھ لازم ہوتا اور علامہ سید احمد بن محمد طحطاوی نے "در مختار" پر اپنے "حاشیہ" میں تصریح فرمائی ہے کہ صاحب در کے قول "مکروہ ہے" سے مراد مکروہ تنزیہی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں

قولہ: یکرہ، أی تنزیھًا لأنہ فی مقابلۃ السنۃ ۲ (۲) قولہ: ونعم یکرہ أی تنزیہًا کما یفیدہ ما تقدم ۳

یعنی صاحب در کا قول "مکروہ" ہے یعنی مکروہ تنزیہی ہے، کیونکہ وہ سنت کے مقابلہ میں ہے (اور دوسرے مقام پر تھا) صاحب در کا قول "ہاں مکروہ ہے" کا مطلب ہے مکروہ تنزیہی ہے جیسے کہ جو پہلے گذرا اس سے مستفاد ہے۔

۲ المسلک المتقسط، باب الجنایات، فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج، ص ۳۹۶

۲ ۲ کتاب الحج، ص ۴۰۶

۳ ۲ کتاب الحج، باب الجنایات، ص ۵۲۵



اور بعض علماء طواف زیارت اور امور ثلاثہ کے مابین ترتیب کو بھی واجب سمجھتے ہیں اور ملک عبد العزیز ... کی طرف عدم صحت کی بنا پر اس میں رخصت بھی کرتے ہیں، لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ ترتیب تو رمی، ذبح اور حلق میں واجب ہے نہ کہ طواف زیارت اور امور ثلاثہ (یعنی رمی، قربانی اور حلق) میں۔ چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں

والحاصل أن ... الترتیب ... الرمی ثم الذبح ثم الحلق ...

المفرد ... الرمی والحلق ۴

یعنی اور ترتیب صرف تین میں واجب ہے (۱) رمی، (۲) پھر ذبح (۳) پھر حلق لیکن مفرد پر ذبح واجب نہیں تو اس پر رمی اور حلق میں ترتیب باقی رہے گی۔

اور "بہار شریعت" کی عبارت جو طواف زیارت اور امور ثلاثہ کے مابین ترتیب کے وجوب کو ثابت کرنے کے لئے پیش کی جاتی ہے اس سے مراد یہ ہے ... تمام مناسک کو ادا کرنا ہے نہ کہ سب میں ترتیب کو واجب بتانا ہے ... ترتیب جہاں مذکور ہے اس میں تین کے مابین ترتیب واجب ہے اور ... چوتھے یعنی طواف زیارت کے ساتھ ترتیب مسنون ہے جیسے کہ فقہ کی دیگر معتمد کتب میں اس کی تصریح موجود ہے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

یوم السبت، ۲ ... ۳ ... ۲ م 84 F np

۴ الدر المختار علی الدر المختار ... کتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباتہ، ص ۴۷

# عورتوں کے مسائل

## عورت کن کن مردوں کے ساتھ سفر حج وعمرہ کے لیے جا سکتی ہے

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورت کن مردوں کے ساتھ حج یا عمرہ کے لیے جا سکتی ہے یعنی کس کس کے ساتھ اس کا جانا جائز ہے؟

(السائل: محمد نعمان، کراچی)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: عورت ایسے مرد کے ساتھ جا سکتی ہے جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتا ہے اور عورت جن مردوں کے ساتھ سفر کر سکتی ہے جن کے ساتھ نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو، چنانچہ علامہ فخر الدین عثمان بن علی زیلعی حنفی متوفی ۷۴۳ھ لکھتے ہیں

والمحرم من لا یجوز له مناکحتها علی التأبید بنسب أو رضاع أو مصاهرة[205]

یعنی عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ ایسے مرد کے ساتھ سفر کو نکلے جس سے اس کا نکاح نسب یا رضاعت یا مصاہرت (سسرالی رشتے) کی وجہ سے ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔

یعنی عورت ان مردوں کے ساتھ جائے جو اس کے محرم ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الجمعۃ، ۲ ذوالحجۃ ۱۴۲۹ھ، ۱۹ ستمبر ۲۰۰۸م F 374

## بغیر محرم کے سفر حج کا شرعی حکم اور حکومت کی حج پالیسی

الاستفتاء: محترم علامہ صاحب! عورت کے بغیر محرم کے سفر حج پر جانے کا شرعی حکم اور حکومت کی حج پالیسی، اس کے بارے میں مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ قرآن و

205۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، المجلد ۲، کتاب الحج، ص ۲۴۲



حدیث اور ائمہ کے اقوال کی روشنی میں جواب دیں۔ مزید یہ کہ گزشتہ حکومتیں اور موجودہ حکومت نے اس سلسلے میں اقدام کیے ہیں ان کی بھی وضاحت کر کے ممنون فرمائیں۔ کیا حکومت کی پالیسی اسلام کے قوانین کے مطابق ہے یا نہیں اور اگر نہیں ہے تو اسے صحیح کرنے کے لیے کیا قدم اٹھانے چاہئیں۔ مزید یہ کہ اس موضوع پر کس کتاب سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(السائل: محمد حسین، زوجہ ممتاز مسجد، بانی تحفظ پاکستان، کراچی)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ وتقدس الجواب: جس عورت کو حج کے لیے شرعاً سفر کرنا پڑے اور اس کے ساتھ اس کا شوہر یا محرم نہ ہو تو اس پر حج فرض نہیں۔

**سفر کی قسمیں:** یاد رہے کہ سفر کی دو قسمیں ہیں ایک اضطراری ہے اور دوسرا اختیاری۔ اضطراری سفر کا حکم یہ ہے کہ اس کے لیے محرم یا شوہر کی کوئی قید نہیں ہے، چنانچہ علامہ شمس الدین سرخسی متوفی ۴۹۳ھ لکھتے ہیں

ہجرت کرنے والی عورت کا سفر سفر ہے کیونکہ وہ حج کو نہیں بلکہ اضطراراً نجات حاصل کرنے کے لیے جا رہی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کو راستہ میں مسلمانوں کا لشکر مل جائے اور اس کو پناہ اور امن حاصل ہو جائے تو اب بغیر محرم کے جانا اس کے لیے جائز نہیں ہے اور پہلے بھی جان بچانے کے لیے اس کا جانا اضطراری تھا۔[206]

اور اختیاری سفر کا حکم یہ ہے کہ بغیر محرم یا شوہر کے عورت تین دن یا اس سے زائد کا سفر نہیں کر سکتی اور حج کا سفر اختیاری ہے اضطراری نہیں۔

**قرآن:** قرآن میں ہے

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا[207]

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ (کنز الایمان)

206۔ المبسوط، جلد ۴، ص

207۔ آل عمران: ۹۷

اللہ تعالیٰ نے حج اس پر فرض فرمایا جو استطاعت رکھتا ہو تو جیسے اس کے پاس زاد راہ نہ ہو تو اس میں حج کی استطاعت نہیں ہوتی، اور جو عاقل و بالغ نہ ہو اس میں بھی استطاعت نہیں ہوتی۔ اسی طرح وہ عورت جس کے ساتھ اس کا محرم یا شوہر نہ ہو اس میں بھی حج کی استطاعت نہیں یعنی عورت کو بغیر محرم یا شوہر کے سفر کرنا حرام ہے اور یہ اس وقت ہے جب عورت حج کے لئے شرعی سفر کرنا چاہے (یعنی عورت کی رہائش اور حرم مکہ کے درمیان تین دن یا اس سے زیادہ کی مسافت ہو)۔

**احادیث:** چنانچہ حدیث شریف میں ہے

۱۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ... رسول اللہ ﷺ ... [illegible] ... ومعها ذو محرم (۲۰۸)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت غیر محرم کے تین دن کا سفر نہ کرے۔

۲۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ ... [illegible] ... الیوم الآخر ... مسیرۃ ... [illegible] ... ومعها ذو محرم (۲۰۹)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو وہ غیر محرم کے تین راتوں کی مسافت نہ کرے۔

۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

... [illegible] ... ومعها ... ذو محرم (۲۱۰)

۲۰۸ صحیح مسلم کتاب الحج باب ۷۴ سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ ص ... الحدیث ... ج ... ۳۲۸

۲۰۹ صحیح مسلم ص ... الحدیث ... ج ... ۳۲۸

۲۱۰ صحیح مسلم ص ... الحدیث ... ج ... ۳۲۸



یعنی غیر محرم کے عورت تین دن کا سفر نہ کرے۔

۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ... [illegible] ... ومعها ... [illegible] ... ذو محرم منها (۲۱۱)

یعنی جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتی ہے اس کے لئے اس کے باپ، بیٹے، بھائی، شوہر یا کسی اور محرم کے بغیر تین دن کا سفر حلال نہیں۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لا یحل ... [illegible] ... ومعها رجل ذو ... (۲۱۲)

یعنی کسی عورت کو بھی جائز نہیں کہ وہ ایک رات کا سفر بھی غیر محرم مرد کے ساتھ کرے۔

۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ!

... [illegible] ... فحج مع امرأتک (۲۱۳)

یعنی میری بیوی حج کو جا رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھا ہوا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

اور حج کا سفر اختیاری ہے اضطراری نہیں اس لئے بغیر شوہر یا محرم کے جانا شرعاً جائز

۲۱۱ صحیح مسلم ص ... الحدیث ۴۲۳ ج ...

۲۱۲ صحیح مسلم ص ... الحدیث ۹ ... ج ... ۳۲۹

۲۱۳ صحیح مسلم ص ... الحدیث ۴۲۴ ج ...

نہیں جیسا کہ مسند احمد [illegible] حدیث سے ثابت ہے اور احناف کا بھی نظریہ ہے چنانچہ امام شمس الدین سرخسی حنفی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں:

ہمارے نزدیک بغیر شوہر یا محرم کے عورت کا سفرِ حج پر جانا جائز نہیں۔ (24)

اس سے احناف کے نزدیک محرم یا شوہر کا ساتھ ہونا عورت پر وجوبِ حج کی شرائط میں سے ہے یعنی جب عورت اور مکہ مکرمہ کے درمیان تین دن یا اس سے زیادہ کی مسافت ہو تو عورت پر حج فرض ہونے کے لئے شرط ہے کہ اس کے ساتھ شوہر یا اس کا محرم ہو، اگر یہ شرط پائی گئی تو حج فرض ہوگا اور اگر نہ پائی گئی تو حج بھی فرض نہیں بالکل اسی طرح جیسے بلوغ وجوبِ حج کی شرط ہے تو نابالغ پر حج فرض نہیں یونہی وجوبِ حج کی ایک شرط محرم کا ساتھ ہونا ہے، چنانچہ علامہ نظام الدین حنفی متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں:

ومنها المحرم للمرأة [illegible] أو محرم [illegible]

وبينها وبين مكة مسيرة ثلاثة أيام هكذا في المحيط (25)

یعنی، وجوبِ حج کی شرائط میں سے عورت کے لئے محرم (یا شوہر) کا ساتھ ہونا ہے عورت جوان ہو یا بوڑھی جبکہ اس کے اور مکہ مکرمہ کے مابین تین دن کی مسافت ہو اسی طرح "محیط" میں ہے۔

نابالغ پر حج فرض نہیں مگر جائے تو اسے منع نہیں کیا جاتا اور عورت کا معاملہ یہ ہے وہ اگر محرم یا شوہر کے بغیر جائے تو گنہگار ہوگی جیسا کہ مسند احمد والی حدیث سے واضح ہے۔ اور اس معاملے خصوصیت [illegible] یہی ہے جو احناف کا مذہب ہے یعنی [illegible] اس عورت کو حج کے سفر پر جانے کی اجازت نہیں دی جاتی جس کے ساتھ محرم یا شوہر نہ ہو۔ ہاں عورت اگر بغیر محرم کے حج کا سفر کرتی ہے تو گنہگار ہوگی، اس کا حج ادا ہو جائے

24 المبسوط للسرخسي، ج ٤، ص [illegible]

25 الفتاوى الهندية المعروف بالفتاوى العالمكيرية، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج وفرضيته ووقته و شرائطه الخ، ص [illegible]



گا، چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی [illegible] کے حوالے سے لکھتے ہیں:

عورت بغیر محرم یا شوہر کے حج کو گئی تو گنہگار ہوئی مگر حج کرے گی تو حج ادا ہو جائے گا۔ (26)

یہ وہ عورت ہے جو استطاعت رکھتی ہے مگر اس کا کوئی محرم یا شوہر نہیں یا ہے مگر اس کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں اس صورت میں عورت پر یہ لازم ہے کہ محرم کا نفقہ بھی برداشت کرے اور اگر وہ دونوں (یعنی اپنے اور ساتھ جانے والے محرم) کے اخراجات پر قدرت نہیں رکھتی تو ایسی صورت میں اس پر حج فرض نہیں چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی "درمختار" و "ردالمحتار" کے حوالے سے لکھتے ہیں:

محرم کے ساتھ جائے تو اس (محرم) کا نفقہ عورت کے ذمہ ہے لہٰذا اب یہ شرط ہے کہ وہ اپنے اور محرم کے نفقہ پر قادر ہو۔ (27)

یہ مسئلہ جمیع کتبِ فقہ و فتاویٰ میں مذکور ہے جیسے ہدایہ، شرح وقایہ، کنز الدقائق، قدوری، نور الایضاح، فتح القدیر، کفایہ، عنایہ، بنایہ، تبیین الحقائق، بحر الرائق، جوہرۃ النیرہ، مراقی الفلاح، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، درمختار، ردالمحتار، حاشیۃ الطحطاوی علی الدر، فتاویٰ تاتارخانیہ، فتاویٰ [illegible]، فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت وغیرہا اور اس کے علاوہ خصوصاً حج کے موضوع پر لکھی گئی کتب و رسائل میں موجود ہیں، جیسے مناسک ملا علی قاری، حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب [illegible] امام اہلسنت امام احمد رضا [illegible] علامہ فیض احمد اویسی کی مختصر کتاب "حج کا ساتھی" بہت مفید ہیں اس کے علاوہ آپ بہارِ شریعت حصہ (۶) اور رفیق الحرمین سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم [illegible] محرم الحرام ۱۴۲۳ھ، ۲۰۰۲ء (235-A)

26 بہار شریعت، حصہ ششم، وجوبِ ادا کے شرائط، ص [illegible]

27 بہار شریعت، حصہ ششم، وجوبِ ادا کے شرائط، ص [illegible]

## عورتوں کا آواز بلند تلبیہ پڑھنا اور دعائیں مانگنا

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورت احرام باندھنے کے بعد تلبیہ و دعا میں کتنی آواز کے ساتھ پڑھے جبکہ عورتوں کو دیکھا ہے خصوصاً طواف میں آواز بلند دعا میں پڑھتی ہیں بسا اوقات تو ایک آگے زور سے پڑھ رہی ہوتی ہے باقی اس سے سن کر پڑھتی ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عورت مرد طواف کر رہے ہوتے ہیں عورت آگے پڑھ رہی ہوتی ہے اور مرد اس سے سن کر اس کے ساتھ پڑھ رہا ہوتا ہے؟

(السائل: محمد ہاشم کی، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: عورت کا تلبیہ شرعاً ممنوع جبکہ محرم ہے یونہی عورت کی آواز بھی عورت ہے، چنانچہ علامہ ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان کرمانی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

و لا ترفع صوتها ... لما روی عن النبی ﷺ ... سمع صوت ... عن ... الله ... و ... في ... و المعنى ... [۲۰۸]

یعنی عورت تلبیہ کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند نہ کرے، کیونکہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا: حلق میں رہو ... اللہ ... اس عورت کے متعلق ... اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ عورت کی آواز فتنہ کا سبب ہے۔

اور علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں:

سوم آنکہ رفع نکند آواز بصوت خود در تلبیہ بخلاف مرد[۲۰۹]

۲۰۸۔ المسالک فی المناسک، القسم الثانی ... فصل فی احرام المرأۃ و ... ص ۲۵

۲۰۹۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب اول، فصل پنجم، ص ۶۲



یعنی تیسرے یہ کہ عورت تلبیہ کہتے ہوئے اپنی آواز بلند نہ کرے بخلاف مرد کے۔

تو ثابت ہوا کہ عورت کو تلبیہ میں آواز بلند کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اس کی آواز صرف اس کے اپنے کانوں تک آئے، اور طواف میں بھی یہی حکم ہے، دیگر دعاؤں میں بھی عورت کے لئے یہی حکم ہے، اس کا خلاف کرنے والی خواتین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں اور آئندہ اس کا التزام کریں، اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس، ۷ ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۸ دیسمبر ۲۰۰۶م 326-F

## حالتِ حیض میں عورت احرام کیسے باندھے اور افعالِ حج کیسے ادا کرے؟

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مکہ مکرمہ میں عورت اگر حج کا احرام باندھنے کے وقت حالت حیض میں ہو تو احرام کیسے باندھے اور حج کے باقی افعال کیسے ادا کرے؟

(السائل: حافظ محمد، حج گروپ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: احرام باندھنے کے وقت عورت اگر حالت حیض میں ہو تو وہ اسی حالت میں احرام باندھے یعنی غسل کرے اور اپنی رہائش گاہ سے غسل کر کے حج کے احرام کی نیت کرے اور تلبیہ کہے یوں احرام کی نیت سے تلبیہ کہتے ہوئے وہ محرمہ ہو جائے گی، اس حالت میں اسے کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں، یہ غسل صرف نظافت کے لئے ہے۔ اس طرح حیض کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے اس لئے طواف کرنا بھی ممنوع ہے اور چونکہ طواف نہیں کر سکتی اس لئے اس کے بعد والی سعی بھی لازم نہیں، اور وہ عورت آٹھ تاریخ کو منیٰ میں ہو تو وہاں ذکر و استغفار کرتی رہے اور درود شریف پڑھتی رہے، اسی طرح نو تاریخ کو عرفات میں وقوف کرے اور حالت حیض وقوفِ عرفہ کو مانع نہیں وہاں بھی ذکر و استغفار

کرے پھر مزدلفہ میں رات کا قیام و صبح صادق کے بعد کا وقوف کرے، جمرات کی رمی کرے اور قربانی کرے، اس حالت میں ممنوع نہیں کی گئی ہے، اور قربانی کے بعد حلق یا قصر کرکے احرام سے فارغ ہو جائے پھر حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کرکے پاکی حاصل کرنے کے ساتھ طواف زیارت کر لے اور اگر بارہ ذوالحجہ تک پاک ہو جائے تو طواف زیارت کرے، اور اگر بارہ تاریخ دن کا وقت ختم ہونے سے پہلے غروب آفتاب سے قبل صبح صادق تک رہتا ہے اگرچہ غروب آفتاب تک نہیں اور اس کے بعد ... ہے اس لئے بارہ ذوالحجہ کی رات بھی اوقات کے ... ہو، پھر جائے کا اس وقت ختم ہو، اس تاریخ کو غروب آفتاب سے قبل ختم ہو غسل کرکے غروب سے قبل چار پھیرے طواف کر سکتی تھی تو جب ... کوتاہی کی صورت میں دم لازم ہو جائے گا، لیکن غروب آفتاب سے قبل ختم ہو کر غسل کرکے چار پھیرے طواف کے نہیں کر سکتی تھی یا غروب آفتاب کے بعد ختم ہو تو دونوں صورتوں میں اس پر کچھ لازم نہ ہوگا جب بھی حیض سے پاک ہو غسل کرکے طواف زیارت کرنا فرض ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم ... ۲۱ ذوالقعدہ ۱۴۲۷ھ ... ۲۰۰۶ء F.93

## حالتِ حیض میں حج میں کون کون سے افعال ممنوع ہیں؟

مستفتی: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورت حائضہ ہو جائے تو ایام حج میں وہ کون کون سے کام کر سکتی ہے اور کس کس فعل سے شرعاً منع ... اور اگر عورت اس حالت میں طواف کر لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(السائل: ایک حاجی، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ... ھ لکھتے ہیں

جائز ست مر زن حائض را ادائے جمیع افعال حج و عمرہ از احرام و وقوف



عرفات و مزدلفہ و رمی و غیرہ الا طواف کعبہ ... جائز نیست ... عدم جواز ... دخول مسجد ... عدم صحت ...

... ۲۲

یعنی حائضہ عورت کو حج و عمرہ کے تمام افعال جیسے احرام، وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ اور رمی وغیرہ جائز ہیں سوائے طواف کعبہ کے کہ وہ جائز نہیں، اور اس لئے حائضہ عورت نے جو طواف کیا عدم جواز ... (یعنی طواف) کیا ہے نہ کیا، (یعنی طواف) بالکل صحیح ہوگا ہی نہیں۔

اور حالت حیض میں طواف زیارت کرنے کی صورت میں اس پر بدنہ لازم ہوگا یعنی ... اونٹ یا گائے حرم میں ذبح کرے اور ... توبہ بھی کرے ... اور ... ختم ہونے پر طواف زیارت کا اعادہ کرے اور اعادہ کرنے کی صورت میں بدنہ ساقط ہو جائے گا ... چنانچہ ملا علی قاری حنفی متوفی ... ھ لکھتے ہیں

ولو طافت المرأة ... في أيام حيضها ... بدنة ... المسجد ... السرف ... من الإعادة ... المعصية ... مع البدنة ۲۳

یعنی عورت نے طواف کیا پھر اس کا طواف اس کی عادت کے ایام میں ہوا ... تو اس کا طواف صحیح ہو گیا اور اس پر بدنہ لازم ہوا اور وہ گنہگار ہوئی دونوں ... مسجد میں داخل ہونے ... اور اس حالت میں طواف کرنے سے اور اس پر دم لازم ہے ... پاک ہو کر طواف کا اعادہ کرے ... اعادہ کر لیتی ہے تو ... ساقط ہو جائے

۲۲ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب ... فصل پنجم ص ...

۲۳ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط ... فصل ... في أيام النحر، ص ۲۸۸

واجب ہوتی ہے نہ اس پر معصیت کی وجہ سے توبہ لازم ہے اگرچہ

ہو جاتا ہے۔

اور اسی سے مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی نقل کرتے ہیں:

طواف زیارت کرنے سے حالت حیض میں صحیح ہوگا طواف رکن مقدار

واجب سے لازم آئے گا دم اور نہ ہی قضا اگرچہ طواف کا سبب ... طواف

طواف بغیر طہارت والا سبب ہو جاتا ہے طواف مع الطہارۃ

میں اگر اعادہ کرے تو ساقط ہو جاتا ہے اور جب اعادہ نہ کرے تو

معصیت اگرچہ ساقط ہو جاتا ہے [222]

یعنی اگر حیض والی عورت طواف زیارت کرلے تو مقدار واجب کے

حساب سے طواف ادا ہو جائے گا اور اس پر (یعنی حائضہ پر) قربانی

دینا لازم آئے گا اور ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے کا

(اس حالت میں) طواف کرنے کے سبب گناہ ہوگی۔ اور اگر طہارت

کے ساتھ اس طواف کا اعادہ جب ہوگا، پس اگر اس نے اعادہ کر لیا تو

اس سے دم (یعنی قربانی) ساقط ہو جائے گا، اور

اس کا گناہ سے توبہ جب ہو ... (یعنی گناہ سے توبہ

واجب ہوئی ہے)۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم ... [illegible] 355-F

## حج سے بارہ روز قبل عمرہ کے احرام کی حالت میں حیض کا آجانا

مستفتی: ... کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک

خاتون حج تمتع کے ارادے سے مکہ مکرمہ پہنچی کہ اس کے ایام ماہواری شروع ہو گئے اب وہ کیا

[222] حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب ... فصل پنجم، ص ...



کرے؟ جبکہ حج کو بھی بارہ دن باقی ہیں؟

باسمہ تعالیٰ و تقدس الجواب: صورت مسئولہ میں اس عورت کو

چاہئے کہ وہ احرام کی پابندی میں رہے، یہاں تک کہ اس کی ماہواری ختم ہو اور ماہواری ختم

ہونے کے بعد غسل کرے اور غسل میں بال نہ کھولے کہ وہ حالت احرام میں ہے اور اس

حالت میں بالوں سے میل چھڑانا ممنوع ہے، چونکہ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ

اور اس کے رسول ﷺ کو حاجی کا احرام میں پراگندہ و میلا کچیلا رہنا پسند ہے جیسے کہ مشکوٰۃ

شریف ... میں ... کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

حدیث ہے کہ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ حاجی کو کیسا ہونا چاہئے؟ فرمایا پراگندہ و میلا

کچیلا۔

پھر عمرہ ... کے لئے احرام و غسل لے اور ... اس سے پہلے حیض کی بنا پر عمرہ ادا نہ کی

سے قبل ہی احرام سے نکلنے کی نیت کرلی تو اس نیت سے وہ احرام سے آزاد نہ ہو جائے گی مگر اس

پر صرف ایک دم اور عمرہ کی قضا لازم ہوگی اور اگر وہ جانتی ہے کہ یعنی عمرہ سے قبل محض

ترک احرام کی نیت کر لینے سے وہ احرام سے نہیں نکلتی پھر بھی اس نے ممنوعات احرام کا

ارتکاب شروع کر دیا تو جتنے جرم اس سے سرزد ہوئے تمام کی جزا لازم ہوگی اور

عمرہ کی قضا بھی کرنی ہوگی اور توبہ بھی ... فی ... [illegible] فی زیارۃ المحبوب

... [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم ... ذوالقعدہ ... [illegible] 304-F

## حائضہ کے لئے احرام حج کے وقت غسل کا حکم

مستفتی: ... کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ...

نے عمرہ کا احرام باندھا اور آئے عمرہ کیا احرام سے فارغ ہو گئے اب مکہ سے حج کا احرام

باندھنا ہے اور احرام کے لئے غسل کا حکم ہے یا وہ عورت بھی احرام کے لئے غسل کرے جو اس وقت ماہواری میں ہو؟

(السائل: حاجی زبیب حج گروپ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: حائضہ عورت کے لئے احرام سے قبل غسل کرنا مستحب و مستحسن ہے کیونکہ وہ حائضہ جو حج افراد کا احرام باندھے مکہ داخل ہو اس کے لئے تو ممکن ہے کہ وہ بھی غسل کرے تو جب حالت احرام میں حائضہ ہو دخولِ مکہ کے لئے غسل کا حکم ہے تو احرام سے قبل حالتِ حیض میں اسے غسل کا حکم دیا جائے گا مگر یہ غسل فرض یا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، چنانچہ علامہ ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان کرمانی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

و كذا [illegible] الحائض و النفساء [illegible] للنظافة [illegible]

[illegible] و النبي ﷺ [illegible]

[illegible] مكة و هي حائض [222]

یعنی، اسی طرح حائضہ اور نفاس والی عورت غسل کرے کیونکہ یہ غسل صفائی کے لئے ہے نہ کہ نماز کے لئے، اور نبی ﷺ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو مکہ داخل ہوتے وقت غسل کا حکم فرمایا، حالانکہ وہ حیض سے تھیں۔

اور بغیر غسل کے احرام باندھنا مکروہ تنزیہی ہے اگرچہ عورت حائضہ یا نفاس والی ہو اسی طرح مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ کی کتاب "حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب" کے باب اول فصل ہشتم میں ہے۔ کیونکہ اس وقت غسل مسنون ہے اور سنت کا خلاف مکروہ تنزیہی ہے۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الثلاثاء، ۵ ذو الحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲۶ دیسمبر ۲۰۰۶م (331-F)

[222] المسلك في المناسك، القسم الثاني في بيان نسك الحج [illegible] ص ۳۷۴



# عورت حالتِ حیض میں طوافِ زیارت کرے تو حج کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے قافلہ میں سے ایک خاتون کے ایام چل رہے ہیں اس وجہ سے طوافِ زیارت نہ کر سکی اور وقت روانگی بھی قریب ہے، مدینہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ طواف فرض ہے، اس صورت میں فرض کو ادا کرنے کے لئے طوافِ زیارت کر لے تو فرض ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

(السائل: ایک حاجی، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسی صورت پیش آ جائے تو روانگی مؤخر کروالی جائے اور [illegible] کے لئے [illegible] مقصد [illegible] لے، سب کے سب اس عذر [illegible] اور عورت کی مجبوری کو بخوبی سمجھتے ہیں کیونکہ چاروں مذاہب میں [illegible] وہاں کے مقامی علماء کے ہاں بھی طوافِ زیارت کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا اور پھر وہ حالتِ حیض میں طوافِ زیارت کے جواز کے قائل بھی نہیں اور پھر یہ مسئلہ اتفاقی بھی ہے اس لئے روانگی مؤخر کروانا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اگر بالفرض عورت روانگی مؤخر کروانے پر راضی نہیں ہوتی تو اس صورت میں اسے سمجھایا جائے کہ تیرا حج پورا نہیں ہوا کیونکہ حج کا ایک فرض باقی ہے۔ اور تیرے یہاں آنے، قیام کرنے، مشقت اٹھانے، تیاری پیش کرنے کا اصل مقصد جب حج کی ادائیگی ہے، اور جو فرض ہوتی ہے اس کو ادا کئے بغیر عورت مرد پر بھی حلال نہیں ہوتی۔ اس طرح اور باتیں کر کے اسے راضی کیا جائے اور سوال میں جس صورت کے بارے میں پوچھا گیا ہے اسے انتہائی مجبوری کی حالت میں اختیار کیا جائے جب اور کوئی چارہ نہ ہو۔ اور صورت مسؤلہ میں جواب یہ ہے کہ وہ عورت اگر اسی حال میں طواف کر لے تو اس کا فرض ادا ہو جائے گا اور دم بدنہ بھی لازم ہوگا یعنی اس پر لازم ہے کہ ایک گائے یا اونٹ اس حال میں طوافِ زیارت کرنے کے جرمانے کے طور پر حدودِ حرم میں ذبح کرے اور ساتھ توبہ بھی کرے۔

اس حال میں طواف کرنا گناہ ہے۔ چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں

> حائضہ ست مر زن حائض را ... و جمیع افعال حج و عمرہ از احرام و وقوف عرفات و سعی بین صفا و مروہ و غیرہ آن الا طواف کعبہ ... جائز
> ... ست ... محرم ... طواف ... حائض ... فعل ... ست ... صحت ... لہٰذا ... ابن امیر الحاج ... در "منسک" خود گفتہ ... حائض ... قبل از ... طواف زیارت ... رفتہ ... پاک
> ... شدن ... قبل از طہارت ... یا ... طواف ... طواف ... حج ... بیان
> ... و ... داخل مسجد ... طواف ...
> فعل ... طواف ... معصیت ... صحیح ... حج
> لازم ... ذبح ... یک ... مسئلہ ... الوقوع ...
> ... مولانا علی قاری ... شرح مسلک متوسط
> ... طواف زیارت ... صحیح ... طواف ...
> ... فرضیت لازم ... ذبح ... واجب ... دخول
> ... طواف غیر طہارت ... واجب ... اعادہ ... طواف ...
> ... اعادہ ... ساقط ... جب ... شدہ ...
> ... معصیت ... ۲۲۴

یعنی، حائضہ عورت کو حج و عمرہ کے تمام افعال جیسے احرام، وقوف عرفات، سعی سب کرنا جائز ہے سوائے طواف کعبہ کے ... جائز نہیں
... سے ... اس کے فعل کا حرام ہونا ہے ... صحت
کی نفی ... ہوگا، چنانچہ علامہ ابن امیر الحاج نے اپنی "منسک" میں لکھا
طواف زیارت ... سے قبل ... عورت کو ... جائے ... اس کے





رکھتا اس کے پاک ہونے سے قبل وطن لوٹ گئیں تو وہ عورت کسی عالم
کے پاس آ کر مسئلہ دریافت کرے کہ ایسی حالت میں طواف کروں یا نہ
کروں ... تو ... صحیح ہو جائے گا یا نہیں تو ... جواب میں
بتانا چاہئے کہ تمہارا ... میں ... طواف کرنا جائز نہیں۔
... تم نے ... گناہ ... تمہارا حج صحیح ہو گیا اور
تم پر بدنہ یعنی ... واجب ہوگا ... کرنا لازم ہے اور یہ مسئلہ ...
... آتا ہے ... پیش ہوتی ہے۔

اور مولانا علی قاری نے "المسلک المتقسط" ۲۲۵ میں لکھا کہ
حیض والی طواف زیارت کرلے تو ... فرضیت کے ... یہ طواف صحیح
ہو جائے گا اور اس پر بدنہ (اونٹ ... ) ذبح کرنا لازم آئے گا اور
مسجد میں بغیر پاکی کے داخل ہونے ... حالت میں طواف
کے ... گناہ ہوگا۔ ... حالت میں اس طواف کا اعادہ اس پر
لازم ہوگا۔ ... اعادہ ... بدنہ ... ساقط ہو جائے
... کے بعد ... لازم ہوں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخمیس ۱۹ ذوالحجۃ ۱۴۲۷ھ ... ۲ ... F-357

## ماہواری ختم ہونے پر طواف زیارت کیا کہ پھر شروع ہوگئی

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک
عورت کو اس کی عادت کے مطابق ... ختم ہو گئی اس کے بعد اس نے پاک ہو کر
غسل کیا ... کے بعد اس نے ... طواف زیارت بھی کر لیا ... تو ...
... ہو گئی اس صورت میں اس کا طواف درست ہوا یا نہیں اور اس

عورت پر دم لازم ہوگا یا نہیں؟

(السائل محمد قاسم، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورت مسئولہ میں اگر عورت نے طواف زیارت ماہواری کے ایام شروع ہونے سے پہلے پورے چار چکر ادا کر لیے تھے اور باقی چکر ماہواری کے خوف سے ترک کر دیے تو اس کا طواف صحیح ہو گیا مگر اس پر دم لازم ہوگا یا باقی چکروں کا لوٹانا لازم ہوگا اور وہ حلال ہوگی، چنانچہ علامہ رحمت اللہ سندھی متوفی ۹۹۳ھ لکھتے ہیں:

[illegible] ۲۲۶

یعنی عورت نے طواف زیارت کر لیا چار چکر اس کی عادت کے ایام میں ماہواری کا خوف ہوا تو اس کا طواف صحیح ہوگیا اور اس پر دم لازم ہوگیا اور وہ حلال ہوگئی۔ یعنی ۰۰۰ جو سے ایک حد میں داخل ہے اور ماہواری کے سبب طواف کی مہلت ہے۔

اور اس پر لازم ہے کہ ماہواری سے پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کے باقی چکر ادا کرے اور اگر ادا کر لیتی ہے تو اس پر سے دم ساقط ہو جائے گا، چنانچہ لکھتے ہیں:

[illegible] ۲۲۷

یعنی اس پر لازم ہے کہ وہ پاک ہو کر طواف زیارت کا اعادہ کرے، پس اگر وہ اس کا اعادہ کر لیتی ہے تو اس پر سے وہ ساقط ہو گیا جو واجب ہوا تھا (یعنی دم ساقط ہو جائے گا)۔

اور گناہ بہر حال باقی رہے گا جس کے لئے توبہ کرنا ضروری ہوگی چنانچہ مذکورہ بالا عبارت کے تحت ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

۲۲۶۔ [illegible]

۲۲۷۔ [illegible]



[illegible] ۲۲۸

یعنی اس پر معصیت (گناہ) کی جہت سے توبہ لازم ہے جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔

اور اس صورت میں چونکہ عورت کا قصور نہیں ہے کیونکہ اسے ماہواری آ گئی اور اس نے مسئلہ کر کے پھر طواف زیارت یا اس طواف کے چکر ماہواری کی مدت یعنی ان دنوں کے اندر سے پہلے ماہواری شروع ہونے سے پہلے پورے کیے ہیں تو اس کا طواف صحیح ہوگا اور اس پر دم لازم ہوگا اور وہ حلال ہوگی اور اگر وہ ماہواری سے پاک ہونے کے بعد باقی چکر ادا کرے اور طواف کر لے تو دم ساقط ہو جائے گا تو پھر توبہ کرنی ہوگی اور معصیت کا حکم لگایا ہے اس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ شاید اس نے عادت کی مدت سے پہلے ماہواری جب آئی ہے اور اس مدت میں طہر متخلل بھی حیض ہی ہوتا ہے تو اسے اس مدت میں یعنی دنوں تک انتظار کرنا چاہیے تھا کہ مدت میں حیض کا وقت رہتا ہے اور اس صورت میں جبکہ عورت اپنی عادت کے مطابق ماہواری سے پاک ہوئی اور طواف زیارت کا وقت بھی باقی ہے اور حیض کی مدت بھی باقی ہے اور وہ مدت حیض میں طواف زیارت کرتی ہے تو وقت نکل جاتا ہے تو اس کا مطلب ہوگا کہ عورت سے قدرت ہونے کے باوجود طواف زیارت اپنے وقت پر نہیں کیا جس کی بنا پر اس پر دم لازم آئے گا، تو اس کے وجود پر حکم دیا گیا ہے، یہ حکم صحیح ہی ہے۔

اور اگر ماہواری آنے والا خوف اس کے عین تک جاری رہا تو اس طواف کا فرض ساقط ہو جائے گا اور اس صورت میں عورت پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا کہ وہ ماہواری نہیں بلکہ استحاضہ ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم [illegible] 352 F

۲۲۸۔ [illegible]

## حائضہ عورت اور طواف وداع

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ طواف وداع واجب ہے، ایک عورت نے طواف زیارت کیا، اس کے ایام شروع ہو گئے، اسے تاریخ نہ ملا، اور طواف کر لی یہاں تک اس کی واپسی کا وقت آ گیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ اس صورت میں کیا کرے؟

(السائل: محمد نبیل قادری، رہنمائے حج گروپ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورت مسئولہ میں عورت کو چاہئے کہ وہ طواف وداع نہ کرے اور وطن لوٹ جائے اور اس کی شرعی حیثیت کے متعلق عرض یہ ہے کہ طواف وداع اگرچہ آفاقی کے لئے واجب ہے مگر حائضہ اور نفاس والی عورت سے یہ واجب ایسی صورت میں ساقط ہو جاتا ہے اور اس واجب کے ترک پر جزاء نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی دم لازم آتا ہے، چنانچہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں:

> و در حکم آفاقی است زن حائضہ کہ قبل از طواف وداع حائض شد و قصد رفقاء رجوع بود و مدت طہارت نیز نداشت ساقط گردد طواف وداع از وی و لازم نمی آید چیزی بسبب ترک آن۔ (۲۲۹)

یعنی جو عورت طواف وداع کرنے سے قبل حائضہ ہو گئی اور وہ ابھی حیض سے پاک نہ ہوئی تھی کہ اس کے رفقاء نے اس کے ساتھ رجوع کا قصد کیا اور اس عورت کے پاک ہونے تک فرصت نہ ہو تو اس عورت سے طواف وداع ساقط ہو جائے گا اور اس پر اس کے ترک کی وجہ سے کچھ لازم نہ آئے گا۔

اور صدر الشریعہ محمد امجد علی متوفی ۱۳۶۷ھ "عالمگیری" کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

۲۲۹۔ حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب اول، فصل پنجم، ص ۸۲



> حیض والی مکہ سے جانے سے قبل پاک ہو گئی تو اس پر طواف واجب ہے اور اگر چلے جانے کے بعد پاک ہوئی تو اسے پلٹنا ضروری نہیں اور وہ جس آئے اور حدود میں تھی تو طواف واجب ہو گیا جب کہ میقات سے باہر نہ ہوئی تھی۔ (۲۳۰)

یاد رہے کہ طواف زیارت کے بعد اگر کوئی نفلی طواف کیا تھا تو اسی سے طواف وداع ادا ہو گیا تھا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الثلاثاء، ۱۳ ذو الحجۃ ۱۴۲۷ھ، ۲ ینایر ۲۰۰۷م F-338

## تقصیر سے قبل عورت کا اپنے سر کو ننگا کرنا

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک خاتون نے عمرہ ادا کیا اور تقصیر کرنے سے قبل حرم ہی میں سر کا کپڑا کھول دیا، پھر تقصیر کر لی تو اس صورت میں اس پر کچھ لازم ہوگا؟

(السائل: خادم رحیم، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورت مسئولہ میں اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا جب کہ تقصیر سے قبل ممنوعات احرام میں سے کسی ممنوع کا ارتکاب نہ کیا ہو، باقی رہا سر کے کپڑے کا کھولنا تو وہ تو احرام میں عورت کے لئے بھی کھولا جاتا ہے، اس کے کھولنے سے کچھ بھی نہیں ہوتا لہٰذا سر سے کپڑا کھولنے سے اس کے احرام پر کوئی فرق نہیں پڑا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الجمعۃ، ۲۰ ذو الحجۃ ۱۴۲٦ھ، ۲۰ جنوری ۲۰۰٦م F-328

۲۳۰۔ بہار شریعت، جلد ۱، حصہ ٦، طواف رخصت، ص ۹

## احرام کے بغیر طواف میں عورت چہرہ نہیں کھولے گی

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ طواف میں اکثر عورتوں کو دیکھا ہے کہ وہ چہرہ کھولے ہوئے ہوتی ہیں اور عورت کو احرام میں تو منہ کھلا رکھنے کا حکم ہے، عام طوف میں بھی کیا اس کا حکم ہے کہ وہ منہ کو کھلا رکھے؟

(السائل: نور بیگ از لبیک حج گروپ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: احرام میں عورت کو چہرہ کھلا رکھنا ہے کہ حدیث شریف ہے:

"إِحْرَامُ الْمَرْأَةِ فِي وَجْهِهَا" الحدیث

یعنی عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے۔

اس لئے عورت جو طواف حالت احرام میں کرے گی اس میں تو اس کا چہرہ کھلا ہوگا مگر جو طواف حالت احرام میں نہ ہو اس میں چہرے کو کھلا رکھنے کا حکم نہیں فتنہ کا سبب ہے لہٰذا عام حالت میں عورت طواف کرے تو اُسے اپنے چہرے کو چھپانا ہوگا۔

واللّٰہ تعالیٰ أعلم بالصواب

یوم الخمیس، ۸ ذوالحجۃ ۱٤۲۷ھ، ۲۸ دیسمبر ۲۰۰٦م (334-F)

## عورت سفرِ حج میں بیوہ ہو جائے تو مناسکِ حج ادا کرے یا نہ

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورت سفرِ حج میں بیوہ ہو جائے تو کیا اس کو عدت کی حالت میں منیٰ عرفات اور مدینہ طیبہ وغیرہ جانا جائز ہے؟

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: اگر دورانِ حج یا حج سے قبل کسی عورت کا شوہر قضاءِ الٰہی سے انتقال کر جائے تو اس عورت کا کوئی محرم موجود ہو تو اس کے ساتھ



حج پورا کرے اگر محرم نہ ہو تو گروپ کی ایسی عورتوں کے ساتھ حج پورا کرے جو خدا ترس اور دیندار ہوں اور مقررہ مدت کے بعد گھر پہنچ کر عدت کے بقیہ ایام گھر پہ پورے کرے۔

فقہ حنفی میں حکم تو یہ ہے کہ عورت اگر اپنے شوہر کے ساتھ سفر پہ ہو اور سفر میں اس کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو عورت کا گھر اگر مدتِ سفر پر نہ ہو تو اسے چاہئے گھر لوٹ آئے اور عدت کو پورا کرے اور اگر گھر اور جہاں کا قصد ہے دونوں مدتِ سفر پہ ہوں تو کسی جانب سفر کو اختیار کرنا بے مُحرم کے حرام ہے کہ اس جگہ اگر عزت وآبرو کے ساتھ رہنا میسر ہو تو اسے کسی محرم کے آنے تک یا دوسرا نکاح کرنے تک اسی جگہ رہنے کا حکم دیا جاتا، اگر اس جگہ کوئی ٹھکانہ نہ ہو کہ رہنے کا بندوبست ہو سکے یا وہاں رہنے میں عزت وآبرو کا خطرہ ہو یا قانونی طور پہ مسائل ہوں جن کی بناء پہ وہاں رہنا دشوار ہو تو مجبوری اور ضرورت میں اسے مذہب غیر پہ عمل کی وقتی اجازت دی جائے گی اور وہ یہ ہے کہ امام شافعی علیہ الرحمہ کے مذہب کے مطابق وہ اپنے قافلہ کے معتمد وثقہ عورتوں کو تلاش کرے اور ان کے ساتھ سفر کو جاری رکھے یا وطن واپس آ جائے، دونوں کا اختیار ہے۔

اور جو عورت جدہ پہنچ کر بیوہ ہو گئی اسے بے مُحرم وطن واپس لوٹنا حرام ہے، البتہ مکہ مکرمہ جدہ سے سفر شرعی کی دوری پہ نہیں لہٰذا مکہ مکرمہ چلی جائے اور حج کے بعد وہیں ٹھہرے تاکہ اس کا کوئی مُحرم اس کو لینے کے لئے وطن سے پہنچ جائے اور اگر مُحرم نہ ہو یا جانے آنے کے لئے تیار نہ ہو یا ایسا ہے کہ اسے دین کا کوئی لحاظ پاس نہیں ہے اور کوئی صورت نظر نہ آئے، مذہب غیر پہ عمل کرے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

كانت كمن أبانها زوجها أو مات عنها ولو في مصر وليس بينها وبين مصرها مدة سفر رجعت ولو بين مصرها مدة وبين مقصدها أقل مضت اهـ

یعنی، کسی عورت کو اثنائے سفر شوہر نے بائن طلاق دے دی یا انتقال کر گیا

اور اس عورت اور اس کے وطن کے درمیان مدّتِ سفر نہیں ہے تو وہ

لوٹ آئے اور اگر وطن کے لئے مسافت سفر ہے مقصد کے لئے مسافت

سفر نہیں تو سفر جاری رکھے۔

لیکن اس رخصت شرعی کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ اپنی صوابدید پر کسی عذر کو ضرورت مان لیا جائے یا کسی عام مجبوری کو ضرورت مان لیا اور مذہب غیر پر عمل کر لیا شرعی طور پر جب تک ضرورت متحقق نہ ہو مذہب غیر پر عمل جائز نہیں اگر چہ چاروں مذاہب برحق ہیں لیکن جو جس مذہب کا مقلد ہے اس پر اسی کی تقلید واجب ہے هکذا فی "فتاویٰ یورپ" (ص ۲۳۱)۔

واللّٰہ تعالی أعلم بالصواب

یوم الأربعاء، ۲۹ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ، ۲۲ نوفمبر ۲۰۰۶م (222-F)




# توجہ فرمائیے

## ادارے کی ہدیۃً شائع شدہ کتب

کہی ان کہی

زکوٰۃ کی اہمیت

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان

عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل

امام احمد رضا قادری رضوی، حنفی رحمۃ اللہ علیہ مخالفین کی نظر میں

میلاد ابن کثیر، عورتوں کے ایام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم

تخلیق پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار

ان **کتب خانوں پر دستیاب ہیں**

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی (حنیف بھائی انگوٹھی والے)

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی

• • • • • • • • • • • • • • • • • •

رابطے کے لئے: 021-2439799

محترم المقام جناب ...................................... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان نے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت نے سال رواں کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت وہی فیس برقرار رکھی گئی ہے جو کہ گزشتہ کئی سالوں سے چل رہی ہے یعنی صرف -/50 روپے سالانہ۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں منی آرڈر کے ساتھ ارسال کردیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے صرف اور صرف منی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول ہوگی، خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو حضرات دستی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 4 بجے سے رات 12 بجے تک رابطہ کرسکتے ہیں ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کروائیں۔ جنوری تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم فروری میں موصول ہوا تو اسے 11 کتابیں اور اگر کسی کا مارچ میں موصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

**نوٹ:** اپنا نام پتہ ممبر شپ نمبر (منی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے ممبران کو خط لکھنا ضروری نہیں بلکہ منی آرڈر پر اپنا نام جو رکا ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کردیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے منی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ منی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔

**نوٹ:** کسی مہینے کتاب نہ پہنچنے کی صورت میں خط لکھتے وقت اس سال ملنے والی کتابوں کا تذکرہ ضرور کریں تاکہ ہمیں پریشانی نہ ہو۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے: فقط

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان سید محمد طاہر نعیمی (معاون محمد سعید رضا)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی۔ 74000 شعبہ نشر واشاعت 021-2439799

.................................................................................

نام .................................. ولدیت ..................................

مکمل پتہ .................................................................................

.................................................................................

فون نمبر .................................. ممبر شپ نمبر ..................................

**نوٹ:** ایک سے زائد افراد ایک ہی منی آرڈر میں رقم روانہ کرسکتے ہیں اور فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی استعمال کی جاسکتی ہے۔

# خصوصی اعلان اجتماع

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں ہر مہینے کی پہلی اور تیسری پیر کو

# درس قرآن

ہوتا ہے جس میں حضرت علامہ مولانا محمد عرفان ضیائی صاحب درس قرآن دیتے ہیں۔

☆

اور ہر مہینے کی دوسری اور چوتھی پیر کو

# درس حدیث

منعقد ہوتا ہے جس میں علامہ مولانا مختار اشرفی صاحب درس حدیث دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مختلف علمائے اہلسنّت آکر اجتماع سے مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

Ishaate Islam